

- ۱۔ سلام
- ۲۔ آپ ﷺ کے ظلم و تم کا دورہ ختم ہوا
- ۳۔ اللہ نے اظہار کی اپنے جو تیاری کری
- ۴۔ اول کریم آخ کریم
- ۵۔ اسم احمد ﷺ کا یہ
- ۶۔ اے فخر رسول ﷺ المددے
- ۷۔ اٹھا پردہ دکھا جلوہ
- ۸۔ ان سورج چاند ستاروں
- ۹۔ اے جندہ جوش و کرم
- ۱۰۔ احلا و سحلہ مرحباً مد حضور ﷺ پاک کی
- ۱۱۔ آپ ﷺ آرام فرمائیں
- ۱۲۔ اب عمر تو ساری گزر
- ۱۳۔ ایک ہی شب میں طے کر گئے
- ۱۴۔ اے شمع حرم اے نور ہدی
- ۱۵۔ احلا و سحلہ مرحباً الحمدلله ﷺ محمد ﷺ بھجنی
- ۱۶۔ آج ساری دنیا میں ہے
- ۱۷۔ آج کی شب محفل جو گئی
- ۱۸۔ پڑھ کے بسم اللہ۔ لکھوار درود حضور ﷺ نوں
- ۱۹۔ بد رگاہ محمد ﷺ صد سلامے
- ۲۰۔ با خدا سما قیانا خدا سما قیا
- ۲۱۔ بڑی مدت تھا سر مارا
- ۲۲۔ بھانویں چنگی آں
- ۲۳۔ تخت شاہی پہ
- ۲۴۔ تو گھڑی کی گھڑی آج
- ۲۵۔ تیری پرواز ہے کتنی
- ۲۶۔ تیری پرواز اے جبریل
- ۲۷۔ تیر اسینہ بھی مدینے
- ۲۸۔ تباہ حالاں دا کار ساز
- ۲۹۔ تاریک اندھیرے دور ہوئے
- ۳۰۔ جا کر صبا سوئے حرم
- ۳۱۔ حرمی دل میں آ جاؤ

- ۳۲۔ حجر بحر شجر نگر  
 ۳۳۔ حاضرنا ظریح معلیہ پلاکھوں سلام  
 ۳۴۔ جیران تھا جسیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جریل دیکھ کر  
 ۳۵۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرب وجم کے بادشاہ  
 ۳۶۔ خدا جانے کی مقام  
 ۳۷۔ خیر الوری صلی علی  
 ۳۸۔ دنیا میں ہیں گزرے جو بنیان الہی  
 ۳۹۔ خداوند کعبہ دی برکات و یکھاں  
 ۴۰۔ ذرا آنکھہ بند کر  
 ۴۱۔ زمین منی بھی عجب سرز میں ہے  
 ۴۲۔ زمین نور زمین نور  
 ۴۳۔ ز ہے قسمت کہ بلطخا سے ہو افضل و کرم جاری  
 ۴۴۔ ساری کوئین سے ذیشان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 ۴۵۔ سرورد و جہاں خاتم مرسلان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 ۴۶۔ سفینہ بنام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درم  
 ۴۷۔ سید و سرور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 ۴۸۔ سیاہ شب کو بلا کے کہہ دو  
 ۴۹۔ سب خان جھکے خاناں جھکے  
 ۵۰۔ سارے نبیوں کی واضح دلیل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں  
 ۵۱۔ سوسلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر شافع مذہبیں  
 ۵۲۔ شمس اضھجی بدرا الدجی  
 ۵۳۔ شاہ عرب و جم ظل ناز نعم  
 ۵۴۔ شمس اضھجی بدرا الدجی خیر الوری نور خدا  
 ۵۵۔ صبادی نے میں جا کے میر اسلام  
 ۵۶۔ صاحبا اکرم سیدا سرو را  
 ۵۷۔ صبا جا کہ کہنا نبی الوری صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے  
 ۵۸۔ صد شکر کے نسبت ہوئی مکی مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے  
 ۵۹۔ عشق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ ہوتا  
 ۶۰۔ عنایت اور نوازش مہر یانی  
 ۶۱۔ عشق نہ ہوتا آدمی  
 ۶۲۔ کچھ تو نتیجہ نکلا

- ۲۳۔ کیسی ہے یہ شب کیسا ماءع
- ۲۴۔ کردو مجھے خدارا
- ۲۵۔ کوئی پارسا ہوں یا اولیاء
- ۲۶۔ کھا گیا مجھکو تیرا سوز نہانی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
- ۲۷۔ کیدا پیارا منظر ہو وے گا
- ۲۸۔ کوئی جا کر عرض کر دے صاحبِ لواک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
- ۲۹۔ کتنا پایا محب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بالا مقام (نعت وسلام)
- ۳۰۔ کرم کریار رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
- ۳۱۔ گناہ گارم سیاہ کارم
- ۳۲۔ کدی آؤیں ہائینے لاویں ہا
- ۳۳۔ قائمِ دائمِ محظی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لاکھوں سلام
- ۳۴۔ لیس کمشہ شی کوئی دیکھا
- ۳۵۔ لاکھوں سلام خواجه بدرو جنین و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
- ۳۶۔ گداۓ کمر فقر کہتر
- ۳۷۔ عجب طرفِ عشق ہے دلبڑی کی
- ۳۸۔ رحمت کا دریا بہرہ رہا ہے بیت اللہ کے سامنے تلے
- ۳۹۔ لگاتار وہ بانٹتے پھرتے ہیں سلطان مدینہ شاہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
- ۴۰۔ معراج کی شب سچ دھجی سے
- ۴۱۔ مقدس رات کر مال دی عنایت
- ۴۲۔ مہاراج نے کرم کمال کیا
- ۴۳۔ میراے کاش بھطا میں جو ہو جائے
- ۴۴۔ میرے نور نظر آ جا
- ۴۵۔ میں تو آیا ہوں سائل
- ۴۶۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پکید دے گزر گئی
- ۴۷۔ من گل فخر فاخر
- ۴۸۔ میں تتری داویڑہ
- ۴۹۔ میں کیا بتاؤں ما جرا
- ۵۰۔ میں بھکاری تو شہنشاہ
- ۵۱۔ منہ مدینے کی طرف
- ۵۲۔ میں بھی سقیم ہوں
- ۵۳۔ معلوم ہے تھوڑو کو

- ۹۳۔ مُحَمَّدٌ عَطَاهُهُ مُولَّاً كَرِيمًا
- ۹۵۔ مُخْرَنُ اُنوارِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
- ۹۶۔ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَيَ مُنَورٌ كَيْ مَانَدَ
- ۹۳۔ مِنْ قَرْبَانِ دُرْيَتِيْمَحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آرَهَا بَهِ
- ۹۴۔ مَزِدَ لِفَهِ مِنْ فَقِيرِوْنَ نَذَرِيْمَهُ لَگَادِيْهِ يَهِيْزِ
- ۹۵۔ كُلِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدِنِيْهِ قَرْشَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَبَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
- ۹۶۔ مِيرِيْ آنَكْهُوْنَ سَدِيْكَهِ تَوَآءَ نَظَرَ
- ۹۵۔ مِيرَ دَلِ مِنْ زَهِ قَسْتَ كَمَاهِ لَقاْبِيْهِ يَهِ
- ۹۶۔ مَعْرَاجَ كَيْ شَبَ سَجَانَ اللَّهِ
- ۹۷۔ مَلِ جَنْتَ كَانَظَارَهِ
- ۹۸۔ نَكَاهِ يَارَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
- ۹۹۔ نُورَأَجَ كَيْ شَبَ مَعْرَاجَ كَيْ شَبَ
- ۱۰۰۔ نَدَارِمَ يَارَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
- ۱۰۱۔ نَعْتَ اَمَحَمَّدَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبِيلِ بَرِّ اَكُويْ بَهِ اَعْزَانِيْنِ
- ۱۰۲۔ وَهِ دِيْكَهُونَبِدَ خَضْرَمِيْ
- ۱۰۳۔ وَالشَّمْسَ كَيْ چَهَرَهَ دَالَانَےَ
- ۱۰۴۔ وَهِ اَسْمَ اللَّهِ كَيْ
- ۱۰۵۔ وَكَيْخُوسِيُونِيْ مَاهِيْ مِيرَا
- ۱۰۶۔ وَهِ سَهَانِ يَادَهِ يَهِ جَرِيْلِ
- ۱۰۷۔ وَالشَّمْسَ كَيْ چَهَرَهَ اَنُورَ پِرَ
- ۱۰۸۔ هِيْ كَعْبَهَ كَعْبَهِ
- ۱۰۹۔ هِمَ لَوْگَ تَوزِنَدَهِ
- ۱۱۰۔ هَاتَهُ دَعَا كَوْسَارَهَ اَلْخَلَوَ
- ۱۱۱۔ هِيْ لَامَطْلَوبَ الَّاهِ يَهِ
- ۱۱۲۔ يَهِ كَسَ كَيْ نَامَ كَيْ خَوْشِبُوْهِ
- ۱۱۳۔ يَهِ آپَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَكْرَمَهِ
- ۱۱۴۔ يَاهِمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَصْطَفِيَ مِيرِيَ مَدْفَرِمَايِيْ
- ۱۱۵۔ يَارِحَمَتَهُ الْعَالَمِينَ اَنَّ نَازِنِيْنِ
- ۱۱۶۔ يَاسِيدَ شَاهَ اَمَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَرَ بَارِ
- ۱۱۷۔ اَبَ زَمِيلِ پَرِبَهِيْ مَجَھَهِ دَهْوَكَا جَوَا
- ۱۱۸۔ اَنَّ وَحدَتَهُ كَدَاعِيْ

۱۱۹۔ عجب و صل خدا تعالیٰ

۱۲۰۔ فرقان حکیم کی آیات ہے

۱۲۱۔ تیر انام میں چتار ہوں

۱۲۲۔ رنگین ہو گیا ہوں

۱۲۳۔ یہ تختہ زمین سے وہ عرشہ عظیم تک

۱۲۴۔ اجلی زمیں ہوا جلے شہر ہوں

۱۲۵۔ وہ ہستی کسی ہے جس کی آمد

۱۲۶۔ جب بارہ ریج الاول کو وہ شمس منیر ظہور ہوا

۱۲۷۔ تیر ﷺ تک جو نہیں پہنچے

۱۲۸۔ روئے انور کے جلوے ہوں کیسے بیان

۱۲۹۔ وہ سجن الذی اسری

۱۳۰۔ ہے کتنا اوپنچا مقام تیرا

۱۳۱۔ کوئے جاناں میں مجھے دید شہبہ بطحہ ﷺ ملے

۱۳۲۔ کسی آب و تاب کمال سے

۱۳۳۔ میر امرشد میرے سامنے ایں

۱۳۴۔ زمین والو سلام تم پر

۱۳۵۔ وہ حد سے نظریں گزر گئیں

۱۳۶۔ حد ہوتی ہے ساری بلندیوں کی

۱۳۷۔ جریل ہیں روح القدس

۱۳۸۔ شاہ مدینہ ﷺ آج خبرلو

۱۳۹۔ تیری معراج کو سمجھے

۱۴۰۔ خم دیکھے زلف حبیب ﷺ کے

۱۴۱۔ گوئیں ہوں گنگا رامیروں

۱۴۲۔ بنا ایسا میر امڑا

۱۴۳۔ آج کی رات نور کرم ہر جگہ

۱۴۴۔ حس کا دجود تھارو زازل سے

۱۴۵۔ معراج میں شمسِ لشکی ارفع سے ارفع

۱۴۶۔ نبی دو جہاں احمد ﷺ

۱۴۷۔ بھگت بنوں اور ٹھمری

۱۴۸۔ میرے شقق معظم ہو نظر کرم

۱۴۹۔ کرتار ہا محبوب کو خوش

۱۵۰۔ قدردان ہوتا شب قدر آئی

۱۵۱۔ حک کراتے کو رات سے شام

۱۲۵۔ کئی صدیاں صدیاں گزر گئیں

۱۵۶۔ معراج کی شب ہے رنگ عجب

۱۵۷۔ شب بارات بدل اپنی

۱۵۸۔ یہ کیا مشکل ہے بدل دیں

۱۵۹۔ جب ملے وہ قدر والا

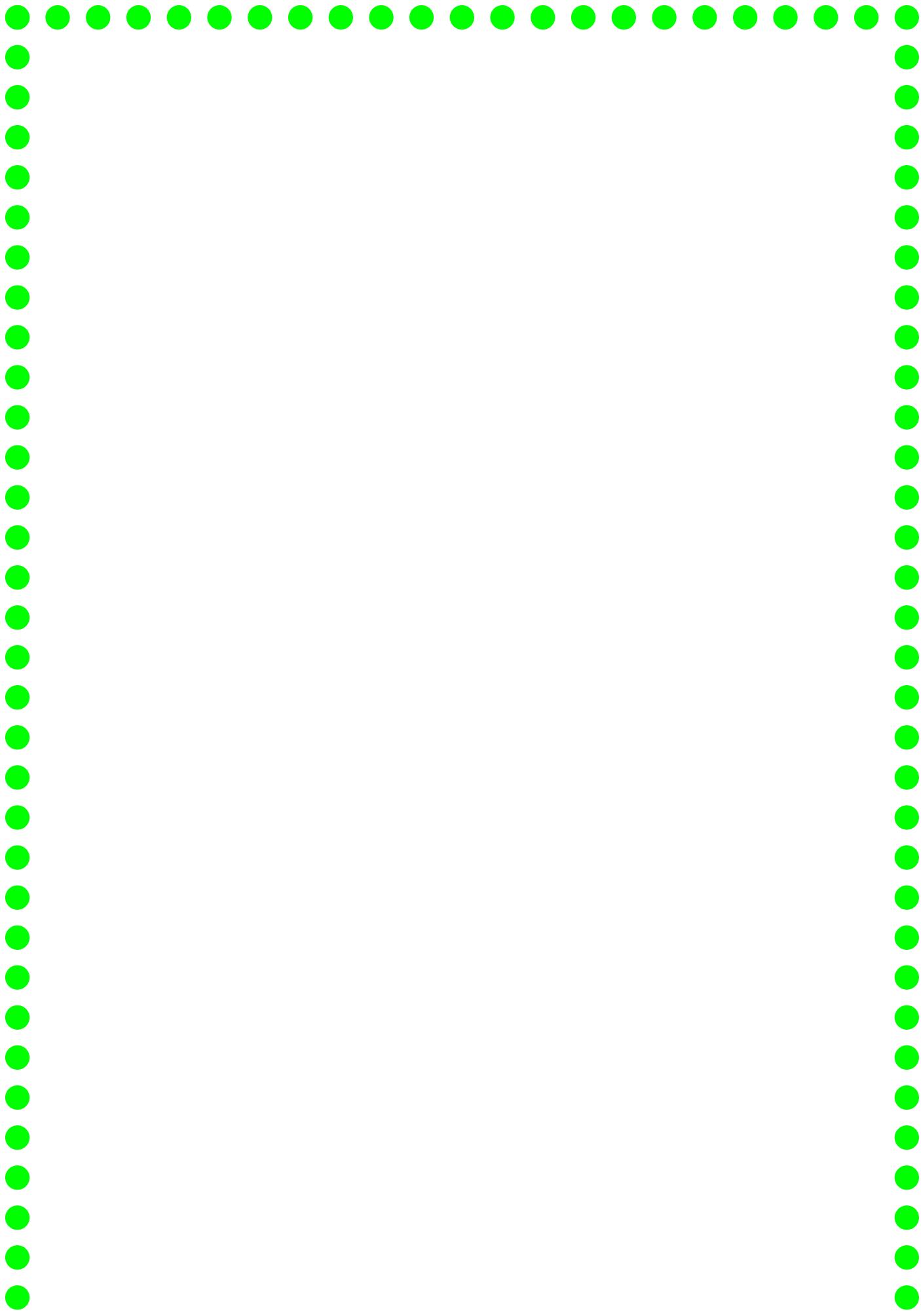
۱۶۰۔ تو گھڑی کی گھڑی آج

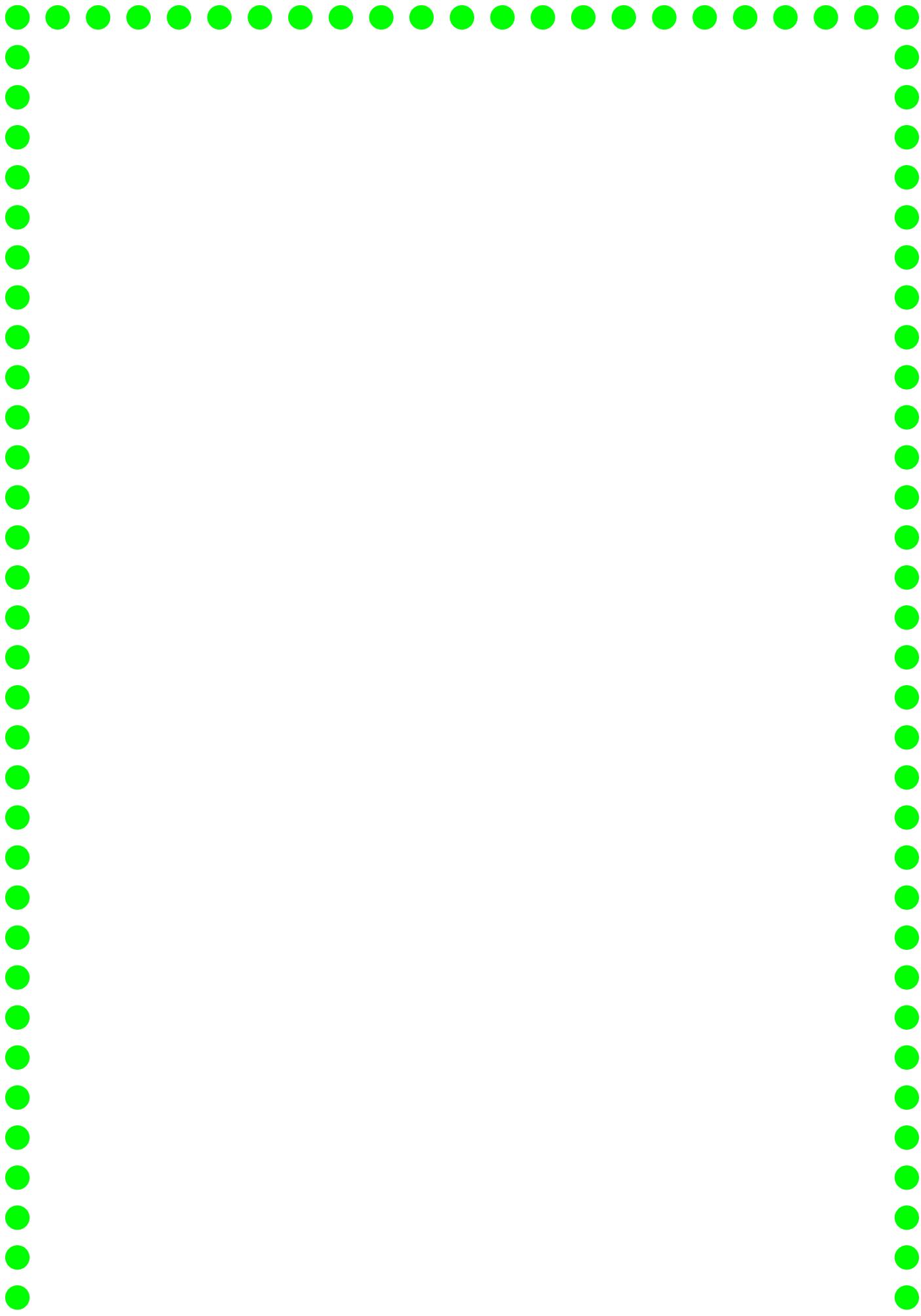
۱۶۱۔ شب بارات عاصی نوں

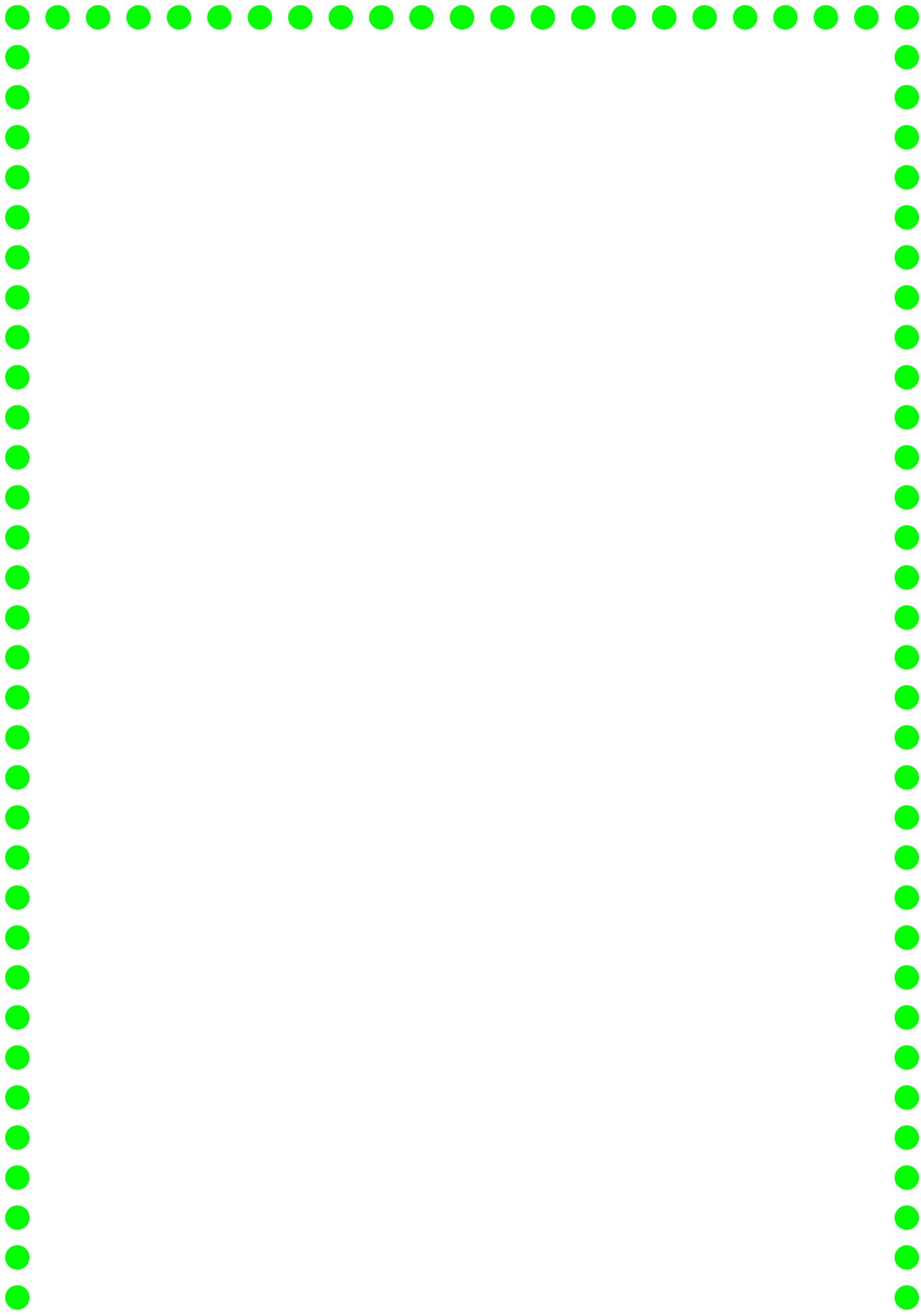
۱۶۲۔ کہتے ہیں آج کی رات

۱۶۳۔ سخنی دروازہ ماہی دا

۱۶۴۔







یا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُنَّا رُوْلُ سلام آپ پر

آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی آل پر آپ کی ذات پر

یا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُنَّا رُوْلُ سلام آپ پر

آپ شَخْصِيٌّ آپ بَدر الدِّجَى

آپ خَيْرُ الْوَرَى ساری لولَاک پر

یا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُنَّا رُوْلُ سلام آپ پر

آپ صَلَّى عَلَى آپ نور خدا

آپ مَاهِ لِقَاء ساری آفاق پر

یا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُنَّا رُوْلُ سلام آپ پر

چاندِ ٹکڑے کیا شمس لوٹادیا

کرم کتنا کیا عرب کی خاک پر

یا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُنَّا رُوْلُ سلام آپ پر

شاہِ عرب و جم دست بستہ ہیں، ہم

ہووے نظر کرم حال غمناک پر

یا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُنَّا رُوْلُ سلام آپ پر

جد حسینین لِلَّهِ کرم کیجیے

اس نَصِيرَ بے ما یہ کم اوقات پر

یا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُنَّا رُوْلُ سلام آپ پر

آپ آئے ظلم و ستم کا دورہ ختم ہوا

طاغوٰ تی طاقتوں کا وہ شہرہ ختم ہوا

آپ آئے رحمتوں کے خزانے لٹادیئے

مظلوم جو تھے وقت کے سلطان بنادیئے

سرخ و سفید کا فرق یکسر مٹا دیا

جتنے تھے براہ زن انہیں راہبر بنادیا

بکھرے ہوئے تھے ایک لڑی میں پرو دیئے

ادنی سیاہ کا رجھی آقا نے دھو دیئے

اک اک کو دنیا ساری کا آقا بنادیا

منگتوں کو نظر کرم سے مولا بنادیا

خیرات عشق مصطفیٰ ﷺ جو تیرا کرو

بگڑی سنور جائے میری آقانگاہ کرو

یا سید مدین علی ﷺ جو تیرا کرم رہے

دام نصیرؒ کا بھی پھر قائم بھرم رہے

اللہ نے اظہار کی اپنے جو تیاری کری

احمد علی و سلی اللہ بنائے آپ ہی اور آپ ہی یاری کری

میم تھا اک آئینہ بس اپنے سامنے کر لیا

اسم احمد علی و سلی اللہ کی منادی دنیا میں جاری کری

میم کے گھونگھٹ میں دیکھو پردہ پوشی کی عجب

تھا احمد لگتا تھا احمد علی و سلی اللہ کیسی شاہکاری کری

طالب و مطلوب کے مابین اک آتش اٹھی

نام رکھا عشق اسکا دنیا میں جاری کری

مکے کی گلیاں بھی پوچھیں اے فرشتو کیا ہوا

جبریل جیسوں نے کیوں مژمر کے بہاری کری

جبریل کہتا پھرتا ہے یہ معجزہ ہے عشق کا

خا کیوں کی نوریوں پر حق نے سرداری کری

تیرے جیسے کم تریں سے نعت لکھوا کیں نصیر

خواجہ بطيح علی و سلی اللہ نے ہے یہ کیسی دلداری کری

اول کریم آخر کریم ہیں میری عزت کے امین

اول الله العالمین یارحمته العالمین

خالق ہے وہ عاصم ہے یہ رازق ہے وہ قاسم ہے یہ

وہ مالک یوم حشر یہ شافع روز بیان

وہ ہے احمد ہے یہ حامد ہے وہ محمود یہ

مولا ہے رحمٰن الرحيم احْمَدَ عَلَيْهِ شَفِيقُ الْمُذْنِبِينَ

کائنات کا خالق خدا کائنات کے باعث حضور

جتنی خدا کی ہے کائنات ہے آپ کے زیر نگین

باطن ہے وہ ظاہر ہے یہ قائم ہے وہ دائم ہے یہ

تیری رضا میری رضا فرمان رب العالمین

واحد خدا ہے بے مثل مالک بھی ہے خالق بھی ہے

فخر انہی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ ختم الرسل کا بھی کوئی ثانی نہیں

خاموش ہو جا اے نصیر راز کو ظاہرنہ کر

اسری وقوسینا سے آگے کوئی کہانی نہیں

اسم احمد ﷺ کا یہ دنیا میں یو نہی شور نہیں

میرے احمد ﷺ کے سواد دنیا میں کچھ اور نہیں

میں نے مانا کہ میں کمزور بہت ہوں لیکن

تیری محبوب و فاداری میں کمزور نہیں

تیرے نعلین کی خاطر میرا چڑھا حاضر

سب کچھ ہے تمہارا میرا کچھ اور نہیں

دل کی دھڑکن بھی پکارے میری احمد ﷺ

دل کی آواز پے واللہ میرا کچھ زور نہیں

دل بیتاب نے تڑپایا ہے سیما ب کی مانند

مجھے احمد ﷺ کے سوا چین کسی طور نہیں

یہ میری جان تڑپتی ہے ہجر میں جاناں

آ بھی جاتیرے سوادل میں کوئی اور نہیں

بحر انوار میں احمد ﷺ کے ہوا غرق نصیر

بے نیازوں کے حضور اب بھی کوئی غور نہیں

اے فخر رسول المددے، درحال پریشان المددے  
طوافان زکشتی کشمکشے، شدہ دستوگری بیان المددے  
در باریہ ویراں سرگردال، اے ہادی برحق مدرسائ  
اے راہبر کامل راہ نما، اے چشم رسول المددے  
از سر بالا گرداب شدہ، ایں کشتی من غرقاب شدہ  
مسدود ہمہ اسباب شدہ، اے رحمت دوراں المددے  
از ہجر تو سینہ شعلہ زناں، از فرقہ تو من نعرہ زناں  
اے ہر صبح و مسامن گریہ کناں، بادیہ حیراں المددے  
ہر موئے بگوید نبی ﷺ، ہے اسم محمد ﷺ و جمعی  
اے ہاشمی قرشی مطلبی، تسلیم غریباں المددے  
من پیکس و عاجز حال تباہ، در وقت نزع امداد نما  
اے پاک محمد ﷺ صل علی، اے نیر عرفان المددے  
ایں نصیر فقیر خراب شدہ، از ہجر تو مثل کباب شدہ  
جوئے خوں اشکس سیلا ب شدہ، اے جان جہان ﷺ المددے

اٹھا پر دکھا جلوہ اے نور جلوہ مولا

تیرے جلوے نے دنیا میں کئے شمس و قمر پیدا

تیرے صدقے ذکر جاری تیرے صدقے عقل بالا

تیرے صدقے فکر کامل تیرے صدقے بپاسودا

تیری آنکھوں کو مازاغ البصر کہہ دوں تو کیا شک ہے

تیری مستی بھری آنکھیں فرشتے ورد صل اللہ

رہائی پائی آدم نے محمد ﷺ نام لے لے کر

کہ طوفان سے بچا تھا نوح محمد ﷺ نام کا صدقہ

نہ عیسیٰ کو وہ دم ملتی نہ موسیٰ کو یہ بیضا

نہ یوسف کو حسن ملتانہ کعبہ بن تابت اللہ

نصیر الدین کے سیاہ دل میں ہوئے جلوہ فکن احمد ﷺ

مدشر اور مزمل ﷺ وہ سلطان بد رطحہ علیویسے

ان سورج چاند ستاروں میں اس نور کی ہے تابانی

وہ نور جو مشعل کی مانند دل عاشق میں ہے نور انی

لولاک کالما کا تاج پہن یہ نور جو بیٹھا میں اترنا

جب ریل غلامی کرتا ہے رضوان کرے ہے دربانی

اس نور کے صدقے میں آدم مسجد ملا تک ہو بیٹھا

اس نور نے جبشی قرشی کو ہمہ گیر عطا کی یکسانی

ہوئی معاف خطا نے آدم بھی اس نور منور کے صدقے

ہر ایک نبی کے نور میں ہے قندیل کے نور کی تابانی

قندیل میں بھی جبریل میں بھی کبھی آدم میں کبھی سدرہ میں

صدقیق میں فاروق میں بھی کبھی حیدری ہے کبھی عثمانی

ہو بلاآل، او لیس قرآنی ہو، سلمان ابی ذ رغفاری

اس نور کے صدقے کربل میں شبیر نے دی ہے قربانی

اس نور کی جگہ جگہ سے سب عرب میں روشنی روشنی ہے

مسکین گر اگر کمتر کو اس نور نے بخشی سلطانی

یہ نور چراغاں کرتا ہے ہر ایک ولی کے مسکن میں

ہو ہندو تی یا یاغوٹ جلی یا قمر سیال سلیمانی

کبھی میم کے پردے میں آ کر یہ روپ فلندر دھارتا ہے

یہ یہ نور نصیر ہے پچکے ہے کبھی بن کر نور رحمانی

اے جذبہ جوش و کرم محمد ﷺ کا نام لے

مٹ جائے سب کا سب ستم محمد ﷺ کا نام لے

ہیں محترم سے محترم امی نبی ﷺ کریم

ہر ذی وقار محترم محمد ﷺ کا نام لے

میں کیوں نہ جاؤں سید بطن ﷺ تیرے حضور

خود کعبہ حرم محمد ﷺ کا نام لے

ساری فضاۓ ہے زیر لب صل علی کا ورد

باد صبا کا زیر و بم محمد ﷺ کا نام لے

ہجر نبی نے پھونک دیا قلب وجگر میرا

ہر سانس ہر نفس کارم محمد ﷺ کا نام لے

داعی ہوئے جو ختم نبوت کے مصطفیٰ ﷺ

کعبے کا ہر صنم صنم محمد ﷺ کا نام لے

ہجر نبی میں ضبط کایا رانہیں نصیر

رو رو کے پشم نم محمد ﷺ کا نام لے

اھلاؤ سھلاؤ مرحباً آمد حضور پاک کی

سر و مرحبوں ﷺ صلی اللہ علیہ وسّعہ مصطفیٰ ﷺ صاحبِ لواک کی

بیکسوں کو بیکسی میں اک سہارا مل گیا

ڈوبتی کشتنی کو یکسر اک کنارہ مل گیا

سرکشوں کے توڑڑا لے سارے طاغوتی گماں

دنیا ساری پہ چھا گیا الفقر و فخری کا سماں

آنہیں سکتا کبھی جبریلؑ جیسوں کے ذہن میں

انتابر سانورا مشب آمنہؓ کے صحن میں

شہرِ مکہ کے سارے انساں جاگ اٹھے بر ملا

کس کی آمد ہے کہ جس نے رات کو دن کر دیا

نور کو تقسیم کرنا عین بے عقلی نہ ہو

میم کے بر قعے میں وہ نور لمیزی نہ ہو

دل کے مشکلوٰۃ منور میں ملے مصباح نور

شکرِ اللہ میرے دل میں جلوہ آراہیں حضور

عشق ماہی میں زندگی کا کچھ مزہ آیا سوا

آمنہؓ کا گھرِ سلامت مل گیا ہم کو خدا

سینے کے درکھول کر آنکھیں بچھا کر راہ میں

سب جہاں قربان کر دوں بلکی مدنی کی چاہ میں

میرے خواجہ کے میم پر سب تاج شاہوں کے شار

ہر نصیرؒ ہر زمانہ تیرے قدموں کا غبار

آپ ﷺ آرام فرمائیں اے جبرائیل جن کے دادا ہیں حضرت جناب خلیل

جن کے آبا جناب ذبیح اسماعیل جن پر قربان سارے حسین و جمیل

یہ ہیں سلطان محبوب رب جلیل آپ ﷺ آرام فرمائیں اے جبرائیل

ہو لے ہو لے چلو ہو لے ہو لے چلو

آپ شاہ شہاب خاتم مرسلان سرور دو جہاں نازش بے کسان

شاہ شق القمر خوش نظر خوش سیر صاحب ذکر حشم سید بحر و بر

جن کی کوئی مثال اور نہ کوئی مثل آپ ﷺ آرام فرمائیں اے جبرائیل

ہو لے ہو لے چلو ہو لے ہو لے چلو

وہ حرم سے اٹھا قصی میں آگیا تفرقہ وقت اور فاصلے کا مٹا

وہ امام انبیاء کا نبی مصطفیٰ ﷺ کیسا منظر سجا آج کی رات ہے

منتظر جس کے ہیں کوثر و سلبیل آپ ﷺ آرام فرمائیں اے جبرائیل

ہو لے ہو لے چلو ہو لے ہو لے چلو

آج سارے کھلے راز افلاک کے عرش ہے زیر پا شاہ لولاک کے

کتنے رنگین جلوے ہیں پوشک کے دیکھو علین بھی سید پاک کے

سدرا الہنستہ بھی ہے جن کا کفیل آپ ﷺ آرام فرمائیں اے جبرائیل

ہو لے ہو لے چلو ہو لے ہو لے چلو

رب اکبر کہے مر جام رجا تو مقام دنی سے بھی اور آگے آ

مل گئے مصطفیٰ ﷺ مل گیا بس خدا لا شریک له وصل کیسے ہوا

ہیں تعجب میں سارے کثیر قولیل آپ ﷺ آرام فرمائیں اے جبرائیل

ہو لے ہو لے چلو ہو لے ہو لے چلو

حرم وحدت کے پردے میں کیا ہو گیا بر ملا وصل رب علی ہو گیا

مصطفیٰ ﷺ میں خدار و نما ہو گیا هر طرف مصطفیٰ ﷺ مصطفیٰ ﷺ ۃ عاویہ ہو گیا

اے نصیحہ اس پر کوئی نہیں ہے دلیل آپ ﷺ آرام فرمائیں اے جبرائیل

اب عمر تو ساری گز رگئی اب وقت آیا ہے جاں بلی  
لا چار ہوا تو عرض کیا ہو معاف مجھے یہ بے ادبی  
آقا اب تو کرم کی نظر کرو یا سید ہاشمی مظلوم ﷺ  
گولا کھجتن تو میں نے کیے پر گئی نہ میری سیاہ قلبی  
جب دیکھا حرص و حوس تھا جب دیکھی دیکھی جاہ طلی  
آقا اب تو کرم کی نظر کرو یا سید ہاشمی مظلوم ﷺ  
بر دعوت حق لبیک نہیں میرے نفس کا کافر نیک نہیں  
میرا ظاہر باطن ایک نہیں یہ مذہب ہے یا کہ لامذہ بی  
آقا اب تو کرم کی نظر کرو یا سید ہاشمی مظلوم ﷺ  
تو شریک تو ہے لا شریک نہیں تحقیق تو ہے تصدیق نہیں  
ایمان کی حالت ٹھیک نہیں تبدیل کرو حال قلبی  
آقا اب تو کرم کی نظر کرو یا سید ہاشمی مظلوم ﷺ  
کوئی قرشی ہو یا جبشی ہو کوئی زنگی ہو یا حلی  
ہر ایک پڑیرا کرم ہوا کر میری بھی تقدیر بھلی  
آقا اب تو کرم کی نظر کرو یا سید ہاشمی مظلوم ﷺ  
سلمانؓ کے خواجہ کرم کرو عثمانؓ کے مولا کرم کرو  
اے زہراؓ کے بابا کرم کرو تجھے واسطہ حسن حسینؑ علیؑ  
آقا اب تو کرم کی نظر کرو یا سید ہاشمی مظلوم ﷺ  
نصیرؒ کی اب تکمیل کرو تقدیر کارخ تبدیل کرو  
سیاہ قلب کواب تندیل کرو میرے دل میں رہے تیری جوت جلی  
آقا اب تو کرم کی نظر کرو یا سید ہاشمی مظلوم ﷺ

ایک ہی شب میں طے کر گئے مصطفیٰ ﷺ دیکھو اسری بھی معراج اعراج بھی  
مقتدی ہو گئے آکے سب انبیاء عیسیٰ موسیٰ خلیلؑ اور حضرت خواجہ بھی  
لے کے پوشک و پاپوش درتیتم پہنچا عرش علی پر جو میرا کریم  
ختر کرتا رہے سدرۃ المنتهى وجد کرتا ہے عرش علی آج بھی  
قب قوسین واوادنی درجہ ملا صیغہ جاری ملاقات کا ہو گیا  
جیسے اس شب ملے مصطفیٰ ﷺ اور خدا ملتا رہتا ہے ایسے خدا آج بھی  
شکر کرتے ہیں سارے فلک آج تک ذکر کرتے ہیں سارے ملک آج تک  
ورصل علی سیدی مرشدی کرتا رہتا ہے رب علی آج بھی  
وحدہ عبدہ کعبہ قوسین میں سر بسلم گئے آج کی رین میں  
تو ہے سلطان ذیشان عرب و حجم ہند کے باسیوں کا مہاراج بھی  
جو تجھے غیر بمحیں وہ خود غیر ہیں تیرے نعلین شاہ فلک سیر ہیں  
سر پہ نعلین رکھ کر کہے جبراً نیل تجھ پے قربان سب شاہی و تاج بھی  
فکرا پتی مجھے ہو تو کیوں ہو نصیر میرے دامن محمد ﷺ سر انگ منیر  
میں تو پہلے بھی بچپال کی لاج تھا اور بچپال کی لاج ہوں آج بھی

۲۶ محرم الحرام ۱۹۹۷ء۔ ۳ بروز منگل

اے شمع حرم اے نور ہدئی اے ما جم اے شاہ ب طھل علیکم صل اللہ  
اک نظر کرم ہو بہر خدا صلاواۃ علیکم صل اللہ  
عجمی عربی جبشی قرشی کریں ورد تیرا عرشی فرشی  
کرے ورد ترا خود آپ خدا صلاواۃ علیکم صل اللہ  
ہے کل نبیوں کا خاتم تو ہے سید ولد آدم تو  
اے باعث کل لوالک کالما صلاواۃ علیکم صل اللہ  
خود آپ نے مجھ کو عشق دیا نور مطلق پر مجھے شیدا کیا  
میں جیسا بھی ہوں تو آپ نبھا صلاواۃ علیکم صل اللہ  
میری نظر تو قابل دیدن ہیں تیری رحمت سے تو بعید نہیں  
جیسا کیسا بھی ہوں لچپاں شاہا، صلاواۃ علیکم صل اللہ  
آپ علیکم صل اللہ آئے نہ تو میں کدھر جاؤں گا بیتاب تڑپ کر مر جاؤں  
لب شنسہ کو آب حیات پلا صلاواۃ علیکم صل اللہ  
میرے جسم پہ ہے تحریر تیری اور ہر بن مو تصویر تیری  
کرے گور میں تشیع نصیر سدا صلاواۃ علیکم صل اللہ

اصلًا و سهلًا مرحباً احمد محمد محبی ﷺ

اے مرکز تقویم عالم سرور ہر دوسرा

سید السادات خواجہ فخر کونین جہاں  
شمس الخلقی بدر الدجی اخیر الوریٰ صل علی

ہے آمنہؓ کے گھر سے لیکر عرش تک جلووں کی رو  
شمس و قمر بھی دیکھتے ہیں وہ نور کامل کی ضیاء

فخر آدم حسن یوسفؐ عیسیؑ دم موسیؑ لقا  
یہ خلیل اللہؐ کا شہزادہ محمد مصطفیؑ علیہ السلام

اے نور بزم ہاشمی محبوب رب ذوالمنان

آگے آگے جبرائیل اور دائیں بائیں انبیاء

ہے یہادنی خادم درشاہ نصیر الدینؒ کا  
بن کے سگ پھرے در معراج یہی ہے میرا

آج ساری دنیا میں ہے گہما گہمی نور کی  
آج ساری اڑگئی کالک شب دیبور کی  
آج دہن کی طرح آراستہ ہے آسمان  
دکشی میں ہے زمین بھی شکل رشک حور کی  
آمنہ کے گھر میں برسا نور اتنا آج رات  
کھل گئی ساری حقیقت آج کوہ طور کی  
ایسے لگتا ہے کہ امشب عین رب آیا اتر  
حرم میں آمد محمد مصطفیٰ ﷺ مشہور کی  
میم کے پردے میں ظاہر ہونے کا تھا اہتمام  
جب کہا فناخت من رو جی تو سو جھی دور کی  
کتنا درجہ بڑھ گیا خاکی بشر کے جسم کا  
دیکھ زاہد کیسی ہے قند میل بقعہ نور کی  
عرش اعظم سے فزوں تر شہر مکہ ہو گیا  
چال کتنی انوکھی ہے عشق کے دستور کی  
بارگاہ مصطفیٰ ﷺ کا دیکھ کر جاہ و جلال  
دمانا الحق کا بھرے ہمت نہیں منصور کی  
ڈالی لا یا ہوں حضور مصطفیٰ ﷺ میں اے نصیر

عین رحمت سے میرے آقا نے گر منظور کی

آج کی شبِ محفل جو لوگی تو سارا جہاں سجا یا گیا  
اور مظہر نور رب علی کے چہرے سے پردہ ہٹایا گیا  
آج عرش کے رہنے والوں کو آدابِ زمین میں بتلائے گئے  
احترامِ محمد ﷺ عربی کا جبریل کو آج بتایا گیا  
محبوب کی آمد کے صدقے ایران کی آگ بجھائی گئی  
سب لات و ہبل گرے منہ کے بل کسر اکا قصر بھی گرا یا گیا  
جو عشق تھا خدا کو محمد ﷺ اس عشق کریم کے صدقے میں  
سلمانؓ اولیسؓ ابی زرؓ کو اور جبشتؓ کو عشق لگایا گیا  
کونین ترے نعلین پہ ہے قربان محمد صل اللہ  
سب دنیا کے کونے کونے میں توحید کا ناد بجا یا گیا  
وہ خاک کے جس پر بیٹھے رہے سگ پاک محمد عربی ﷺ کے  
زہے قسمت ایسی خاک سے ہی تھا نصیرؓ کا جسم بنایا گیا

پڑھ کے بسم اللہ لے کے نام اللہ حمد خداۓ قدیر دی اے  
شمس و قمر تے نجوم بنائے زینت کیتی چا عرش منیر دی اے  
جس نے الف نوں میم دی شکل دے کے دسی شکل سو ہنی خواجہ پیر دی اے  
لکھاں وار سبود نیاز انہوں جیدے قبصے جان نصیر دی اے

لکھ وار درود حضور نوں جیہڑا نور پاک خدا والا  
جیدی خاطر کل جہان بنیا ہے سلطان لولاک لما والا  
سرور نبیا دا لال آمنہ<sup>۳</sup> دا ابتد اوالا انہتا والا  
کوئی کسے والا کوئی کسے والا نصیر ہے صل علی والا

بدرگاہ ﷺ صد سلامے  
بصد آداب از طرف غلامے

حضرت سید عالی مقامے  
بپیش آرمز عشق ناتمامے

صبا آہستہ در کوئے ﷺ صد سلامے  
کہ ایں جا از عرش نازک مقامے

نگاہے یا محبہ ﷺ صد سلامے  
عطائکن فی سبیل اللہ جامے

ہزاراں جانشواراں کفن بر دوش  
زہے سوئے غریبیاں یک خرامے

نمیردا آنکھ گوید یا محبہ ﷺ صد سلامے  
حیات جاؤ داں یا بد مدامے

یکے قطرہ ز بحر عشق و مستی  
خدار اساقیا کاس الکرامے

من پچم مثال مار پیچاں صبا کوئے محمد دہ پیامے  
عطائکن از طفیل فیض کامل

نصریٰ گنگ را زور کلامے

باخدا ساقیا ناخدا ساقیا

لا پلا ساقیا جام لاساقیا

آتش بے پناہ میرے سینے میں ہو  
جینا مرنے میں ہو مرناجینے میں ہو  
میکدہ تم میں ہوتم مدینے میں ہو  
مے صراحی میں ہوا آگئیں میں ہو  
میری ہستی کو کردے فناساقیا  
اب تو چھرے سے پردہ اٹھاساقیا

باخدا ساقیا ناخدا ساقیا

لا پلا ساقیا جام لاساقیا

تیری را ہوں میں اپنے قدم توڑوں تیرے قدموں میں سر کھکے دم توڑوں  
تجھ کو پا کر میں سارے صنم توڑوں میں طسمات دیر و حرم توڑوں  
تیرے حسن ملیح مکمل پہ ہوں میں فدا ساقیا میں فدا ساقیا

باخدا ساقیا ناخدا ساقیا

لا پلا ساقیا جام لاساقیا

تجھ پے قربان دین اور ایمان بھی تجھ پے صدقے مراد بھی اور جان بھی  
روئے انور تیرا مثل قرآن بھی تجھ پے صل علی بھیجے یزدان بھی  
مجھ کو ضمیں تو کردے فناساقیا میری نظروں سے نظریں ملا ساقیا

باخدا ساقیا ناخدا ساقیا

لا پلا ساقیا جام لاساقیا

تیرے شہ پر کے زیر تصرف رہوں تیرے قدموں کے بو سے کا مصرف رہوں  
میں نصیر اب بنوں خاک کوئے صنم ورد اسم محمد ﷺ کا عارف رہوں

ایسا جام محبت پلا ساقیا ہر طرف دیکھوں تیر القا ساقیا

باخدا ساقیا ناخدا ساقیا

لا پلا ساقیا جام لاساقیا

بڑی مدت تھا سرمارانہ سمجھا شان الا اللہ

نگاہ مست ساقی نے کیا مجھکو فنا فی اللہ

مقامات و لطائف خود بخود طے ہو گئے سارے

تیری نظروں میں گم ہو کر ملی شان بقا با اللہ

ہے دل بر تیری نظروں میں بلا کا عشق پوشیدہ

میرا دل بھی لگا پڑھنے رسول اللہ رسول اللہ

قدم جو چومتا ہے کوچہ جاناں میں جا جا کر

اسی کو یار کہتے ہیں حبیب اللہ ولی اللہ

وہ جام عشق جو تو نے پلا یار و می جامی کو

اسی کا ایک قطرہ دے مجھے بھی فی سبیل اللہ

میرے دل میں ابھی اٹھنے نہیں پاتا کوئی جذبہ

ادھر سمجھے اصل اسکی میرا جاناں سمیع اللہ

عجب درجہ ملا ہم کو فنا ہو کر نصیر اس میں

مرے ہم تو لقب پایا رضی اللہ غریق اللہ

بھانویں چنگی آں بھانویں مندی آں تیری باندی تے ہاں سلطان عرب  
کر کرم تے کج لے عیب میرے رل جاوے نہ گلیاں وچ میری حچب  
شاہاتوں بھے نہ آیوں تے جاساں کدھر تیرے با جھ میں شاہا جاساں اجڑ  
آقدم رنجافر میرے گھر سب دور ہوون میرے درد و کرب  
ڈاہدی جگرتے ہن پئی سوڑ آیا مینوں وقت کھاون دوڑ آیا  
ساری زندگی شاہا کر چوڑ آیا منگاں سجنادے تسکین قلب  
چودھار طوفان نے گھیرا اے، تیرے با جھ ماہی میرا کیہڑا اے  
مرڑ کے مینڈ اتیتھے جھیرڑا اے کراں نازک وقت امداد طلب  
چڑھائی میرے سر کا نگ شاہا مینوں کھاون دوڑے نا نگ شاہا  
پھراں گلیاں وچ جھلیاں وا نگ شاہا کراں تر لے تے متاں جان بلب  
مکی مدی سید سرور کل کرو معاف راہ پئی اپنا بھل  
جے توں معاف نہ کیتا میں جاساں رل لٹ جاسی جوانی داسارا ڈھب  
هن وا گھ نصیر دی تیرے ہتھ میں تے روہڑ بیٹھا سب گل تے کتھ  
میری ڈھاری تے آجا سوہنیا صلی اللہ علیہ وس علیہ و ت توں ہیں آب حیات میں تشنہ لب

تحت شاہی پہ بیٹھا عالمی قدر صنم ہے  
سلطان عالیٰ جاہ ہے بے حد ہی محترم ہے  
جن وانس جھکے ہیں پریاں بھی وجد میں ہیں  
ملکوت گار ہے ہیں سلطان ذی حشم ہے  
میرا حال پر خرابی یہ شرف باریاں  
یہ فضل بے حسابی کوئی کمتریں پہ کم ہے  
وہ نگہ نازد دیکھو، زلف دراز دیکھو  
وہ بے نیاز دیکھو جیسے والئی حرم ہے  
سلطان ناز نیناں وہ ماہ مہ جیناں  
وہ سرور حسیناں محبوب ذی سلم ہے  
وہ منتها سے اٹھا بیت الحرم آیا  
کملی پہن کے بیٹھا، میرا وہی صنم ہے  
تو سگان کمتریں میں نام غلام لکھ لے  
تو گرفقیول کر لے بے حد یہ تیرا کرم ہے  
یہ نصیر <sup>ح</sup> کوئے جاناں میرا دین میرا ایماں  
سے یہ ہے میری عقیدت یہی میرا دھرم ہے

تو گھڑی کی گھڑی آج کی رات کو میری کٹیا کورنگیں عطا کرتا جا  
ہو وے تیری نظر میرے پیش نظر میری تاریکیوں میں جلا کرتا جا  
رکھ لے پردے میں عاجز گنہگار کے آج سجدے نصیب ہوں دریار کے  
کنج رحمت لٹیں رب غفار کے آج بندے کو بندہ خدا کرتا جا  
آج ساقی تیرا جام چلتا رہے مست گرتا رہے اور سنجلتا رہے  
برق گرتی رہے دل مچلتا رہے اور تحلی میں مجھ کو فنا کرتا جا  
آج ہستی میں دوئی کی بو تک نہ ہوا اور فراق وصل جستجو تک نہ ہو  
خوب رو خبر خوب رو تک نہ ہوا ج یوں مجھکو وقف نگاہ کرتا جا  
آج کچھ بھی نہیں چاہیے دلربا تیری نورانی برق نظر کے سوا  
آج رحمت کی اٹھی ہے کالی گھٹا میری میت پہ بھی نگاہ کرتا جا  
میرے دل کو یہ غبی خبراً گئی تیری صورت پیاری نظر آگئی  
تو نظر آیا تو شب قدر آگئی میرا سینہ در مصطفیٰ علیہ السلام کرتا جا  
وقت کی کشمکش سے چھڑا آج تو سرخنی سے پرداہ اٹھا آج تو  
اپنا نورانی چہرہ دکھا آج تو میرے سینے کے بندھن کشا کرتا جا  
تیری ہستی نصیر اب کہاں کھو گئی تیری سیاہی نصیر اب کدھر کو گئی  
یہ مشیدت سے آواز ہے آرہی یہ کرم کی گھڑی ہے لقا کرتا جا

تیری پرواز ہے کتنی تیرا کتنا ہے مقام  
اک جست میں پہنچاوہاں یہ صریحاً اارقام  
تیری ذات ملی ذات سے قوسین سے بڑھ کر  
نہ کوئی شک شبہ ہے نہ ہے اس میں ابہام  
بشریت ملکیت یہ تو سب رہ گئے پچھے  
ساری لو لاک کے بے شک میرے آقا ہیں انام  
تو ملاذات سے سورج سے کرن ملتی ہے جیسے  
نہ ہے اول نہ ہے آخر نہ ہے میدان نہ ہے انجم  
حیران ہے جبریل بھی وحدت کا عرش بھی  
نعلینِ محمد ﷺ کا بڑا ہے احترام  
میں تیری ذات کا جلوہ تو میری ذات مظہر  
تجھ پر قربان ہے کون نین بہر وقت بہر گام  
سر وحدت نہ بیاں کرائے نصیر بے حقیقت  
شب اسری کی حقیقت پہ نہیں کوئی کلام

تیری پروازاے جبریل سدرہ منتهی تک ہے  
عروج مصطفیٰ ﷺ کی ابتداء منتهی تک ہے  
عروج جسم عروج جاں عروج روح عروج دل  
عروج ان کا فقط نعلین احمد ﷺ مجتبی تک ہے  
خدا فرمائے محبوب ﷺ ہے سب دنیا تیری خاطر  
میری تو غایت اولیٰ فقط تیری رضا تک ہے  
ہزاروں فاصلے حائلِ ثریٰ سے لے دنیٰ تک ہیں  
مگر ان کی حقیقت بس تیرے بندے قباتک ہے  
خدا بھی ناذرتا ہے شبِ معراج احمد ﷺ پر  
کہ سجن الذی اسریٰ تیری بانگی اداتک ہے  
چلا چل بے محابہ چوم لے چوکھٹ مدینے کی  
یہی جا ہے کہ جس کا تعلق بس خدا تک ہے  
نصرالدین قدم چوئے ہے بطمکے گدا اگر کے  
رسائی اسکی بے شک ماوراءِ علیٰ تک ہے

تیرا سینہ بھی مدینے کی طرح لگنے لگے گا  
تجھے جب عشق حبیب دوسرا لگنے لگے گا  
بدلے گا شب و روز کوئی مرد قلندر  
تیرا ہر سانس مُحَمَّد ﷺ کی صدا لگنے لگا  
یہ لگے گا کہ تو پھرتا ہے مدینے کی گلی میں  
کہ دریار در صل علی لگنے لگا  
لگیں شیر بزرگی تجھے سگھائے مدینہ  
اور ہر شیر بزرگ ماہ لقا لگنے لگا  
جل جل کے محبت میں جو ہو جائے گا کندن  
احمد ﷺ کی محبت کا پتہ چلنے لگے گا  
تو سگھائے مدینہ کے قدم چوئے گا جسم  
لوگوں کو زمانے کا شاہ لگنے لگا  
زہ قسمت جو قدم رکھ دیں تیری قبر پا آ کر  
مر کر بھی تو زندہ و بقا لگنے لگا  
ہر اک بال پکارے تیرا احمد احمد ﷺ  
سب جسم تیرا چشم براہ لگنے لگا  
جو بنیں تاج نصیرؐ اپنا وہ نعلین مُحَمَّد ﷺ  
کمتر ہے تو کیا ہے عالمی جاہ لگنے لگا

تباه حالاں دا کار ساز آگیا اے

غیریاں دا بندہ نواز آگیا اے

اوغمگیناں دا غمگسار آگیا اے

پریشاناں دا چار اساز آگیا اے

تے محمود سارے پئے قربان ہوون

ایا زال دا سرو رایا ز آگیا اے

گدا گروی دنیادے شاہ ہو گئے نیں

کریم آگیا اے فیاض آگیا اے

محمد ﷺ سب اجرے وسان آگیا اے

تے مسکیناں داشا ہباز آگیا اے

میں تر بھک کے اٹھیاتے آواز آئی

مبارک ہو میر حجاز آگیا اے

نصیر آگیا سارے نبیاں دار ہبر

تے سرو ج زمانے دا ساز آگیا اے

تاریک اندھیرے دور ہوئے نورانی فخر کی آمد ہے  
والیل کا جھر مٹ چہرے پر سلطان بد علیہ السلام کی آمد ہے  
یہ گھر ہے آمنہ طاہرہؓ کا ملکوت کا جھر مٹ جھر مٹ ہے  
جس خاطر سب کو نین بنی اس نوری بشر کی آمد ہے  
کسری کے قصر بھی کانپ گئے ایران کی آتش سرد ہوئی  
تھی خلیلؑ نے جس کی دعا مانگی عیسیٰ کی خبر کی آمد ہے  
سب نوری ملک لا ہوت اترے جبریل بمعہ ملکوت اترے  
سارا عالم بقعہ نور ہوا اس شمس و قمر کی آمد ہے  
مسکین یتیم فقیروں کو لا چار غریب اسیروں کو  
جو شاہوں کے تخت عطا کر دے اس عالیقدر کی آمد ہے  
کائنات کی ساری رونق ہیں دو میم محمد علیہ السلام عربی کے  
سوناز ہے جس پر آبا کو لاثانی پسر کی آمد ہے  
چھپ جاتو گداوں کے جھر مٹ میں دامن کو نصیر تو پھیلا دے  
آئے ہیں محمد علیہ السلام با تمنے کورحمت کے ابر کی آمد ہے

جَا كَرْ صَبَاسُوْيَ حَرَمْ هُودِسْت بَسْتَه سَرْخَمْ  
پہنچا سلام عاجزم پیش حضور محترم  
با صدادب در مصطفیٰ ﷺ، جا چوم نعلین پا

ان لَتْ يَارِتَ الْصَّبَا يَوْمًا لِيَأْلِمَ الْحَرَمْ  
بلغ سلام روضة فیھاً النبی الْمُحْتَرَم

تَجْهِيْز سے یہ سورج مانند ہے قربان تجھ پر چاند ہے  
تحقیق کا مظہر نور ہے کہ تو جلوہ سر طور ہے

مجھ پر بھی ہو نظر کرم رحمت کا دریادے بہا  
من وَجْهُ شَمْسٍ أَنْجَى مَنْ خَدَهُ بَدْرُ الدِّجَى

میں گنہ گارو حزیں تو ہے شفیع المذنبین  
محبوب رب العالمین ہیں مقتدی سب مرسیین

نازک گھڑی سر پر گھڑی تیرے سوا کوئی نہیں  
قَمْ يَا شَفِيعَ الْمَذْنَبِينَ هَلْ اَنْتَ خَيْرَ الْمَسْلِيْنَ

اس عشق کی سرکار نے ہجر کی تلوار نے  
اس رخ نے نے اس رخسار نیا س زلف کی یلغار نے

کیا خوش نصیب وہ لوگ ہیں جن کی زبان پہ ہے سخن  
اَكَبَادُنَا مَجْرُوحَتَه مَنْ سَيْفَ هَجْرٍ اَمْصَطَفَه

قرآن تیرا برہان ہے سلطان کل ادیان ہے  
جملہ کتب کی جان ہے حسن کا سلطان ہے

فرمان رب دوسرا فیضان احمد مجتبی ﷺ

قرآنہ برھائنا فسخا لادیان مضت  
از جاءنا احتمامہ کل الصحف ماہ الرم

میں ہی نہیں ہو مستند سارے گدا ہیں ارجمند

سب صاف بہ صفحات منداں زلف کہ خم میں ہیں بندر

سب زیاب ہر زماں اک ہی دعا ہے مکر را

لست بر ارج مفرد اُبِل اقربائی کل ھم فی الحشر اشفع یا شفیع بالصاد والنون القلم

اے بادشاہ بحر و براب کھول دے باب اثر

سلطان جن و بشر اپنے نصیر کی لے خبر

اے شان رحمت عالمین دے صدقہ زین العابدین

محبوس اید الظالمین فی الموکب ولمردھم  
یارحمت اللعالمین ادرک لیزین العابدین

حریم دل میں آ جاؤ جبی یا رسول اللہ ﷺ

بھری مغل میں آ جاؤ جبی یا رسول اللہ ﷺ

دہائی یا رسول اللہ ﷺ دہائی یا رسول اللہ ﷺ

مٹا جاؤ یہ میری کم نصیبی یا رسول اللہ ﷺ

سر راہ دیکھتا ہوں میں در تچ کھول کر دل کے

کہ ہر مومن کہ دل کہ ہو قربی یا رسول اللہ ﷺ

قیامت کو غریبوں کہ گروہ میں مصطفیٰ ﷺ ہوں گے

بحمد اللہ کہ کام آئی غربی یا رسول اللہ ﷺ

سہارے ٹوٹے اب سارے ہے کشتنی پھیج منجد ہمارے

مریض غم کہ تم ہی ہو طبیبی یا رسول اللہ ﷺ

پری پیکرنگارے سر و قدالہ رخسارے

اے قرشی ہاشمی شاہ عجیبی یا رسول اللہ ﷺ

قیامت تک نہ کیوں چمکے سیاہ رنگ کا وہ جبشی بھی

بنظر کرم جس کی طرف دیدی یا رسول اللہ ﷺ

عمل کچھ بھی نہیں نسبت کا صدقہ ہی عطا کر دو

نصیری ہوں عزیزی ہوں فریدی یا رسول اللہ ﷺ

ہو بے حد وقت نازک تو نصیر ان کو پکارا کر

فقہم قم یا حبیبی یا حبیبی یا رسول اللہ ﷺ

ججر ججر شجر نگر گلی گلی

قدم قدم نفس نفس چمن چمن کلی کلی

ہے تابش محمدی ﷺ، ہے نوازش محمدی ﷺ

عجم عجم عرب سخن سخن ادب ادب ہوانس وجن ملک کہ رب ہے ورد بہب نبی نبی ﷺ

ہے تابش محمدی ﷺ، ہے نوازش محمدی ﷺ

وجود کائنات میں حدود شش جہات میں قلوب واردات میں فیض نور احمدی ﷺ

ہے تابش محمدی ﷺ، ہے نوازش محمدی ﷺ

ہر ایک ذرے پر بھی ہر ایک قطرے پر بھی ہے تصرف محمدی ﷺ

ہے تابش محمدی ﷺ، ہے نوازش محمدی ﷺ

نسیم صحیح گاہ میں ہر ایک کی نگاہ میں ہر ایک رسم و راہ میں خفی خفی جلی جلی

ہے تابش محمدی ﷺ، ہے نوازش محمدی ﷺ

صد آفریں ہے پیاپر، ہے جانثار یار پر صد اہے اوچ دار پر نبی نبی ﷺ

ہے تابش محمدی ﷺ، ہے نوازش محمدی ﷺ

نصرت کے ضمیر میں نصرت کے خمیر میں رچی بسی فقیر میں محبت محمدی ﷺ

ہے تابش محمدی ﷺ، ہے نوازش محمدی ﷺ

حاضرنا ظریف محمد علی وسیلہ صلی اللہ علیہ و سلّم پہ لاکھوں سلام

ظاہر بابر محمد علی وسیلہ صلی اللہ علیہ و سلّم پہ لاکھوں سلام

ابی القاسم محمد علی وسیلہ صلی اللہ علیہ و سلّم پہ لاکھوں سلام

ابو طاہر محمد علی وسیلہ صلی اللہ علیہ و سلّم پہ لاکھوں سلام

قامم دام محمد علی وسیلہ صلی اللہ علیہ و سلّم لاکھوں سلام

نورِ داود محمد علی وسیلہ صلی اللہ علیہ و سلّم پہ لاکھوں سلام

ظل نختر محمد علی وسیلہ صلی اللہ علیہ و سلّم پہ لاکھوں سلام

شاہ خاور محمد علی وسیلہ صلی اللہ علیہ و سلّم پہ لاکھوں سلام

سارے کرتے ہیں دارے حجر اور شجر

وردو افر محمد علی وسیلہ صلی اللہ علیہ و سلّم پہ لاکھوں سلام

جدا مجد جناب حسین ۴ و حسن ۵

نور حیدر محمد علی وسیلہ صلی اللہ علیہ و سلّم پہ لاکھوں سلام

ہیں محمد علی وسیلہ شہنشاہ اعظم نصیر

حافظ ناصر محمد علی وسیلہ صلی اللہ علیہ و سلّم پہ لاکھوں سلام

حیران تھا حبیب کو جبریل دیکھ کر عرش منیر ہے کہ یا ہے آمنہ کر سب نور آیا اتر مکہ کہ شہر پر حوران خلد گاتی ہیں سب ملکے سر بسر

یا صاحب الجمال و یا سید البشر ﷺ

من و جھک الممیر لقدر القدر

لايمکن شناء کما كان حقه

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

شاہان ذی وقار اور شاہان با اثر خاقان عالی شان اور ذیشان تاجور

عیسیٰ و موسیٰ و ہارون ذوالقدر قربان سر بسر ہوئے زلف حبیب پر

یا صاحب الجمال و یا سید البشر ﷺ

من و جھک الممیر لقدر القدر

لايمکن شناء کما كان حقه

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

شیش الدجی حبیب کے روئے منیر پر کشف الدجی کے چہرے پر جمعتی نہیں نظر

لانکھوں سلام سید دریتیم پر

اتنے عروج کا دیکھا نہیں بشر

حضرت ﷺ مصطفیٰ عرب و حم کے بادشاہ

پیش نظر آرستہ آجاخدا کے واسطے

شمسم لضھی محبوب رب تیرے لیے ہوں جاں بلب

قربان تجھ پا م دا ب آجاخدا کے واسطے

امت پڑی ہیجان میں کشتی گھری طوفان میں

آیا خلل ایمان میں آجاخدا کے واسطے

کر دے کر دے یہ تم نا میری پوری کر دے

میں محمد ﷺ کے غلاموں کا غلام ہو جاؤں

لکھ دے لکھ دے تو میرا نام سکوں میں اپنے

کہ میں بدنام بھی پھر صاحب نام ہو جاؤں

خدا جانے کیسا مقام آگیا ہے  
کہ محبوب رب انا نام آگیا ہے  
یہ دل جھک گیا ہے اور پنم ہیں آنکھیں  
محمد ﷺ کا بیت اسلام آگیا ہے  
کلام الہی کو پڑھتے رہے ہم  
بحمد اللہ صاحب کلام آگیا ہے  
درجہر میل ہو یا ہو باب رحمت  
نزول درود اسلام آگیا ہے  
کرم ہواے بطحاء کے والی کرم ہو  
غلام غلام اس غلام آگیا ہے  
غلامی تیرے نام لکھ دی گئی ہے  
یہ ہاتھ مبارک کہے اے نصیر  
کہ اس بار تیرا بھی نام آگیا ہے

خیر الوری صل علی شمس الصحی بدر الدجی

کملی کا آنگن آبسا شمس الصحی بدر الدجی

مجھے ہے یہ شان سکندری مجھے ہے یہ فخر قلندری

محبوب تیر نقش پا شمس الصحی بدر الدجی

اٹھتے رہے گرداب بھی آتے رہے سیلا ب بھی

تیری ذات عالی جناب بھی دیتی رہی ہر دم پناہ

بلغ العلے بکمالہ کشف الدجی بجمالہ

حسنۃ جمیع و خصالہ صلو علیہ وآلہ

کمال تیر اعروج پر جمال تیرا ہے بے مثال

ہو سلام تیری آل پر تیری ہر دادا ہے خدا نما

دنیا میں ہیں گزرے جو نیان الہی

سلطانی احمد علیؐ کی وہ دیتے ہیں گوہی

سیرت میں بھی صورت میں ہے شمس منور

ہووے نہ فرشتوں سے بیاں عالیٰ نگاہی

تری ذات تراوصف تری بات تارنگ

ترے خلق کا سب ورد کریں شام و پگاہی

اک جست میں افلک بمعہ سدرہ کیے طے

درجات بلند کتنے ہیں محبوب الہی

پروازِ محمد علیؐ سے ہے جبریلؐ بھی ششدہر

ہے حرمیم ذات اکبر میں فقط تیری رسائی

کونین میں لولاک لماتیر القب ہے

مسلم ہے تیری ذات پے سب دنیا کی شاہی

کھو بیٹھے حواس اپنے زمینی وزمانی

ہرن بھاگے سمندر کو تو صحرار ہے ماہی

ظلِ دامانِ محمد علیؐ کے کرم پر ہے بھروسہ

گناہوں نے میرے ورنہ بپا کی ہے تباہی

رحمت سے محمد علیؐ کی میں مایوس نہیں ہوں

کہ قمر خواجہ کہ در کی مجھے حاصل ہے پناہی

ہے قمر منور چونکہ محبوب محمد علیؐ

دھویں گے نصیر آج تیرے دل کی سیاہی

خداوند کعبہ دی برکات و یکھاں

کدے جبل رحمت تے عرفات و یکھاں

میرے جیے اس سخت پھر دے اتے

تیرے فیض رحمت دی برسات و یکھاں

نہ جھولی نہ دامن نہ پچ ہے گدا دا

تے پھروی عطادی میں سو غات و یکھاں

کدے و یکھاں بطا کدے کعبہ و یکھاں

کدے اپنے جئے دی اوقات و یکھاں

سید و سرور محمد ﷺ صلی اللہ علیہ وسَّعَ نعمَتَہ صاحب سرِ نہاں

مالک ارض و سما شاہ کار رب دو جہاں

خالق کو نین کا شاہ کارا حمد ﷺ صلی اللہ علیہ وسَّعَ نعمَتَہ مجتبی

سید الاء بر ارشاد جن و انس و قدسیاں

ذر آنکھ بند کر کے ہم دیکھتے ہیں

سر طور سینا صنم دیکھتے ہیں

میری آنکھ سے دیکھ گردیکھنا ہے

کہ پردوں سے آگے بھی ہم دیکھتے ہیں

خدا یاد آئے خدا کی قسم ہے

تچھے میرے صنم جبکہ ہم دیکھتے ہیں

عجب طرح کے لوگ ہوتے ہیں عاشق

ستم میں ناداں کرم دیکھتے ہیں

تچھے کون دیکھے نصیر الدین کہ

قلندر کی نظر کرم دیکھتے ہیں

نہ نزول کلام پاک مدینہ منورہ کی پاک سر زمین میں منا پر بوقت ۸ بجے ۸ ذوالحجہ بروز بدھ  
زمین منی بھی عجب سر زمین میں ہے  
یہاں نقش پائے ﷺ امیں ہے  
خلیل وذبح کی وہ رو داد الافت  
فلک کو ابھی تک تو بھولی نہیں ہے  
وہ سلطان عالم پناہ دیکھتے ہیں  
جھکی ساری ملت کی اس جا جبیں ہے  
اے خاک منی مجھ کو اتنا بتا دے  
کہ کس جا پہ آقانے رکھی جبیں ہے  
میرے ام واباتیرے ذرول پے قرباں  
زمین منی مثل عرش بریں ہے  
کیا بات ہے رحمت دو جہاں کی  
نصیر رَحْمَةً اور اس جایہ ممکن نہیں ہے

ز میں نو زم نور عجم نور عرب نور  
قلم نور علم نور شرق نور غرب نور  
ثری نور سماء نور صبا نور لوئی نور  
حجر نور شجر نور شمس نور قمر نور  
ادھر نور ادھر نور یہ کیسا ہے عجب نور  
در خشائ سر سیما نے نبیان خداوند  
خدا پاک سبب ہے محمد ﷺ ہیں سبب نور  
سب نور اجاگر ہے بحق شاہِ بطن حرام ﷺ  
کہ اسی نور کہ فیضان سے مومن کا قلب نور  
تاباہ ہے یہی نور بہر سینہ عشق  
یہی نور تھا موسیٰ نے جود یکھا تھا سر طور  
شب میلاد کو نصیرؒ ایسا نزول نور کل کا تھا  
شب اسری و شب قدر اسی سے ہے یہ سب نور

۱۹۹۳-۲-۶

ز ہے قسمت کہ بظاہر ہوا فضل و کرم جاری  
بڑی مدت کہ بعد آخر آئی مسکین کی باری  
سیاہ رنگ تھا سیاہ رُ و تھا تھی سیاہ دل میں سیاہ کاری  
ز ہے شمس لضحا صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ آئے تو چکادی میری ڈھاری  
سمجھ میں کچھ نہیں آیا کہ تو آیا کہ ہو آیا  
فقیروں نے بھی رقص اندر منائی عید دلداری  
وہ طیبہ کا مہاراجہ وہ سب نبیوں کا شاہ خواجہ  
الم نشرح کہ دل والا ہے رف رف جس کی اسواری  
جدھر جائے کرم کردے فضل بخش رحم لائے  
ہزاروں عیدیں ہیں قربان ایسا کیف ہے طاری  
محمد رحمۃ العالمین صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا صدقہ ہے سارا  
شفیع المذنبین کی بخششیں ہیں جاری و ساری  
گدا گر بن کہ پھرتا ہے نصیر الدین مدینے میں  
مبارک عید اضحی ہو ملی بندے کو سرداری

ساری کوئی نہیں سے ذیشانِ محمد عربی ﷺ

عین حق صورتِ بیزادانِ محمد عربی ﷺ

کوئے بطيحاً گداوں پہ نچھا ورکردوں

سو سو تخت سلیمانِ محمد عربی ﷺ

تیرے کوچ میں گدا مانگتے پھرتے دیکھے

کئی کئی یوسفِ کنعانِ محمد عربی ﷺ

اے باعثِ تسکین پر بیشانی عشق

قرۃ العینِ میری جانِ محمد عربی ﷺ

جبریل روح القدس تیرے در کا ہے خادم

رضوان بھی در بانِ محمد عربی ﷺ

کوئی نہیں کی ہر چیز خدا خود پکارے

تیرے نعلین پے قربانِ محمد عربی ﷺ

گر کشتی کو طوفان نے گھیرا ہے تو کیا ہے

ہیں خود آپ نگہبانِ محمد عربی ﷺ

رہے سامنے تو وقتِ نزع اور حشر میں

ہو قبر میں تیرا عرفانِ محمد عربی ﷺ

تیرے کوچ کے غلاموں کا غلام ایک نصیر ہے

تیرے سگ ہیں میرے سلطانِ محمد عربی ﷺ

سر و رو جہاں خاتم مرسلاں تجھ پے قربان سب عرشیاں فرشیاں  
شاہِ خیر البشر ما شق القمر سب جھکے تیرے در نوریاں قدسیاں  
سیدی مرشدی آقا مولائی یا نبی یا نبی یا نبی ﷺ  
آیتِ رحمتی ہاشمی اُنٹھی رحمت دو جہاں ہے تیرا آستاں  
عشق والے نبی حسن والے نبی سب سے اعلیٰ نبی میرے بانکے نبی ﷺ  
ماہِ امی لقب شاہِ عرب و جم تجھ پے قربان جاں اے میرے جانِ جاں  
تیری آمد نے دل کو ضیاء بخش دی تیری آمد نے روح کو جلا بخش دی  
تونے آکے ہراک کی خطاب بخش دی تیری تعریف مجھ سے ہو کیسے بیاں  
وہ عرب میں ہو یادا ہوا عین رب وہ حلیمہ پر رحمت ہوئی بے سبب  
با ادب با ادب با ادب آرہے ہیں محمد ﷺ شاہ کاروائ  
اے گنہ گارو سینے کے در کھول دوا پنے دل کھول دوا اور جگر کھول دو  
مرحبا مر حبا اپنے گھر کھول دو خوش نصیبو مٹی آج تاریکیاں  
اے نصیر آج جیشی بھی قرشی ہوئے اے نصیر آج فرشی بھی عرشی ہوئے  
آج دنیا میں مشہ منیر آگیا جگہا اٹھا دنیا کا یہ خاکداں

سفینہ بنام محمد ﷺ پردم

پردم بنام محمد ﷺ سفینہ

مرے دل سے آواز آتی ہے پیام

مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ

اگر مجھکو بطن میں لے جائے قسمت

میں آؤں گا واپس وہاں سے کبھی نہ

گدا نے محمد ﷺ کی ہیبت عجب ہے

اگر شیر دیکھیں تو آئے پسینہ

ہر آئینہ میں جلوہ گر ہیں محمد ﷺ

میرا دل ہوا آئینہ در آئینہ

در خشائی ہوا سر بسر میرا سینہ

میرے دل میں آئے ہیں شاہِ مدینہ

بہت عالی درجہ نصیر ہم نے پایا

بنے جب غلام سگان مدینہ

سید و سرور محمد ﷺ بہتر و برتر محمد ﷺ

شاہ بحر و بر بحر محمد ﷺ میرے قلب و جگر محمد ﷺ

بھیک دید و غریب کو کھولو میرے نصیب کو  
بدلو وقت عجیب کو بھی کر کے کرم محمد ﷺ

مولاؤں ہے اور ہمارا کردے شاہا کرم خدارا  
چمکے میرا بھی ستارہ سگ بنالیں اگر محمد ﷺ

ہجرتی راستائے احمد ﷺ جگر کو میرے کھائے وہ احمد ﷺ

میری کٹیا میں آئے محمد ﷺ ہوں زندہ بار دگر محمد ﷺ

کس کی بگڑی نہیں بنائی کس کی قسمت نہیں جگائی  
میرا کام شاہا گدائی جھولی میری بھی بھر محمد ﷺ

سارا گھر میں دان کر دوں جان و دل قربان کر دوں  
اکھیاں فرش سامان کر دوں آئیں نظر اگر محمد ﷺ

احمد ﷺ عربی کریم مولا میرے دریتیم مولا  
دیکھ آنکھوں کی نصیر سے تو نور ہے یا بشر محمد ﷺ

سیاہ شب کو بلا کے کہہ دو کہ وقت تیراختم ہوا ہے

مزاج بدلا ہے آسمان کا حضور تشریف لارہے ہیں

ہٹا بھی لے اب سیاہ چہرہ کہ رحمتوں کا زمانہ آیا

ز میں پ نقشہ ہے آسمان کا حضور تشریف لارہے ہیں

چمن میں غنچے چٹک چٹک کر گلاب بن کر ہیں کھلتے جاتے

کہ چہرہ چمکا ہے با غباں کا حضور تشریف لارہے ہیں

اٹھاہ سیاہی سیاہ شب کی کافور بن کر ہے اڑتی جاتی

ہے پلہ بھاری بے خانماں کا حضور تشریف لارہے ہیں

حریم قدسی جھکا ہوا ہے دیکھوبیت الحرم کی جانب

عروج کتنا ہے آمنہ کا حضور تشریف لارہے ہیں

یہ دل کی دھڑکن بتا رہی ہے طلوع شمس اضخمی ہوا ہے

حبيب آتا ہے دو جہاں کا حضور تشریف لارہے ہیں

ہیں در دوغم سب نصیر بھاگے غریب اٹھے فقیر جاگے

خدا محافظ ہے آشیاں کا حضور تشریف لارہے ہیں

۱۹۸۶ نومبر ۱۲ الالوی رجیع

سب خان جھکے خاناں جھکے سلطان جھکے خا قان جھکے  
اس دریتیم کی آمد پر سب جن و ملک انسان جھکے  
کوہ طور بھی جس پر رشک کرے وہ گھر ہے آمنہ طاہرہ کا  
دونوں عالم بقعہ نور ہوئے سب شمس و قمر آسمان جھکے  
احسنست جیبی احسنست صلوٰۃ علیکم صل اللہ  
کیا شان محمد عربی ﷺ ہے خود جسکی طرف رحمٰن جھکے  
اے تیمیوں فقیروں کے مولا مسکینوں اسیروں کے آقا  
کیا بات تمہارے فقر کی ہے جہاں عالیٰ قدر سلطان جھکے  
مجھے تخت سکندر سے بہتر ہے نعلین حضور انور کے  
میری آنکھیں جھکیں میرا قلب جھکا میرا جسم جھکے میری جان جھکے  
جھک جاؤ ادب سے جھک جاؤ لولاک لما کی آمد ہے  
جریل پروں سے جھاڑو کرے سب حوروں پری غلامان جھکے  
جا گے بھاگ نصیر احقر کے چوئے قدم حسان اطہر کے  
بوسہ دینے کو میمِ محمد ﷺ کو جس وقت لب میرے جھکے

سارے نبیوں کی واضح دلیل آپ ﷺ ہیں

حسین اللہ نعم الوکیل آپ ﷺ ہیں

نور سے تیرے شمس و قمر مشتری

رب اکبر کا حسنِ جمیل آپ ﷺ ہیں

آپ سے نور بانٹا گیا ہر طرف

حسنِ یوسف مسیحؑ خلیل آپ ﷺ ہیں

صدقہ مصطفیٰ ﷺ روزی بخشے خدا

سب کی روزی کے جانال کفیل آپ ﷺ ہیں

جامِ اللہ کرم کا عطا کجھے

ساقی کوثر و سلسلہ میل آپ ﷺ ہیں

سید دو جہاں فخر کل کائنات

شاہِ روح الامین جبرائیلؑ آپ ﷺ ہیں

اک کرم کی نظر مانگتا ہے نصیرؒ

رب اکبر کی نوری قند میل آپ ﷺ ہیں

سوسalam آپ ﷺ پر شافع مذنبیں، سوسalam آپ ﷺ پر رحمت العالمین  
سوسalam آپ ﷺ پر سید المرسلین، صلواۃ علیہ محمد ﷺ امین  
اے سلطان بخط ﷺ سلام علیک، اے محبوب مولا سلام علیک  
اے درگاہِ احمد ﷺ سلام علیک، حضور محمد ﷺ سلام علیک  
سوسalam آپ ﷺ پر خاتم الانبیاء  
سوسalam آپ ﷺ پر شاہ بہاز الامین  
سوسalam آپ ﷺ پر سید المرسلین، صلواۃ علیہ محمد ﷺ امین  
شاہ شمسِ الحجّی ماہِ بدرا الدّجّی آقا خیر الوری سید لافتی  
شاہ کوئین تو جد حسین تو، قلبِ قوسین تو تا مقام دنی  
حرم وحدت سے اٹھی صدارت ملا  
ہو سلام آپ ﷺ پر میرے ماہِ مبین  
جتنے انساں ہیں دنیا میں اتنے سلام، جتنے حیواں ہیں دنیا میں اتنے سلام  
جتنے ذرے ہیں دنیا میں اتنے سلام، جتنے پتے ہیں دنیا میں اتنے سلام  
خود خدا بصحیح پیغم سلام آپ ﷺ پر  
قرۃ العین شاہ کار دنیا و دیں  
سوسalam آپ ﷺ پر سید المرسلین، صلواۃ علیہ محمد ﷺ امین  
وہ صدیقؓ فاروقؓ عثمانؓ علیؓ سیدہ فاطمہؓ تیرے دل کی کلی  
صدقة حسینؓ اطہر وہ شیر جلی، شاہ غوث الوریؓ خواجہ ہندالوؓ  
ہو قبول عاجزانہ سلام نصیرؓ  
بحضور حبیب خدا جمیعن

سوسalam آپ ﷺ پر سید المرسلین، صلواتہ علیہ مصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امیں

شماس لضھا بدر الدجی اللہ میری کٹھین میں آ

واللیل زلفوں کی گھٹا یسین عارض سے ہٹا

ویران کھنڈ ربن گیا میرا خزاں دیدہ چمن

یا ایها المزمل و مدثر طحہ پیا

یہ گریہ و آہ و بقا اور میری عرض ناتمام

کوئی پہنچا دے مدینے در حضور مصطفیٰ ﷺ

ہر طرف چھائی ہوئی ہے بے بسی درماندگی

ما یوسیوں کی سیاہ شب میں آ وَكَشْفُ الدُّجَى

آپ ﷺ ہیں بحر سخا اور آپ ﷺ ہیں شہر عطا

تاردو کشتی میری بہر خدا اے ناخدا

میں غلام ابن غلام حاضر ہوا شاہِ انا مصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جام ہے یہ تشنہ کام بھر دواحد بھی مصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نزع کی حالت میں بھی ہو نصیر کے ورد زبان

صل علی صل علی صل علی صل علی

مجھ پہ کر دو کرم میرا رکھ لو بھرم

نصیر زمین وزمن آپ ﷺ ہیں ، عشق و محبت لگن آپ ﷺ ہیں  
ساری دنیا کی بانکی بچبن آپ ہیں ، میرے ضامن محب ﷺ ہیں شاہِ حرم

یہ تابخن میری جرات کہاں ، تیری رحمت کہاں میری ذلت کہاں  
یہ نعمت نبی میری ہمت کہاں ، کہ زمیں بوس ہوں شاہا مارے شرم  
مجھ پہ کر دو کرم میرا رکھ لو بھرم

جینے کا میرا اقرینہ گیا ، مدینے کے والی سفینہ گیا  
کون ہے ناخدا میرا تیرے سوا ، المدد سیدی شاہِ بیت الحرم  
مجھ پہ کر دو کرم میرا رکھ لو بھرم

کشتی گرداب میں حال غرقاب میں ، ہو نظر کرم اک میرے باب میں  
تو قسم ازل ہے خدا کی قسم ، اے کوثر کے ساقی پلا جامِ جم  
مجھ پہ کر دو کرم میرا رکھ لو بھرم

شاہِ زمانہ ہے مشہود آپ ، ساجد ملک اور مسجدو آپ  
حامد خدا اور محمود آپ ، کون کرتے تعریف تیری رقم  
مجھ پہ کر دو کرم میرا رکھ لو بھرم

یہ میں طحا مزمل ﷺ ہوتم ، مفصل خدا اور محمل ہوتم  
وہ پردے میں ہے کا محمل ہوتم ، خدارا ادھر بھی ہو نظر کرم  
مجھ پہ کر دو کرم میرا رکھ لو بھرم

وہی قرآن تم پیر سلمانؒ تھم ، میزبان ہے خدا اور مہماں تھم  
تو فخر حیدرؒ تو نظر بوذرؒ ، ہے سروی تیری تیراطبل علم  
مجھ پہ کر دو کرم میرا رکھ لو بھرم

شاہِ عرب و حجم ظل ناز نعم ، فخر جو دوستا شرف جاہِ ہشم  
صدر عرفان تم نور ایمان تم ، علم وايقان تم عشق یزدان تم  
مجھ پہ کر دو کرم میرا رکھ لو بھرم

شمسم اللضھی بدر الدجی خیر الورئی نور خدا  
صل علی صل علی صل علی صل علی  
خاتم نبی شاہ انبیاء احمد محمد مصطفیٰ ﷺ  
صلو علیہ و آله، صل علی صل علی  
اے مرکز دنیا و دیں فخر زماں فخر زمیں  
پڑھتا ہے تجھ پر خود خدا، صل علی صل علی  
تیر اعشق مجھ کو کھا گیا تیر ہجر سینہ جلا گیا  
میرے سینے پر ہے لکھا ہوا، صل علی صل علی  
کبھی آبھی جا کبھی آبھی جا، احلا و سحلاء مر جبا  
پڑھوں دیکھ کر میں بھی بر ملا، صل علی صل علی  
یہی زندگی کا قرینہ ہو تیر نقش میرا سینہ ہو  
میرا سینہ مثل مدینہ ہو، اٹھے بال بال سے یہ صدا، صل علی صل علی  
جا اے نسیم صحیح گاہ در شاہ سے تھوڑی سی لا  
زلفین اطہر کی ہوا، میری قبر سے بھی اٹھے صدا، صل علی صل علی  
رہوں وجد کیف و سرور میں رہوں غرق میم کے نور میں  
کرے ورد صحیح و مساکھڑا، صل علی صل علی  
آیا سگ جو کوئے رسول سے گرد اٹھی پاؤں کی دھول سے  
ہوئی یکجا وہ اصول سے بنا بت غلام نصیر کا

صبا مدینے میں جا کے میر اسلام دینا تو عاجز انہ، بڑے عجز سے بیان کرنا یوں حال میر امود بانہ

در تیرے حضور انور فیض پائے ہے کل زمانہ، سن لو میری بھی آہ وزاری کہ میں بھکاری کو خیر پانا

حسین بن علیؑ کے بابا جناب عالیٰ حسنؑ کے نان<sup>صلی اللہ علیہ وسیلہ</sup>

سکون ہاتھوں سے جا رہا ہے صدقہ زہرہ کا جلدی آنا

صبا سجد و نیاز کر کے قدم تور کھنا وہاں پڑ رکے، دل سے آہ سوزاں بھر کے

سر درِ اقدس پدھر کے، وضو اشک تر سے کر کے، میرا درد و الم سانا

حسین بن علیؑ کے بابا جناب عالیٰ حسنؑ کے نان<sup>صلی اللہ علیہ وسیلہ</sup>

سکون ہاتھوں سے جا رہا ہے صدقہ زہرہ کا جلدی آنا

بے بسی نے آکے گھیرا، بے کسی نے لگایا ڈریا، دل کو کھائے ہے ہجرتیرا

ہر طرف ہے گھپ اندر گھیرا، غبیض چھوٹ گئیں ہیں میری سانس رکنے لگا ہے میرا

حسین بن علیؑ کے بابا جناب عالیٰ حسنؑ کے نان<sup>صلی اللہ علیہ وسیلہ</sup>

سکون ہاتھوں سے جا رہا ہے صدقہ زہرہ کا جلدی آنا

کل زمانے کا ہے زمانہ بے کسوں کہ شاہِ عرب ہیں

جس کا کوئی سبب نہ ہواں کا شاہِ عرب سبب ہیں

میرا سلطان فقیر و خواجہ گدا تیرے شاہ سب کے سب ہیں

کجا فقیر نصیر بندہ کجا محب<sup>صلی اللہ علیہ وسیلہ</sup> ہیں جان جاناں

حسین بن علیؑ کے بابا جناب عالیٰ حسنؑ کے نان<sup>صلی اللہ علیہ وسیلہ</sup>

سکون ہاتھوں سے جا رہا ہے صدقہ زہرہ کا جلدی آنا

تم نہ آئے شاہِ زمانہ، مٹ جائے گا یہ سب فسانہ

نصریٰ عاجز فقیر و بے کس اسکے سب افراد خانہ

رفیق سارے شفیق سارے ملتمنس ہیں سب عاجزانہ

سلام ربی علی نبی ﷺ عاجزانہ مَوْدَبَانَه

حسین بن علیؑ کے بابا جناب عالی حسنؑ کے نانھا

سکون ہاتھوں سے جارہا ہے صدقہ زہرہ کا جلدی آنا

صاحبا ، اکرم ، سیدا ، سرورا

ہادیا ، رہبرا ، مرسلا ، مرشدا

آقاٰی ، مولائی ، سیدی ، سروری

مبتداء ، منتهی ، خاتم الانبیاء

تو کرم ہی کرم میں گناہ ہی گناہ

میں خطۂ عطا تو عطا ہی عطا

میں کثیف و نحیف و ضعیف و سیاہ

تو سخنی بے پناہ شاہ جود و سخنا

میں حقیر و فقیر و ظہیر و گدا

تو غنی در غنی سرور انبیاء

قرع پستی و ذلت میرا مستقر

ترا ادنی سفر عرش سے ماورا

تو سمندر میں قطرہ میں تجھ میں ملا

میں فنا تو بقا تو میرا میں ترا

صبا جا کہ کہنا نبی الورا میں ﷺ سے

وہ نہسِ لمحیٰ سے وہ بدرِ لمحیٰ سے

عجز سے ادب سے تواضع سے کہنا

تو آہستہ رہو کہ دھمکی ادا سے

کبھی تو نواز و کبھی تو نوازو

میری کٹیا کو اپنی بانگی ادا سے

ہجر نے میرے سینے کو چیرڈا

ہے ہر سانس وابستہ تیری نوا سے

نگاہِ گناہ گارقابل نہیں ہے

ہے بندہ نوازی جو دیکھوں نگاہ سے

گناہوں کو دیکھوں کہ رحمت کو دیکھوں

ہیں نظریں ملی جا میری عالیجاہ سے

ہے جبریلؑ بھی جس کا ادنی سانو کر

میرا واسطہ ہے اس عالم پناہ سے

گناہ گار کہ سر پہ ظلِ محمد ﷺ

عطای مجھ کو ہے دین اور دنیا کے شاہ سے

نصرِ اب کشتی ڈبو کے ہے بیٹھا

اس امید پر ڈوبی تاریں نگاہ سے

صد شکر کے نسبت ہوئی کمی مدنی سے  
سلطانِ مدینہ شاہ بطيح علیہ السلام کے دھنی سے  
جا آنکھیں لڑی کتنی بڑی جاپہ ہماری  
عربی سے قرشی سے گل نازک بدنبی سے  
شق القمری سے ماہِ امیِ لقمنی سے  
اس ختمِ رسول سید سر و چمنی سے  
کیا شانِ محمد علیہ السلام ہے خدا سے کوئی پوچھے  
یا بلال حبشی سے یا اویسؓ قرنی سے  
صدِ یقؓ سے پوچھے کوئی فاروقؓ سے پوچھے  
حیدرؓ سے کوئی پوچھے کوئی عثمان غنیؓ سے  
سبحان الذی اسریؑ میرے محبوب کا درجہ  
اور موسیؑ نہیں نکلے ابھی رب ارنی سے  
مطلوبِ خداوند کا کیا وصف بیاں ہو  
کسی عرشی کسی فرشی یا زمینی زمینی سے  
آہستہ سے صلاوۃ علیک تو کہے جا  
بہتر ہے کہیں تیری یہ شیریں سخنی سے  
کہاں ہندی نصیرؓ اور کہاں شانِ محمد علیہ السلام  
بے ادب نہ ہو جانہ دریدہ ڈنی سے

عشق نبی ﷺ نہ ہو تو بے کار ہے حیاتی

خیرات مصطفیٰ ﷺ کی دنیا پھرے ہے کھاتی

کیوں رات ساری سوئے دیوانہ مصطفیٰ ﷺ کا

ہجر نبی ﷺ کی آتش ہر لحظہ ہے جلاتی

آٹھ اٹھ کے دیکھتا ہوں وہ آر ہے ہیں جاناں

پہتیں ہجر کی گھڑیاں دل کی گھڑی بتاتی

اس طرح جگم گایا شمسِ اضحیٰ ﷺ کا چہرہ

سورج کی دھوپ بھی ہے سامنے آ کے لجاتی

دھڑکن ہے دل کی کہتی محمل قریب آیا

تشریف لار ہے ہیں سلطان کا نتائی

مسکینوں بے کسوں کو سو سو مبارکیں ہوں

سب سرکشوں کی طاقت پھرتی ہے منہ چھپاتی

دنیا بندی ہے ساری صدقے میں مصطفیٰ ﷺ کے

جاناں اگرنہ آتے کائنات بھی نہ آتی

میرے لیے تو کافی ہے ذکرِ مصطفیٰ ﷺ کا

اور یادِ مصطفیٰ ﷺ کی ذاتی ہو یا صفاتی

قربان نصیر جیسی کردوں ہزار جانیں

اٹھے حضور کی گرائی چشمِ التفاتی

عنایت اور نوازش مہربانی اور کرم ہوگا

اگر امشب میرے گھر میں تیرا شرف قدم ہوگا

بچھادوں اپنی آنکھیں اور پلکوں سے کروں جھاڑو

اگر امشب بھی نہ آئے بڑا فاجع ستم ہوگا

غم جاناں نہیں اٹھتا نہ آئے تم تو کیا ہوگا

مریض غم ہجر میں راہی ملک عدم ہوگا

تیر نقش قدم ہوگا سر عاشق قلم ہوگا

بڑا تیرا کرم ہوگا ستم پر جو ستم ہوگا

رہی ایسے ہی بیتابی تو اک دن دیکھ لینا تم

وجود من ختم ہوگا یا تم ہو گے یا غم ہوگا

درخشاں کہشاں دیکھو تو دل کہتا ہے یہ میرا

یہیں سے گزر محبوباتیرا طبل و علم ہوگا

میرے گھر تم چلے آؤ جو امشب اے کرم پرور

نصیر بے نوا کا گھر بھی پھر بیت الحرم ہوگا

عشق نہ ہو تو آدمی سگ سے بھی کمترین ہے  
عشق حضور گر ملے فرشتوں سے بہترین ہے  
پوچھونہ مجھ سے مصطفیٰ ﷺ کے حسن کی جلوہ ریزیاں  
حق بھی ہے جس پر فریقتنا ایسا عظیم حسین ہے  
ہم کو یہ ناز ہے بڑا آ قالباس بشر میں ہیں  
بندے کوشان خشدی نور خدا کا امین ہے  
دل میں تمنا ہے کہ میں در پر تیرے پڑا رہوں  
جھک نہ سکے جو کہ تیرے در وہ بھی کوئی جبین ہے  
آیا جو عشق مصطفیٰ ﷺ سینے کے تاق کھل گئے  
دیکھو تو سینے میں میرے لکھا قرآن مبین ہے  
کافی ہے فخر یہ مجھے تیرے سگوں کا غلام ہے  
نسبت خاص پر ناز ہے دل میں بڑی تسکین ہے  
عشق نبی ﷺ میں تو ڈوبار ہے خدا کرے  
یہ ہی نصیرؒ کا ہے فقریہ ہی دین مبین ہے

کچھ تو نتیجہ نکلا ہے میرے نالہ شسب گیر کا  
کھنخنے اگا نقشہ میرے دل پر تیری تصویر کا  
دیکھ لیتا تیر ا در غالب بھی لکھتا نہ یہ  
صحح کرنا شام کالانا ہے جوئے شیر کا  
وارد ہوئی ہے دل پر حالت کہ میں مدینے بیٹھا ہوں  
اور دیکھتا جاتا ہوں جلوہ آئینہ طتھیر کا  
کتنا خوش قسمت ہوں وہ اپنا سگ سمجھیں مجھے  
ورنہ کیا ہو سکتا ہے درجہ سگ قطمیر کا  
جب بھی وہ بیٹھنے دیں پائے اقدس میں مجھے  
میں سمجھتا ہوں کہ مالک ہو گیا جا گیر کا  
جن وانس وملک سارے جھک جائیں صدم رحبا  
آتا ہے محبوب پیارا خالق تقدیر کا  
آج وہ تشریف لا یں میرے گھر میں اے نصیر  
مجزہ ہے مجزہ مولا علیؑ کے پیر کا

کیسی ہے یہ شب کیسا سماع ہے کیسے سچ ہیں عرش منارے  
نور کی بارش جلووں کا دریا مثل سمندر نور کے دھارے  
اب تک عرش سے آتے رہے ہیں وہ ہی جبریل اور نوری فرشتے  
آج زمین سے عرش پہ جائیں فخر نبیاں پیر ہمارے  
سارے فرشتوں آنکھیں بچھا دو شمس و قمر سیاہ سجادو  
ہر شے لٹاد و مولاپا کارے آتے ہیں اب محظوظ ہمارے  
میرے نبیا میرے صفیا میرے حبیبا نور جلیا  
ملنے کا کر کوئی جلدی ذریعہ دو جگ تیرے قدم پہوارے  
اقصی سے بالا سدرہ سے برتر قاب قوسین سے تھوڑا سا بڑھ کر  
آجادنی پر مل جائیں یکسر ہم ہیں آپ کے آپ ہمارے  
بندے نصیر پہ کرم کمادے اپنی نظر کا جام پلا دے  
اپنے سگوں کا غلام بنالے گور میں بھی تیرا اسم پکارے

کر دو مجھے خدا را آباد یا مُحَمَّدٰ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

امداد یا مُحَمَّدٰ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ امداد یا مُحَمَّدٰ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

بر بادیوں نے گھیرا ہے ہر طرف انڈھیرا

اک آسرا ہے تیرافریا دیا مُحَمَّدٰ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

مجھنگ دو جہاں کو میرے نفس نے مارا

قیدی نفس کا کر دوازد یا مُحَمَّدٰ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

میری خاک بھی اڑا کر طبیبہ کے کر حوالے

مٹی نہ میری ہو وے بر باد یا مُحَمَّدٰ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

گزرے میری حیاتی و رحمدی یا مُحَمَّدٰ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ میں

ہونزمع میں بھی یہی اوراد یا مُحَمَّدٰ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

تو نے نصیر پر جو اتنا کرم کیا ہے

دیں گی دعائیں میری اولاد یا مُحَمَّدٰ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

کوئی پارسا ہوں یا اولیاء کوئی اصفیا ہوں یا انبیاء

کوئی سدرہ تک بھی نہ جاس کا تودنی سے آگے نکل گیا

نہ یہ خواب نہ انتقال ہے یہ تو آمنہ کلال ہے

تیرا جسم پاک تو اک طرف نعلین بھی نہ ہوئے جدا

وہ تو وحدہ لا شریک ہے اوادنی کیسے وصل ہوا

سر وحدہ شان عبده خود آپ تھایا کہ دوسرا

کس کو ملا ہے یہ مرتبہ خود ناز آپ کرے خدا

سبحان پڑھتا رہے خدا صلو علیہ نبینا

وہاں جلوے سارے خدا کے تھے اور نقشہ وہ تھا احمدی صلی اللہ علیہ وسیلہ

جیسے بھلی سے نہ بلب جدا مظہر خدا کے ہیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسیلہ

رو نما ہوا عشق اس طرح کہ خرد نے ہاتھ اٹھا لیے

کشف الدجے بجمالہ دیکھو سارے پردے اٹھا گیا

یہ نصیر کسب عقل نہیں دیکھو حد سے آگے نکل نہیں

لفظوں کی حد سے ہیں ماوراء درجات احمد مجتبی صلی اللہ علیہ وسیلہ

کھا گیا مجھکو تیرا سوز نہانی احمد علی وسیله ﷺ

ہو گیا خشک میری آنکھوں کا پانی احمد علی وسیله ﷺ

روز و شب تکتا ہوں آؤ گے کبھی میر گھر

لٹ جائے نہ کہیں میری جوانی احمد علی وسیله ﷺ

ہے خداوند دو عالم بے مثل و بے مثال

کوئی دنیا میں نہیں تیرا بھی ثانی احمد علی وسیله ﷺ

ہیں میرے جسم کے ہر بال کے دروازے کھلے

کاش آجائے کبھی میرا وہ جانی احمد علی وسیله ﷺ

مثل سودائی ہوں صحراء میں بھٹکتا پھرتا

کہیں مل جائے مجھے تیری نشانی احمد علی وسیله ﷺ

ایک ہی رات میں آئے گئے تا عرشہ وحدت

بیٹھی دیتی رہیں دعا میں ام ہائی احمد علی وسیله ﷺ

نصرت آ کے نکیرین بھی منه چوم لیں تیرا

نام تیرا جو سنیں میری زبانی احمد علی وسیله ﷺ

کیدا پیارا منتظر ہوے گا جدوں شاہد تے مشہود ملے  
جدوں پر دے ہٹا کہ انحد دے محدود تے احمد و د ملے  
جدوں دوقوساں مل جاندیاں نے دوقالب وی اک جان ہوون  
کی جا پکون سی اس ویلے جدوں حامد تے محمود ملے  
حد ہو گئی عروج دی اج راتیں نعلین وی سدرہ تے جا پہنچے  
جبریل وی تک دارہ گیا اے کیوں ساجد تے مسجد ملے  
دھن عشقا تیرے کارنا مے کتھے پہنچیا آمنہ داجایا  
جتھے پر جبریل دے جلدے نیں او تھے عابد تے معبد ملے  
جیوں بحر تے قطرہ مل جاوے جیوں لہر تے دریا مل جاوے  
جیوں جھونکا فضا وچ مل جاوے ایوں مقصد تے مقصود ملے  
کیہ راز و نیاز دی گل ہوئی کیہ وصل وصال دی گل ہوئی  
کیوں عبد صمد داملاپ ہویا کیوں واجد تے موجود ملے  
پہلے اقصی تے سدرہ تے عرش علے اوہ مقام دنی تے اوادنی  
چھڈ زاہدا سمجھے تیری بلا کیوں سعد تے اوسمعوذ ملے  
نعلین حضو علی وسیله دے مل جاون مینوں ایہو معران بتھیری اے  
اے نصیر امر کے وی نئیں مرد اجیہڑا بود دے سنگ نابود ملے

۲۳ رمضان الکریم ۱۹۹۵ء بروز جمعۃ المبارک

کوئی جا کر عرض کر دے صاحبِ لواک کو

بخش دواپنا لقاں سینہ سد چاک کو

وقت کی رفتار ک جا تھوڑا سارا آج تو

دیکھ لینے دے صنم اس دیدہ غمناک کو

کیوں نہ دیکھوں قدر کی نظروں سے پیاری شب قدر

شرف بخش آج کی شب میری مکتر خاک کو

میری ہستی غرق کر دو آج بحر نور میں

عشق سے رنگین کر دو کہنہ ادراک کو

رہنے دے زاہد یہ قصہ جنت الفردوس کا

مجھکو سلیمانی لینے دے اس گیسوئے پیچاک کو

غمکدے میں آج کی شب بندہ پرور کرم کر

پھر دکھا یار پیارا دیدہ غمناک کو

چاندا مشب چمکے ایسا تیرے سینے سے نصیر

چاندنی میں غرق کر دے سب کی سب آفاق کو

کتنا پایا مُحَمَّد صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے بالا مقام  
بھیجے احمد صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ پہ خود رب اعلیٰ سلام

بھیجو بھیجو مُحَمَّد صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ پہ سارے سلام ازاں تا ابد بارے بارے سلام

جن وانس پری عرش تارے سلام وارے میسم مُحَمَّد صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ پہ سارے سلام

سید ولد آدم پہ صد ہا سلام ماءِ امی لقب شاہِ الاسلام

جتنے ذرے ہیں اور قطروں کا ہے وجود جتنے قطرے ہیں اور قطروں کا ہے صعود

جتنی لہریں ہیں اور لہروں کا ہے نہود جتنی جھونکے ہیں اور جھونکوں کا ہے شہود

بے شمار ان گنت حد سے بالا سلام ہدیۃ تحفۃ پیش آقا سلام

وہ خالق کرے پیدا مخلوق کو حکم فرمائے سالک کو مسلوک کو

سارے بھیجود رو دمیرے محبوب کو انبیاء اولیاء میر و مفلوک کو

ہے مُحَمَّد صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی خاطر یہ سب اہتمام

سارے جھرو شجر سب کے سب بحروف بر

سارے سیار گان اور شمس و قمر

ان سے عربوں گناہ عربی آقا سلام

رات دن ہجر احمد صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ میں روتار ہوں

موتی اشکوں کے لڑیاں پروتار ہوں

پھر بھی ڈرتا ہوں کیسے کہوں میں سلام

میں ہوں عصیاں میں ڈوبا ہوا اسلئے

میں ہوں سرتاپا کالا سیاہ اس لئے میں ہوں دانستہ بٹھ کا ہوا اس لئے

ڈھونڈتی پھرتی ہیں یہ تیری رحمتیں

ہو گئے گار کر دیوں میں ماهِ تمام

میری ہمت نہیں صدقے جاں کرسکوں وہ زبان، ہی نہیں کے بیان کرسکوں

جلے دل کے چھالے عیاں کرسکوں تیری الفت کاشا ہا گماں کرسکوں

ہے غلام قلندر غلام غلام

سگ کمر سگان صلی اللہ علیہ وسلم نصیر

کرم کر یا رسول اللہ ﷺ کرم کر      بحال خستہ دم اللہ کرم کر

تیرے در پر فقیر آیا سوالی      بچشم خود دکھارو خسے کی جائی

تیری ذات کر کی لایزاںی      کرم کر یا رسول اللہ ﷺ کرم کر

کرم کر یا رسول اللہ ﷺ کرم کر      بحال خستہ دم اللہ کرم کر

کرم سے پار کر میرا سفینہ      میں سگ بن کر پھروں کوئے مدینہ

میں واپس لوٹ کر آؤں کبھی نہ      وہیں پر قصہ میرا سب ختم کر

کرم کر یا رسول اللہ ﷺ کرم کر      بحال خستہ دم اللہ کرم کر

میری ہستی کے ہر پہلو پہ چھا جا      میرے پیکر میں جاں بن کر سما جا

اے کل دنیا کے خواجہ دل میں آجا      مجھے اپنی تخلی میں تو ختم کر

کرم کر یا رسول اللہ ﷺ کرم کر      بحال خستہ دم اللہ کرم کر

میں عالم رقص میں در تیرا چوموں      میں سگ بن کر تیری گلیوں میں گھوموں

ہو وقت نزع گنبد کی طرف منه      پکاروں یا رسول اللہ ﷺ کرم کر

کرم کر یا رسول اللہ ﷺ کرم کر      بحال خستہ دم اللہ کرم کر

نصیر عصیاں کارے گنہگارے      فقیرے بنوائے حال زارے

ہے اک اک بال اسکا یہ پکارے      ہمارے یا رسول اللہ ﷺ کرم کر

گناہ گارم سیاہ کارم کرم کن یا رسول اللہ ﷺ

زا عالم شر مسامر مکرم کرن یا رسول اللہ ﷺ

ایں کارے من خطا کردن گنة کردن گنة کردن

عطائے تو طلب گارم کرم کن یا رسول اللہ ﷺ

من گم کر دہ را ہے راہ دلیل راہ توباشی

بذات خود گران بارم کرم کن یا رسول اللہ ﷺ

بیک جو قیمتے ارز دنہ اعمال سیاہ من

امید لطف تو دارم کرم کن یا رسول اللہ ﷺ

بیا جاناں بسوئے من کر پشم انم بر قص اندر

کہ آید دسوئے من یارم کرم کن یا رسول اللہ ﷺ

زہجر تو چناں سوزم کہ دودے نہ بروں آید

بالائے سوز پہا نم کرم کن یا رسول اللہ ﷺ

منم در کلب نہ محرزوں ز آتش ہجر چوں مجنوں

نگاہ محدث دارم کرم کن یا رسول اللہ ﷺ

کدی آویں ہاسینے لاویں ہا      ترڑی کونا ترساویں ہا  
والشمس مکھڑا ڈکھاویں ہا      والشمس مکھڑا ڈکھاویں ہا

تینڈی آس رکھسوں میں تاحشر میکیوں کافی ہے تینڈی اک نظر  
یا سید خیر البشر علیہ السلام      یا سید خیر البشر علیہ السلام

مینڈے چھیک سینے تھی گیا      تینڈا ہجر سانس کوں پی گیا  
سوناں ول ڈساں کر کی گیا      مینڈاہاں گیا مینڈا جی گیا

تیکیوں ڈیکھساں سو ہنا وچ قبر ختم الرسل شق القمر  
یا سید خیر البشر علیہ السلام      یا سید خیر البشر علیہ السلام

سو ہنا آویں ہا سر ڈیواں ہا      گھر ڈیواں ہا زر ڈیواں ہا  
بھانویں ڈھاری مینڈی غریب تھی      سو ہنا راضی تیں کر ڈیواں ہا

تینڈے شاہاں اک نعلین پر      ڈیواں ہا پتھر قربان کر  
یا سید خیر البشر علیہ السلام      یا سید خیر البشر علیہ السلام

روہی تھل ہاں تیکیوں بھال دی      اک اک پل تیکیوں بھال دی  
ول ول آئیم سانوں نظر      یا سید خیر البشر علیہ السلام

تیکیوں بسرا یا بنار کھاں      تینڈی زلفاں یا رجبار کھاں  
تینکوں جبشتی وا نگ ٹکار کھاں      کیوں غیراں سو ہنا ڈکھار کھاں  
ول ڈیکھدی تیکیوں جاواں مر      تیکیوں ڈیکھدی اٹھسم حشر

یا سید خیر البشر علیہ السلام

سو ہنا چن مدینے دے سانو لا میں ول مہاراں چاوا لا

تیکوں ہاڑا پیر شبیر دا مندڑے کوں سینے چاہ لگا

جند جان کر ڈیواں نذر ول پھروی آوے نہ صبر

یا سید خیر البشر علیہ السلام

ایہہ نصیر مندڑا لکھ ہی ڈاہڈا ماڑا گلیاں دا لکھ ہی

نا اہل نالائق ہی تینڈی پیار دی جدوں اکھ پئی

گندی مٹی وی تھی جاسی زر آباد کر آ کے مینڈا گھر

یا سید خیر البشر علیہ السلام

قائمِ دائمِ محمد ﷺ پر لاکھوں سلام

ابوالقاسم محمد ﷺ پر لاکھوں سلام

ظاہر بابر محمد ﷺ پر لاکھوں سلام

حاضر ناظر محمد ﷺ پر لاکھوں سلام

ایک انگلی سے چاند و مکڑے کیا

ایک اشارے سے سورج کھڑا کر دیا

جان جانم محمد ﷺ پر لاکھوں سلام

ہر جگہ ہر طرف ہیں محمد ﷺ موجود

شب اسرئی کے دوہا پر لاکھوں سلام

عالیٰ شانم محمد ﷺ پر لاکھوں سلام

یہ محمد ﷺ عربی کا اعجاز ہے

میرے دل کی مسلسل یہ آواز ہے

سید دو جہانم پر لاکھوں سلام

فخر عرب و عجم نظر ناز و نعم

شاہ جود و سخانا و صدق و صفا

میم نام محمد ﷺ پر لاکھوں سلام

نصریٰ کمتر ہی تجھ پر مرتاتو ہے

عصیاں کار ہی ورد کرتاتو ہے

فخر دو عالم محمد ﷺ پر لاکھوں سلام

ابوالقاسم محمد ﷺ پر لاکھوں سلام

لیس کم لہشی کوئی دیکھا نہ مثل تو اے جان جاں  
جاں فدائے نقش نعلیینت کنم بہادارے تو اے جان جاں  
تک چلت پھر تھر طرف جگت ہوئی ختم سکت مو ہے دے درست  
جیا را تڑپت اکھیاں ترست بہ حسن لقاۓ تو اے جان جاں  
العشق نار بخرق بخرب قلوب بہ عشقہ  
تیرے عشق میں یہ دل جلا اے بلاں جبشی کے جان جاں  
فقدر العقول بولہی اے وجیہہ کل لامٹہہ  
خدمت یا محمد مصطفیٰ ﷺ شاہد و مبشر اے جان جاں  
کا لہجہ ک سینے تیر لگا دکھیارن کا سکھ چین گیا  
ہے پچارن کا نصب العین پیاس سجدہ برپائے تو اے جان جاں  
بل بل جاؤں صدقے جاؤں اکھیاں بچھاؤں سینے لگاؤں  
دل میں تکیا لگا کے بھاؤں اک بار کہیں آئے تو اے جان جاں  
نصیرؒ کی آہیں چلیں در پر کہ طواف کریں روضہ اطہر  
ہل جائے نہ چرخ کا چنبر پیکرنہ جل جائے اے جان جاں

لاکھوں سلام خواجہ بدر و حنین والے

لاکھوں درود خواجہ حسن حسین والے

خیر النساء کے باب صلی اللہ علیہ وسلم شیر خدا کے جاناں

بدر واحد کے فاتح سارے اے ذلenorin والے

گئے حرم کبریا میں اوادنی سے بھی آگے

لاکھوں سلام احمد علیہ السلام قاب قوسین والے

تیرے بوریے پشاہ تخت شاہی شمارے

قربان تیرے در پرسارے کونین والے

حامد محمود احمد علیہ السلام شاہد شہود احمد علیہ السلام

ہر جا موجود احمد علیہ السلام عرفان عین والے

تم پر سلام اربوں تم پر سلام لاکھوں

گرتوقول کر لے میرے نور العین والے

پھیلانصیر دامن دینے پا آگئے ہیں

جھولی ہی تیری تنگ ہے وہ سخنی ہیں دینے والے

سرز میں مکہ مدینہ منورہ میں لکھی گئی نعت مبارکہ

کلام پاک سرز میں مکہ المکرّہ شریف ۲۳ جولائی ۱۹۸۳

گدائے کمتر فقیر کہتر ہوا ہے حاضر حضور انور

اٹھادو پردہ دکھادو جلوہ بحق حسن حسین حیدر

نہ تم بلا تے تو کیسے آتا دیدار عالیٰ حضور پاتا

یہ سب ہے تیرا کرم اے داتا گدائے کمتر ہے تیرے در پر

عجب ہے شان کریم تیری ز میں عرش عظیم تیری

تمام میر و فقیر و سلطان پہ غالب آئے سگان کمتر

تو برتری ہے میں کمتری ہوں میں بدتری ہوں تو بہتریں ہے

تونا ز نیوں کانا ز نیں ہے یہ بندہ ادنیٰ غلام کمتر

کرم کو دیکھوں عمل کو دیکھوں میں اپنی کامی شکل کو دیکھوں

میں شاہا تیرے فضل کو دیکھوں برے کو بخشا ہے جھوٹی بھر کر

اس سے پہلے کبھی نہ دیکھا ہجوم اتنا تجلیوں کا

نصیر ہم کو غم نہیں ہے ہو جائے بیشک تو را کھ جل کر

نَزْوَلُ كَلَامِ پَاكَ بِرَسْرَزِ مِنْ مَقْدَسٍ وَمَكْرَمٍ بَيْتُ اللَّهِ شَرِيفٍ

(۱)

عَجَبٌ طَرْفَهُ عُشْقٍ هِيَ دَلْبِرِيَّ کِی

طَوَافُ شَهْرٍ شَرْطٌ هِيَ عَنَاءِيَّتُ گَرِیَّ کِی

اَرَےِ دُنْيَا مِنْ دِیکْھَتَا پَھَرَتَا هِيَ کِیَا

نَظَرٌ آئَےِ يَا صَافٌ صُورَتُ پُرِیَّ کِی

گَھَرٌ اپَنَا بَنَا يَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کِے گَھَرٌ مِنْ

الْفَ مِيمٌ يَكِ جَاهِيَّ جَلْوَهُ گَرِیَّ کِی

يَا اول بَھِيَ آخِر بَھِيَ پِغْمِيرِيَّ کِی

بِيَهَا سَے ہوئَيَ ابْتَدَاءِ سَرْوَرِيَّ کِی

(۲)

رَحْمَتُ کَادِرِيَا بَھِرَ رَهَ هِيَ بَيْتُ اللَّهِ کَسَائِيَّ تَلَے

دِیدِ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَصْطَفَیَ بَيْتُ اللَّهِ کَسَائِيَّ تَلَے

اسَ غَلَافِ اسْوَدِيَّ مِنْ گَنْدِ خَضْرَیِ نَهَار

مَسْجِدُ نَبْوَیِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُور بَيْتُ اللَّهِ کَسَائِيَّ تَلَے

سِيَاهَ رَنْگِ سِيَاهَ بَاطِنِ سِيَاهَ دَلِ بَنْدَهُ فَقِيرٍ

ہِيَ درخشاںِ مُشَلِّ مَاہِ بَيْتُ اللَّهِ کَسَائِيَّ تَلَے

لگا تاروہ بانٹتے پھرتے ہیں سلطان مدینہ شاہ حرم ﷺ  
جمجاہ امیری ظل فقیری فیض رحیمی شان کرم  
یوں بحر سخاوت بہتار ہے سلطان مدینہ ﷺ کی چوکھٹ پر  
کوئی مانگے نہ مانگے بھرتے جائیں دامان گدا بانا ز نعم  
سب عزت فخر خود آرائی سب خسر وی شاہی دارائی  
قربان تیرے نعلین پہ ہے اے شمس نیر عرب و جنم  
جب والئی بیت حرم آئے وہ رحمت عالم سید نعلی ویسے  
الٹائے گئے کسرائی قصر ٹھکرائے گئے کعبے کے صنم  
فیضان محمد ﷺ عربی نے کیسے کیسے مرد کئے پیدا  
صدیق فاروق عثمان علیؑ کس کس کی تیر یاف کروں میں رقم  
وہ صداقت میں یہ شجاعت میں وہ نور حیاء سلطان فقر  
وہ صدقے میں گنبد خضری کے ساری دنیا پہ بر سے ابر کرم  
ہے نصیر تجھے کس شے کی کمی رحمت کی پھرن بر سے ہے چلے  
تو ڈوب جا عشق محمد ﷺ میں سب چھوڑ کے دنیا کے رنج و علم

● میزان کی شب سج دھج سے جب افلاق بہے محبوب ہری ﷺ

● جبریل نے چرن چھوکے کہا من و چہک نور بالبداری

● ملکوت کے جھرمٹ میں جب تھا شری اوام احمد کھلاتا تھا

● جب دھرت سنگاسن کر پا کی تب دھوم بھی انابشیری

● جب شان احمد میں تھا جلوہ نمانہ تھے فکر و نظر نہ تھے ذکرو شنا

● ہر سمت ہوا تب سور بپا جب میم کی بندی یاما تھے دھری

● مہاراج نے سیس پہ تاج دھرا ہر سمت محمد ﷺ نا دبجا

● پی پی کی پیپھارٹ لاوت کو کوکا گیان کرے قمری

● مازاغ نظر یسن ادا مکھ چندن چندن بد رلقا

● احسنت حبیب رب علی اے امی لقب شق القمری

● سدھ بدھنہ نصیر گواپنی رہے کشکول بیرگن ہاتھ لیے

● جو گنیا بنے اور کہتا پھرے اس خواجہ بطيح ﷺ کی ٹھمری

مقدس رات کر ماں دی عنایت خوش نصیباں نوں

محمد ﷺ مصطفےٰ آئے مبارک ہو حبیباں نوں

شکست فاش کھا کے طاقتاں دے برج ا لٹے نیں

مبارک ہوا سیراں نوں فقیراں تے غریباں نوں

ایہہ ہادی کل زمانے داتے رہبر سارے نبیاں دا

لقب امی تے ہے پر درس دینداں اے طبیباں نوں

گلاں نوں گلشن آرائی دے سارے طرز سمجھائے

تے دسیا عشق بے کل دا طریقہ عند لیباں نوں

تے گھروچ آمنہ دے شس نورانی اتر آیا

سوہنا صاحب قرآن آیا وقط پہ گئے ادیباں نوں

اندھیری رات دے وچ روشنی ہی روشنی ہو گئی

حبیباں قرب شاہی پایا اگ لگ گئی رقیباں نوں

غلامی وچ محمد ﷺ دی بڑا مینوں سواد آیا

نصریٰ از خود مبارک دیوال میں اپنے نصیباں نوں

مہاراج نے کرم کمال کیا محبوب کی حچب سبحان اللہ  
اسرای سے دنیٰ تک کی نور کی رومراج کی شب سبحان اللہ  
کیا راز و نیاز کی بات کری مہاراج کرشنن اور ہری  
اسے جانتا ہے کونین کا رب یا فخر عرب سبحان اللہ  
جبریلؑ کی سمجھ میں آنہ سکا وہ سدرہ سے آگے جانہ سکا  
سرخنی سے پردہ اٹھانہ سکا ہے کتنا قرب سبحان اللہ  
جبریلؑ براق اقصیٰ سدرہ ہوا آگے جو سب ہوا در پردہ  
یہاں میم کا پردہ اٹھا گیا ہے کتنی طلب سبحان اللہ  
تیری ذات ہے باعث ارض و سماء سب شمش و قمر لولاک لما  
ہر شے کا مسبب پاک خدا احمد ﷺ ہیں سب سب سبhan اللہ  
میں کیسے کہوں کیا فرق رہا قوسین سے بڑھ کر وصل ملا  
اوادنی پہ یکجا ہوئے طالب مطلوب طلب سبhan اللہ  
ہے نصیرؒ کی اپنی معراج یہی عرفان محمد ﷺ عربی کا  
آپنے جب کبھی میں نے کی امداد طلب سبhan اللہ

میراے کاش بطا میں جو ہو جائے گز رخواج علیہ السلام

تیرا گندہ نظر وں میں تو میں جاؤں گز رخواج علیہ السلام

بلایں گر مجھے در پر میرے شق القمر رخواج علیہ السلام

محمد علیہ السلام مصطفی علیہ السلام خاتم نبی خیر البشر رخواج علیہ السلام

تیرا مجنوں پکارے یوں کبھی آ جا میرے خواج علیہ السلام

میں مانگوں بھیک بطا میں مدینے در بدر رخواج علیہ السلام

پھٹے کپڑے کھلے گیسو گریباں چاک رقصیدہ

طلسمات جہاں توڑوں میں رکھ کر در پر سر رخواج علیہ السلام

تیری نسبت محمد مصطفی علیہ السلام قرب الہی ہے

خدا کا بندہ ہے وہی جو ہے تیرا بشر رخواج علیہ السلام

تو ہے خاتم رسول ہادی سبل سلطانِ کل احمد علیہ السلام

تو ہے ردت الیہ الشمس والنشق القمر رخواج علیہ السلام

نصیراً پنی حقیقت میں غلام کوئے چاچڑ ہے

اسی رستے ملا اس کو تیرے در پر گز رخواج علیہ السلام

میرے نور نظر آجائی رادیدار مانگت ہوں

پیاشق القمر خواجہ صلی اللہ علیہ وسالہ تیرادیدار مانگت ہوں

شہا سینہ ہوا چھلنی صبر چھینہ گیا میرا

اے سلطان شب اسری صلی اللہ علیہ وسالہ تیرادیدار مانگت ہوں

سفینہ ڈوبنے کو ہے مدیا سیدا عظیم صلی اللہ علیہ وسالہ

بحق گندب خضری تیرادیدار مانگت ہوں

تیری کالی کملیا دیکھنے کو جی ترستا ہے

گدا ہوں تیرے جبشی کا تیرادیدار مانگت ہوں

تیرے دیدار اطہر کے میری آنکھیں نہیں قابل

سہارا تیری رحمت کا تیرادیدار مانگت ہوں

محمد نام صلی اللہ علیہ وسالہ پیارا مجھ کو کتنا پیارا الگتا ہے

محمد صلی اللہ علیہ وسالہ پاک صل اللہ تیرادیدار مانگت ہوں

تیرے در پر میرا سر ہو نظر ہو تیرے گندب پر

ہو وقت آخری میرا تیرادیدار مانگت ہوں

غلامی کا پٹا میرے نصیر سید عالیجاہ کا ہے

ہوں سگ خواجہ قلندر ر کا تیرا مانگت ہوں

میں تو آیا ہوں سائل بڑی دور سے تیری نظر کرم کی گدا چاہیے  
نہ ہی جنت نہ کوثر نہ باغِ ارم مجھ کو دیدار ماہِ لقا چاہیے  
نہ ثواب و جزا کی ہے خواہش مجھے اور ذرہ بھرنہیں خوف آتش مجھے  
بس خدا سے مجھے اور کیا چاہیے تیرے کوچ میں تھوڑی سی جا چاہیے  
بخش اور لوں کو تخت سلیمان دو اور زاہد کو حوران و غلمان دو  
ہم فقیروں کی شاہاً اگر مان لو وقت آخر کو تیر القا چاہیے  
اے صبا کوئے جاناں گزر ہو تیرا تو ادب سے یہ کہنا شاہِ دوسرا  
یہ جبیں ہو میری سنگ در ہو تیرا حشر میں ایسے مجھکو اٹھا چاہیے  
نہ میں طالب ہوں زرکانہ زردار کا میں تو عاشق ہوں دلبر کے رخسار کا  
بس کرم ہو جائے عالی سرکار کا میری گردان میں تیرا پٹھ چاہیے  
المدد سیدی شاہ بیت الحرم ماہِ امی لقب شاہِ عجم و عرب  
کچھ نہیں چاہیے مجھ کو تیری قسم چاہیے تیرے در پر قضا چاہیے  
جیتے جی دیکھ لوں میں مدینہ تیرا یہ نصیر آیک سگ ہے کمینہ تیرا  
ہے غلام قلندر سگ مصطفیٰ علیہ السلام میری لوح قبریہ پتہ چاہیے

محمد ﷺ پکیندے گز رئی  
تے سلطانِ بطن ﷺ بلیندے گز رئی

حیاتی دا اس طرح بنیاں قریبہ

محمد ﷺ پیارا سریندے گز رئی

مدینے دی گلیاں دے سگ پیارے پیارے

گلے نال لوندے چمیندے گز رئی

او والیل زلفاں تے والشمس چہرہ

تصور ماہی دا پکیندے گز رئی

ہے اکھیاں دی ٹھنڈک تیرا سبز گنبد

ایہہ جان بہاراں لٹیندے گز رئی

فرقِ محمد ﷺ کلیج نوں ڈنگیا

پھر کدے تے تارے گنیندے گز رئی

میں نازک مزا جاں توں قربان جاؤاں

ہے تر لے تے منتاد کریندے گز رئی

نصریٰ عارضی زندگی چار دن دی

حیپیاں دے مجرے کریندے گز رئی

من کل فخر فاخر من کل وصف قادر  
من کل شبہ طاہر من رب عن من و آله  
بلغ العلی بکمالہ

کیا بات تیرے حسین کی پڑ کارکل بکمالہ

کیا بات اویں و بلاں کی اظہار رب جلالہ

بلغ العلی بکمالہ

جہاں تک نہ وہم و خیال ہے وہاں تک تمہارا وصال ہے

یہ عروج تیرا کمال ہے کہ ہوا بھی گھل کے نہ جاسکی

بلغ العلی بکمالہ

وہ حريم رب جلیل کے جہاں پر جلیں جبریل کے

وہاں پہنچے پر خلیل کے وہ مکی مدنی اُٹھی ﷺ

بلغ العلی بکمالہ

میں خدا بھی خود گر بھی ہوں افضل بھی ہوں اکبر بھی ہوں

میں تو خود بن کے لٹ گیا میں شار حسن جمالہ

بلغ العلی بکمالہ

رہ نصیر اپنے خیال تک تجھے کیا سکت ہے جمال تک

کون پہنچا اس کے کمال تک شاہ کار رب جلالہ

## بلغ العلمي بكماله

میں ترثی داویڑہ و سایا مُحَمَّد علی وسیله صَلَّى اللَّهُ عَلَىْهِ وَسَلَّدَ وَسَلَّمَ

سوہنا نوری چہرہ و کھایا مُحَمَّد علی وسیله صَلَّى اللَّهُ عَلَىْهِ وَسَلَّدَ وَسَلَّمَ

میں سینے دے پٹ کھول کے بیٹھی راہ وچ

میں اجری دے گھروچ وی آیا مُحَمَّد علی وسیله صَلَّى اللَّهُ عَلَىْهِ وَسَلَّدَ وَسَلَّمَ

میں گلیاں دے کھروں دی تیری خاطر

میں سڑگئی نوں سینے لگایا مُحَمَّد علی وسیله صَلَّى اللَّهُ عَلَىْهِ وَسَلَّدَ وَسَلَّمَ

میرے سینے وچ گونج کھم کاروچ دی

تو آیا مُحَمَّد علی وسیله تو آیا مُحَمَّد علی وسیله صَلَّى اللَّهُ عَلَىْهِ وَسَلَّدَ وَسَلَّمَ

میں مرجاوں کہندی مُحَمَّد علی وسیله مُحَمَّد علی وسیله صَلَّى اللَّهُ عَلَىْهِ وَسَلَّدَ وَسَلَّمَ

توں انج کر کے سینے تے چھایا مُحَمَّد علی وسیله صَلَّى اللَّهُ عَلَىْهِ وَسَلَّدَ وَسَلَّمَ

میں تر بھک کے راتیں کئی واری اٹھدی

ہے لگدا جیوں آگیا مُحَمَّد علی وسیله صَلَّى اللَّهُ عَلَىْهِ وَسَلَّدَ وَسَلَّمَ

نصیر رَحْمَةُ اللَّهِ کمیں نوں بلا لے مدینے

یا سینہ مدینہ بنا یا مُحَمَّد علی وسیله صَلَّى اللَّهُ عَلَىْهِ وَسَلَّدَ وَسَلَّمَ

میں کیا بتاؤں ماجرا یا سید کل انیما ﷺ

پہنچو میری امداد کو سرِ عام میں مارا گیا

طوفان بہا کر لے گیا بحر بلا کشتنی میری

چھن گیا سب کچھ میرا بے چارے کا چارہ گیا

آتا نہیں کچھ بھی نظر خیر البشر ﷺ مجھے دور دور

میں ہاتھ ملتارہ گیا گھر لٹ میرا سارا گیا

یہ دکھ بھری میری داستان پتھر بھی سن سکتے ہیں

اب ہاتھ پاؤں مارنے کا بھی مر اچارہ گیا

خود کو جب خود یکھنا چاہا خداوند قدر یہ

روپ کیسا دل ربا محبوب کا دھارا گیا

میں مدینے جاؤں گا تو جان دے دوں گا نصیر

پھر یا وہ ہوئی قسمت اگر بطن میں دوبارہ گیا

میں بھکاری تو شہنشاہ ، میں پچاری تو صنم  
میں گدا ہوں تو عطا ہے، میں تمنا تو کرم  
چونک کراٹھتا ہوں میں وہ آگئے میرے حضور  
کام آیا میرا گریہ، میری آہیں چشم نم  
میں تو شب کو بند دروازے کبھی کرتا نہیں  
آنہ جائیں میری بے خبری میں شاہِ ذی سلم  
ہو عطا گر اک نفس بھی شاہ بطيح ﷺ کے حضور  
پاؤں سے ٹھکراؤں اپنے تاج خسرو جام جم  
ستنا ہوں کانوں سے اپنے دل سے اٹھتی ہے صدا  
احمد محمد ﷺ مجتبیٰ تیرا کرم تیرا کرم  
یا محمد ﷺ کہتی ہے میرے دل کی دھڑکن بار بار  
میں تصدق مصطفیٰ ﷺ پر لحظہ لحظہ دم بہ دم  
کتنا او نچا درجہ پایا عشق میں تو نے نصیر  
چومتا ہے تو سگان شاہ کے نقش قدم

منہ مدینے کی طرف کر کے میں فریادی ہوا

یا رسول اللہ ﷺ مد میں وقف بیدادی ہوا

ظالموں نے ٹھوکریں اتنی لگائیں بار بار

کھنڈ ربانا ہے یہ چمن اور غیر آبادی ہوا

جب بھی دشمن چڑھ کے آیا میں پکارا آپ ﷺ کو

یا محمد ﷺ المدد کہنے کا میں عادی ہوا

آپ ﷺ فرمادیں کرم تو نج جائے کشتی میری

سید ﷺ دے دو پناہ سامان بر بادی ہوا

ہر گز ٹھکانانہ ملائجھے کائنات دہر میں

میرا مداوا جب ہوا بطحاء کی وادی ہوا

میرے دل میں عجب گلشن کھلا تیری یاد کا

صدقہ شہ لولاک ﷺ کا احساس آزادی ہوا

دیکھ کر شاہ عرب کو وجد میں آیا نصیر

وقت میری موت کا بھی باعث شادی ہوا

میں بھی سقیم ہوں میرا خانہ بھی ہے سقیم

آباد ہے یہ تیرے تصدق نبی کریم ﷺ

اجڑے بساد یئے تو نے مردے جگادے

زلف رسول پاک ﷺ سے لائی ہوا شیم

میرے جگر پہ اسم محمد ﷺ کو دلکھ کر

بولے فرشتے ہے یہ غلام نبی کریم ﷺ

سو سو سلام بھیج خدا بھی حضور ﷺ پر

دنیا میں منفرد رہے سید دریتیم ﷺ

درِ مصطفیٰ ﷺ کو چو میں تو مل جائیں خود بخود

کوثر بھی سلسبیل اور جنت فی النعیم

ظل خدا ہیں مصطفیٰ ﷺ ہر ہر صفات میں

ہربات کے خبیر ہیں ہر ذات کے علیم

مانا کہ تو نصیر گناہوں میں غرق ہے

احماد ﷺ گناہ بخشنے میں ہیں بڑے کرم

معلوم ہے تجھ کو کہ میں لکھنے لگا ہوں  
بطھا کے شہنشاہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شناہ لکھنے لگا ہوں  
کیا لکھنے سلاطینِ معظم کے قصیدے  
میں بدر علینا کی ادا لکھنے لگا ہوں  
آدیکھ لے سدرہ سے بھی آگے کے نظارے  
احماد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا نقشِ کف پا لکھنے لگا ہوں  
ہر طرح دار کو لازم ہے طرح مصرع پہ کھے  
خم زلفِ محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرح لکھنے لگا ہوں  
لکھ لے تو اے جبریل سب اسماء پغمبر  
میں اک والئی لواک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لما لکھنے لگا ہوں  
ملت پہ سپہ رات جو چھائی ہے تو کیا ہے  
صحیح پھوٹے گی میں صل علی لکھنے لگا ہوں  
میرے سینے میں مدینے کے تصور کی ہے خوشبو  
تیرے نعلین کے تلوے کی فضا لکھنے لگا ہوں  
گستاخی سمجھتا ہوں میں نصیرِ اپنی یہ بھی  
تجھے آقا کے گداوں کا گدا لکھنے لگا ہوں

مجھکو عطا ہو مولا کریما عشق کا دامِ روزِ خزینہ  
کروٹ کروٹ عشقِ محمد ﷺ پہلو بہ پہلو سوزِ مدینہ  
چھوڑ دوں میں جنجال یہ سارے ایسا ہو مجھکو وصال یہ بارے  
جسم کا ہر اک بال پکارے دیکھوں میں ہر ہر روزِ مدینہ  
پیارا تصورِ اکھیر نہ میرا زندگی کا بخیہ ادھیر نہ میرا  
بخرِ تخیل چھیر نہ میرا ذکر ہے شب و روزِ مدینہ  
عشقِ حبیاں دل سے جوا بھرا بن گیا دل پر گنبدِ خضری  
لمحہ بہ لمحہ سینے میں اتر انقشہ دل افروزِ مدینہ  
روح کے گوشے گوشے پہ لکھ دو جسم کے ریشے ریشے پہ لکھ دو  
سینے کے شیشے شیشے پہ لکھ دو سازِ محمد ﷺ سوزِ مدینہ  
سینے میں میرے راز یہی ہو قبر میں بھی آواز یہی ہو  
حشر میں بھی دمساز یہی ہو عشق ادب آموزِ مدینہ  
راکھ ہو جائے حقیر کا جشن عشق نبی ﷺ ہو فقیر کا حصہ  
ختم کرو نصیرؒ کا قصہ رہ جائے باقی سوزِ مدینہ

مخزن انوار محمد ﷺ ، صاحب مختار محمد ﷺ  
کاشف اسرار محمد ﷺ ، سید ابرار محمد ﷺ  
صاحب لواک محمد ﷺ ، زینت افلاک محمد ﷺ  
والع آفاق محمد ﷺ ، اللہ کے دلدار محمد ﷺ  
عشق کی تنور محمد ﷺ ، حسن کی تکمیل محمد ﷺ  
حسن کی قندیل محمد ﷺ ، حسن کے اوتا رحم محمد ﷺ  
طوافان نے گھیرا، ہوا تاریک اندھیرا  
گرداب میں آیا بیڑا، کرو پار یا محمد ﷺ  
تجھ پر قربان محمد ﷺ ، دل و جان محمد ﷺ  
نصریٰ کی پہچان محمد ﷺ ، سگ دربار محمد ﷺ

مُحَمَّد صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے روئے منور کی مانند نہ چندہ نہ سورج کی ہے چاندنی  
یوں اندر ہیرے میں اک دم اجالا ہوا پھیلی غارِ حراء سے عجب روشنی  
کیسی سحرِ حجج سے اٹھا حبیب خدا ﷺ با ادب انبیاء کا امام آگیا  
ساتھ شمش و قمر سرپہ سایہ ابر آگے آگے چلے چاند کی چاندنی  
انکے گیسو سیاہ انکی کملی سیاہ انکا جبشی سیاہ حجر اسود سیاہ  
اس سیاہی میں حکمت یہی تھی چھپی جلنہ جائیں سمجھی دیکھ کر روشنی  
ان کی ترچھی نظر انکی بانکی ادا انکے خمدار گیسو خدا کی پناہ  
گوشہ گوشہ منور ہوا سر بسر آج الیسی کری میرے گھر روشنی  
مدینے سے اٹھتے تو سینے میں آئے جو سینے سے اٹھتے تو مدینے میں جائے  
کوئی اور رستے میں حائل نہیں ہے ادھر روشنی ہے ادھر روشنی ہے  
میں گناہ گار پر بھی کرم کر دیا میرے بیجان بت کو صنم کر دیا  
اس طرح نورِ احمد ﷺ میں ضم کر دیا میری تاریکی کو کھا گئی روشنی  
اے نصیر سیاہ پیکرایہ بتا تیرا تاریک پنجھرہ ہے کس کام کا  
تجھ پر قربان پروانے مثلِ شمع تیرے پنجھرے میں احمد ﷺ نے کی روشنی

بوقت ناز عصر تامغرب مورخہ ۹۳-۲-۱۰

میں قربان دریتیم صلاللہ علیہ وسالہ آرہا ہے

میرے ساتھ میرا کریم صلاللہ علیہ وسالہ آرہا ہے

مٹانے میرے دل کی بیتا بیوں کو

تسکین قلب سلیم آرہا ہے

وہ سب علم اسماء خدا سے ہیں سیکھے

سمیع بصیر علیم آرہا ہے

نظر آئے اندھوں کو کیسے مسیحا

مسیحابہ ناز و نعیم آرہا ہے

گدا گر کوئے جاناں چلا آرہا ہے

یا سلطان دوران عظیم آرہا ہے

گناہ بھی بڑے ہیں پناہ بھی بڑی ہے

مجھے معاف کرنے رحیم آرہا ہے

بچھا اپنی آنکھیں نصیر اس کی راہ میں

وہ بن کر قلندر کریم آرہا ہے

مزردلفہ میں فقیروں نے ڈیرے لگا دیے ہیں

غلامی حبیب ﷺ کے ڈنکے بجادیے ہیں

مزردلفہ کی زمین پر رکھ کر جبین ناز!

سرحریم ذات کے پردے اٹھادیے ہیں

آیا ہے جوش رحمت احمد ﷺ کے بحر میں

خاقانِ دو جہاں بھی بردے بنادیے ہیں

ٹھو کر لگا کر خاک کو سونا بنا دیا

بندہ تو اعلیٰ چیز ہے پتھر ہلا دیے ہیں

تیرے نصیر خم جو ہیں نکلیں نہ کس طرح

نگہ کرم سے ساقی نے مردے جگا دیے ہیں

مکھا فیلہ مد نی علی وسیلہ قر شی علی وسیلہ عربی علی وسیلہ

ہادی علی وسیلہ مہدی علی وسیلہ ہاشمی علی وسیلہ باطحہ علی وسیلہ

اے ردائے احادیث اے لقاء صمدیت

اے لوائے تو رفیعت حبیب نسمی

ردت سمشی کہ تو شق القمری علی وسیلہ

سبا کلمی کہ تو شمی عجمی علی وسیلہ

تو مختوم نبیاں علی وسیلہ ای تو من دروم صفیاں ای

تو مشہور فصیحاں ای باوجویکہ امی علی وسیلہ

تو بشیراً و نذیراً علیم و خبیراً علی وسیلہ

دانائے غیابی و تو سماع تو سممع علی وسیلہ

آں جبریل غلامے تو آں قرآن کلامے تو

کہ قربانے بنام تو امی و ابی

درسینہ من عشقے حبیب شہہ زیدانے

غلام بہ غلامانے بلاں جلسن

دعائے و صدائے من بحضور عالیجا ہے تو

کہ پناہ ہے بہ گدائے زنگا ہے کرمی

نصیراً است گدائے یک از گدا یا ان محمد علی وسیلہ را

نسب پے سگ کوئے تو عالمی سرخی  
میری آنکھوں سے دیکھے تو آئے نظر میرے یوسف کا چہرہ حسین کتنا ہے  
تجھ کو قدرت نے بینائی دی ہی نہیں تجھ کو کیا پتہ وہ دلنشیں کتنا ہے  
ہستی و بود کو ساری موجود کو نار نمرود کو مثل جنت کیا  
نور قندیل کا پیر جبریل کا تجھ کو کیا ہے پتہ وہ حسین کتنا ہے  
زلف مفتون کی اس کے زیتون کی شہر مکنون کی کھائے فتنمیں خدا  
فخر لولاک ﷺ ہے شاہِ آفاق ہے تجھ کو کیا ہے پتہ وہ حسین کتنا ہے  
فخر آدم بھی وہ حسن یوسف بھی وہ پید بیضا بھی وہ دم عیسیٰ بھی وہ  
ہے وہ محبوب رب فخر عجم و عرب ﷺ تجھ کو کیا ہے پتہ وہ حسین کتنا ہے  
ساری ارض و سما ہے جہاں تک فضا ہے جہاں تک خدا ہے وہاں مصطفیٰ ﷺ  
وہ ہوا جلوہ گر ماہِ شق القم ﷺ تجھ کو کیا ہے پتہ وہ حسین کتنا ہے  
تیری کم فہمیاں تیری نادانیاں تیری محرومیاں تیری مایوسیاں  
تیری حالت پہ ہم جتنا روئیں ہیں کم تجھ کو کیا ہے پتہ وہ حسین کتنا ہے  
شادِ شمس واشحی ﷺ ماہِ بدرا الدج ﷺ شاہِ خیر الوری و رصل علی  
ہے نصیر جہاں دشمنگیر جہاں تجھ کو کیا ہے پتہ وہ حسین کتنا ہے

میرے دل میں زہے قسمت کہ ماہِ لقا بیٹھا ہے

دیکھو دیکھو میرے سینے میں وہ آبیٹھا ہے

جب بھی میں دیکھتا ہوں چہرہ ساقی کی طرف

ایسے لگتا ہے مجھے جیسے خدا بیٹھا ہے

باخدالا پنی خدائی کو منانے کے لیے

منظہر نورِ محمد ﷺ کو بنا بیٹھا ہے

پہلے بھی وہ تھا اور کوئی نہ تھا اس سے پہلے

انا بشری کا عجب رنگ جما بیٹھا ہے

غلام ان کا جود دیکھا تو میں سمجھا کہ نصیر آئے

مخروم سمجھ کر سراپنا جھکا بیٹھا ہے

معراج کی شب سجان اللہ انسانی عروج کے کیا کہنے  
روحانی عروج تو ممکن تھا جسمانی عروج کے کیا کہنے  
رضوان بھی سجدے کرے پیغم جبر میلؐ بھی تلوے چوتھا ہے  
پڑھتا ہے براق بھی صل علی سلطانی عروج کے کیا کہنے  
علین مقدس مصطفوی ﷺ سرِ عرش علی تک پہنچ گئے  
واہ عشق خدا نے خوب کیا ام ہانیؐ عروج کے کیا کہنے  
کل نبیوں کا مہاراجہ ہے یہ بیت الحرم کا خواجه ہے  
کونین کا راجن راجہ ہے رحمانی عروج کے کیا کہنے  
ملکوتِ تکلیں سدرہ پہ کھڑے جبر میلؐ خواجہ ﷺ کے پاؤں پڑے  
جلتے ہیں پر کیسے آگے بڑھے وجدانی عروج کے کیا کہنے  
یہ بتاؤ وہ کس اسلوب ملے کیسے طالب اور مطلوب ملے  
اوادنی پہ کیسے خوب ملے مہمانی عروج کے کیا کہنے  
احماد ﷺ نے احد کا سنگ کیا وحدت نے موجود کارنگ لیا  
اک ہو گئے دنیا کو دنگ کیا عرفانی عروج کے کیا کہنے  
وہاں غیر کا وہم و خیال نہ تھا انکو تو نصیرؐ محال نہ تھا  
وہاں ایک اور دو کا سوال نہ تھا دلجانی عروج کے کیا کہنے

ملے جنت کا نظارہ قرۃ العین کے نیچے  
نظر آئے جہاں سارا تیرے زفین کے نیچے<sup>۱</sup>  
شہباز حسن اب میرا کشکول بھی بھر دو  
ہے تخت شہبہ دار اتیرے نعلین کے نیچے<sup>۲</sup>  
کیسے باہم ملے ابر و قاب قوسین اوادنی<sup>۳</sup>  
پھرے جبریل بیچارہ انہیں قوسین کے نیچے<sup>۴</sup>  
سیاہ زلف کے سائے میں شمس چمک رہا ہے<sup>۵</sup>  
دیکھو اللہ کا نظارہ درِ حریمین کے نیچے<sup>۶</sup>  
وہ درِ گنبد خضری ماءِ معصوم نگاہ<sup>۷</sup>  
ہے عجب حسن دل آراپائے سبطین کے نیچے<sup>۸</sup>  
فولاد بھی ہو وہ بھی پگل جاتا ہے اکثر<sup>۹</sup>  
کیا رکھا ہے یار اتیرے دونین کے نیچے<sup>۱۰</sup>  
وہ آنکھیں نہ رہیں جو کہ اٹھیں غیر کی جانب<sup>۱۱</sup>  
ہو نصیر اپنا گزارہ انہیں قد میں کے نیچے<sup>۱۲</sup>

نگا ہے یا رسول اللہ ﷺ نگا ہے

نتابندوش من بار گنا ہے

کسے باشد پیام ماغریب ایں

رساند در حضور عالیٰ جا ہے

صباً گرد ایں بگر در وضہ اطہر

شیر آستاں کن مہروما ہے

بسم پائے اسپ شاہ سواراں

ہزاراں جان و دل قربان را ہے

خنک رو ز چشم انم بپیند

محمد ﷺ سید عالم پنا ہے

اے محبوب خداوند دو عالم

کرم بر حال زارم گا ہے گا ہے

بدارم من حصار اسم احمد ﷺ

چہ پرواہ است از سیل بتا ہے

چنان پچم ز عشقت شاہ ب طھا ﷺ

ب جنباند عرش را زور آ ہے

نصیر کمتریں باشد شہنشاہ

زنعلینت چوں گرِ دُگر درا ہے

نور آج کی شب معراج کی شب تزمین شب اسرائیل کے سبب

صد شکر مُحَمَّد صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمی لقب سوار نوازش فخر عرب

دیکھو نور ہی نور کا ہے دریا کعبے کا فرش مولا کا عرش

اسرائیل کا سفر اقصیٰ کی زمیں سدرہ سے دنیٰ تک نور کی چھپ

ہیں سارے نبی اقصیٰ میں کھڑے میرے آقا مُحَمَّد صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پیچھے

صلوٰۃ علیکم صلاللہ ہیں ورد بلب معراج کی شب

ہے شان تیری شق القمری من و جھک نور باب الدبری

تجھے تکتی رہی ساری دنیا کھڑی مخلوق خدا کائنات کا رب

ملکوت بھی سدرہ پر تھے کھڑے جبریلٰ خواجہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پاؤں پڑے

شاہزاد آگے کیسے بڑھے جل جاتے ہیں پر جاں ہو وے سلب

فی النفس گئے فی الروح گئے با الجسم گئے بالقدم گئے

پوشاک گئی نعلین گئے محبوب کا کتنا ہے عالی قرب

قوسین سے آگے یہی تو تھا محبوب خدا اور آپ خدا

رب فخر عرب، رب فخر عرب، رب فخر عرب، رب فخر عرب

محمود حامد کا فرق مٹا گونج اٹھی دنیٰ پر یہی صدا

میں تیری رضا تو میری رضا تو میری طلب میں تیری طلب

اے نصیر ادب کی ہے یہ جگہ اب آگے سے آگے بڑھتا نہ جا

خاموش زبان کو روک بھی لے او نجی سانس نہ لے ہے مقام ادب

ندارم یا رسول اللہ ﷺ بجز تو یہچ سامانے

مدکن یا رسول اللہ ﷺ با ایں حال پریشانے

چہ با کم زور طوفانے ز آفاقت و شیطانے

چہ پرواہ یا رسول اللہ ﷺ چوں توں دارم نگہبنا نے

بیا جاناں تماشا کن کہ من درحال بیتابی

محمد ﷺ مصطفیٰ گوئیم بہر قریہ بیابانے

بظلمت خانہ مسکین قدم رنجہ چوں فرمائی

کشم دردیدہ خود یا رسول اللہ مہمانے

بمشک و عطر و عنبر گر بشوئیم ایں دہانے را

کجا من پر خطاعا جز کجا سلطان دورانے

کجا سدرہ و اوادنی و آں محبوب یزدانے

کجا بندہ پر آگندہ و عصیانے و نسیانے

حق فاطمہ حسن و حسین و مرتضی اللہ

مرا محفوظ گردال یا رسول اللہ ﷺ ز طوفانے

فقیر بنواۓ حال زارے ایں نصیر را

کرم کن یا رسول اللہ ﷺ حق پنجتن شانے

نعت احمد علیہ سے بڑا کوئی بھی اعزاز نہیں

عشق احمد علیہ سے بڑا کوئی بھی اعجاز نہیں

صدقہ حسینؑ کا کشتی کو میری پار کرو

ورنہ نچنے کا میرے کوئی بھی انداز نہیں

خدا نے فرمایا میں نے سب کچھ ہے سکھایا

میرے محبوب علیہ سے در پر دہ کوئی راز نہیں

مجھے ہر گام پہ ہر روپ میں دھوکا ہی ملا ہے

میرا جاناں کے سوا کوئی بھی دمساز نہیں

جو سگ بن کے نہ پھرتا ہو مدینے کی گلی میں

فقیری میں تو ایسا کوئی شاہ باز نہیں

یوسفؐ ہو یا عیسیٰ یا موسیٰ یا سلیمانؐ

میرے آقے علیہ کے برابر کوئی مہناز نہیں

میں کس کو سناؤ اے نصیرؒ عشق محمد علیہ

بھری دنیا میں میرا کوئی بھی ہمراز نہیں

مدینہ منورہ پہنچ کر روضہ پاک گنبد مبارک پر پہلی نظر پڑھنے پر زوال نعت

وہ دیکھو گنبد خضریٰ مُحَمَّد عَلِيٰ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مصطفیٰ والا

حرم والا کرم والا حبیب کبریا والا

بڑے ناز و نعم سے بیٹھے بارش نور بر سائیں

گدا کوشش کرد یا یہ عادت ہے شہہ والا

کرم تیرا فضل تیرا دکھایا گنبد خضریٰ

سگ کمر کھاں تھا اتنے درجاتِ علیٰ والا

میں جی راں ہوں کھاں ہوں یہ مدینہ کیسی بستی ہے

گدا بن کر پھرے جبریلؑ سدرہ منشیٰ والا

گناہوں کے پھاڑاپنے میں لے کر در پہ پہنچا ہوں

فقط اک آسراب حکمو محمد مصطفیٰ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ والا

ان آنکھوں سے میں دیکھوں اور دیکھوں روضہ کی جائی

کھاں مدنی شہنشاہ عَلِيٰ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اور کھاں بندہ سیاہ کالا

نصیر اب ان کی رحمت نے حد کر دی سخاوت کی

عطاؤ کر دے خدا تجھکو بھی دامن وہ گدا والا

وَالشَّمْسُ كَعَذْرَتِ الْأَنْوَارِ  
وَالْفَجْرُ كَمَطْلَعِ الْأَنْوَارِ سَبَقَهُ  
سَرَّكُوٰهٗ صَفَاعَجْرَهٗ كَرْجُوكَهَا پڑھو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
گرے منه کے بل سب لات و ببل ساری عرب ز میں ہلاڈالی  
شیطان کے چیلے بھانپ گئے سب روم و کلیسا کانپ گئے  
ایران کے آتش خانے کی اک پل میں آگ بجھاڈالی  
کسی طور نہ آئے دل کو سکوں جب تک نہ مُحَمَّد صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دیکھو سکوں  
میری آنکھوں کے سامنے پھرتی ہے تیرے گنبد خضری کی جائی  
یہ سوز دروں پہ جوش جنوں تیرے مجنوں کا حال ہوا ہے زبوں  
آسینے لگا تیرے ہجر نے تو میرے سینے میں آگ جلاڈالی  
اے مخزن جود و کرم جب تک تیرا ساتھ رہے مجھے غم کیسا  
تیرا ادنیٰ گدا گر مستغنى شاہی تخت پہ کب ہے نگاہ ڈالی  
دیکھو چیر نصیر کا سینہ گر نظر آئے مدینے کا سرو ٹھیکانہ  
سر فخر سے او نچا ہے میرا تیرے در پہ جبین جھکاڈالی

وہ اسم اللہ کی روشنی میں جانان ہمارا خوب رہا  
دلدار توجہ خوب رہی بیزدان نظارہ خوب رہا  
وہ عرش و فرش سب گونج اٹھے و رفعنا لک ذکر ک سے  
وہ طلوع البد ر علینا کا وردان پیارا خوب رہا  
میری ڈھونڈتے ڈھونڈتے عمر گئی محبوب نظارا ہونہ سکا  
اس پرده نشیں کا پردے میں عرفان پیارا خوب رہا  
ہو ہو کے سوا کچھ بھی تو نہ تھا اس وادی حیرت سے آگے  
یہ مر ٹننا بھی عجیب رہا پیان ہمارا خوب رہا  
اک یاد رہی بس تیری شکل کائنات کی ہر شے بھول گئی  
یاد اشت ہماری خوب رہی نسیان ہمارا خوب رہا  
اک جست میں طے کر ڈالیں سب وہ منازل سدری اولادی  
تیرا زلف ہلا را خوب رہا پشممان اشارہ خوب رہا  
یوں نصیر نے تیرا نام لیا ملکوت پکارے پھر یہ سنا  
انداز نرالا ہے تیرا یہ بیان تمہارا خوب رہا

و یکھو سیونی ما، ہی میرا کیسا یار نرالا اے  
الف دی لفی میم دا برقع با غلکیاں نیناں والا اے  
اگے پچھے دین سلامی ہوا راں تے غلامان تمامی  
کردا اے جبریلؑ غلامی سر لیسین دو شالہ اے  
نبیاں ولیاں جج چڑھائی سدر می تے چلیا عرش دارا، ہی  
ملکی مدنی رب داما، ہی نور، ہی نورا جالا اے  
پاک محمد ﷺ عرش تے جاناں الف نے میم نوں سینے لاناں  
آپے مالک آپ پروھنا میم دا محض وکھالا اے  
دلی بغداد اجمیر نوں آیا بابا فریدؒ داروپ وٹایا  
مندر راں پاہن جو گی آیا راجھن مجھیاں والا اے  
نور محمدؐ تو نسے آیا شمس منور سیالیں چڑھیا  
پیر قلندرؒ چا چڑیں کھڑیا عشق دا ای ہوا ی چالا اے  
اکھیاں نصیرؒ و چھا کے رکھنا دل دی کٹیا سجا کے رکھنا  
ما، ہی دی آس لگا کے رکھنا قبرتے آون والا اے

٢٥ رب المجب - ۱۹۹۲ء بروز جمعۃ المبارک

وہ سماں یاد ہے جبریل کو سر کا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اب تک

ہو سکا فیصلہ نہ عشق کی رفتار کا اب تک

جھومتا پھرتا ہے وحدت کا عرش آج کے دن تک

کہ سرور آتا ہے نعلین کی جھنکار کا اب تک

نہیں بھولے ہیں عرش والے وہ اسرائی کے مناظر

کرتے ہیں ذکرِ احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مختار کا اب تک

ما فوق بشر ہو گیا ملکوت علی سے

احسان ہے یہ سید ابراہیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اب تک

کہکشاں چاند ستارے یہ فلک شمس منور

منظہر ہیں یہ اللہ کے شاہ کار کا اب تک

یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صدائ گونج رہی ہے اب بھی

ورد کرتا ہے خدا عرب کے سردار کا اب تک

یہ سیاہ کار نصیر اب بھی چمکتا ہے اسی رنگ

جاری ہے کرم نبیوں کے سالار کا اب تک

وَالشَّمْسُ كَعَذْرَةِ النُّورِ پَرِوا لِيْلَ كَزَافَ كَخَمْ دِيكَھُو  
کیسا نور برستا ہے چہرے پر میرے جانالصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کانا ز نعم دیکھو  
جا گو جا گو ہے رات کا پچھلا پھر محبوب علیہ وآلہ وسلم کی آمد آمد ہے  
انا بشری کا برقع پہن آیا دیکھو دیکھو خدا کی قسم دیکھو  
دیکھو آمنہ طاہرہ کے در پر جبریل بھی سجدوں پر سجدے کرے  
لب چو میں میم محمد علیہ وآلہ وسلم کے محمود کا شرف قدم دیکھو  
کونین کا والی شاہ عرب علیہ وآلہ وسلم ملکوت کا خواجہ ماہِ عجم  
ارے بیت حرم تو دیکھا ہی تھا اب والئی بیت حرم دیکھو  
پھرے قریہ بہ قریہ نگر نگر ارے زاہد ارب نہ آیا نظر  
جسے دیکھنا ہو تو نین کا رب میرا سوہنا عرب علیہ وآلہ وسلم دیکھو  
چند پھول عقیدت کے شاہا میلاد کی شب ہیں پیش نظر  
اسی صدقے میں شایدرہ جائے میرے ننگ آدم کا بھرم دیکھو  
اک قطرہ محبت کا دے دے میری ساری کثافت دھل جائے  
ملے دھون تیرے قدموں کا پھر میرا بھی جاہ و حشم دیکھو  
میں سمجھتا ہوں سب سے بڑھ کر میں گنہ گار ہوں تیری امت میں  
یوں حقیر کو پل میں نصیر کرے شاہ بطن ملک علیہ وآلہ وسلم کی نظر کرم دیکھو

ہے کعبے کا کعبہ لقاءِ محمد ﷺ

ہے فرقان اطہر صدائے محمد ﷺ

میں بھی دیکھتا ہوں تو بھی دیکھتا رہ

قدِ دلکش دل ربائے محمد ﷺ

نبی اور بھی ہیں صفحی اور بھی ہیں

خدا کو پسند ہے اداءِ محمد ﷺ

مجھے سروری دو جہاں کی ملے گی

جول جائیں نعلین پائے محمد ﷺ

تیرا زاہد اسجدہ بیت الحرم ہے

میرا سجدہ نقش پائے محمد ﷺ

مرے مرنے کے بعد بھی دیکھ لینا

اٹھے گی قبر سے صدائے محمد ﷺ

یہ مدت سے آنکھیں کھلی ہیں ہماری

کہ نظروں میں اے کاش آئے محمد ﷺ

میرے دل پہ واللہ وارد ہوئی ہیں

وہ ما زاغ نظریں نگاہے محمد ﷺ

سگ کمترین سگانِ مدینہ

نصر اک گدائے گدائے محمد ﷺ

ہم لوگ تو زندہ ہیں محمد ﷺ کے سہارے

ہم تو ہیں فقط احمد ﷺ مختار تمہارے

آئیں جو محمد ﷺ تو وہ کونین سجادیں

نہ آئیں محمد ﷺ تو ہیں بیکار چوبارے

میرے سینے میں محمد ﷺ کی صد اگونج رہی ہے

دیکھو آئیں ہیں محمد ﷺ میرا دل کہتا ہے بارے

ہم آنکھوں کے بل کوہ وجبل چیر کے آئیں

ہمیں سلطانِ مدینہ ﷺ تو جواک بار پکارے

تیرا قامت تیرے گیسو تیرے عارض تیرا چہرہ

کوئی ہے یہ تصور میرے سینے میں اتارے

مجھ قسمت بر باد کے گھر بھی کبھی آؤ

سب چشم براہ ہیں تیرے ہم سارے کے سارے

بر باد نصیر آب ہے اسی آس پہ جیتا

سلطانِ مدینہ ﷺ میری قسمت کو سنوارے

ربيع الاول بروز سوموار ۹۳-۸

ہاتھ دعا کو سارے اٹھا لو آئے محمد ﷺ آئے محمد ﷺ

جھولیاں سارے کے سارے پھیلاؤ آئے محمد ﷺ آئے محمد ﷺ

آئے محمد ﷺ آئے محمد ﷺ صل اللہ علیہ وسلم

اتنی تجلی اتنا لقا ہے عرش معظم گونج اٹھا ہے

حضرت مطلب جھوم رہا ہے فرش بھی بس یہی صدایہ

آئے محمد ﷺ آئے محمد ﷺ صل اللہ علیہ وسلم

تیر کے کرم کی بات ہی کیا ہے ورنہ میری اوقات کیا ہے

کتنی عطا ہے کتنی دیا ہے بحر سخا شرمائے محمد ﷺ

شاہوں کا شاہ ہے گدا نے محمد ﷺ صل اللہ علیہ وسلم

نور رب کا صاحب کا سب کا خواجہ جنم کا شاہ عرب کا

باعث رحمت شرق و غرب کا سب پکھڑ زیر پا نے محمد ﷺ

سب دنیا ہے گدا نے محمد ﷺ صل اللہ علیہ وسلم

روح القدس نے آکے صدادی کر دو منادی کر دو منادی

فخر دو عالم سید وہادی ﷺ سر و کل مولا نے محمد ﷺ

نور خدا ہے نگاہ ہے محمد ﷺ صل اللہ علیہ وسلم

قریبہ قریبہ نگر نگر بھی سب ملکوت اور جن و بشر بھی

ماہ مہر اور حجر و شجر بھی سارا جہاں شیدا نے محمد ﷺ

مست نظر والا نے محمد ﷺ صل اللہ علیہ وسلم

واہ میرے مولا واہ خدا یا کیسا سرانج منیر بنا یا

سینے میں اپنے نصیر نے پایا خشائ نور رضیا نے محمد ﷺ

دید خدا ہے لقا نے محمد ﷺ صل اللہ علیہ وسلم

آئے محمد ﷺ آئے محمد ﷺ صل اللہ علیہ وسلم

آئے محمد ﷺ آئے محمد ﷺ صل اللہ علیہ وسلم

آئے محمد ﷺ آئے محمد ﷺ صل اللہ علیہ وسلم

آئے محمد ﷺ آئے محمد ﷺ صل اللہ علیہ وسلم

آئے محمد ﷺ آئے محمد ﷺ صل اللہ علیہ وسلم

صاف نظر میں آئے محمد صل اللہ علیہ وسلم

آئے محمد صل اللہ علیہ وسلم آئے محمد صل اللہ علیہ وسلم

ہے لامطلوب إلٰہ ہو ہے لامعبد إلٰہ ہو

ہے لامحوب إلٰہ ہو ہے لاموجود إلٰہ ہو

میں ہو ہو کے نگر پہنچا میں ہو ہو کے شہر پہنچا

خدا کے گھر بشر پہنچا ہے لامشہود إلٰہ ہو

نہ گھر چاہوں نہ زر چاہوں نہ میں کوئی شر چاہوں

فقط ماہی کا در چاہوں ہے لامقصود إلٰہ ہو

نشیمن پھونک کر میرا مقام بدلا کر

ہے دنیا و ما فیها بیہاں نابود إلٰہ ہو

خدا ساقی کے چہرے پرالم نشرح نظر آیا

کہ سجن الذی اسری ہے لامحمدود إلٰہ ہو

قدس میں فرشتوں سے کہیں بالا میرا جاناں صلی اللہ علیہ وسلم

زمانہ گھوم کر دیکھا ہے لامسعودود إلٰہ ہو

بلا کا عشق پوشیدہ ہے ساقی تیری نظروں میں

نصریں جانہیں کوئی بھی لامحمدودود إلٰہ ہو

یہ کس کے نام کی خوبی ہے اُٹھی قلب و جگر سے ابھی ابھی  
کہ جس خوبی سے بزم سمجھی ہے ورد بلب یا نبی ﷺ نبی ﷺ  
تیری بانکی ادا اے میرے شہما سو جان فدا محبوب خدا ﷺ نبی ﷺ  
ہر بال نکلے یہی صدا کیا پیاری سریلی دبی دبی، یا نبی ﷺ نبی ﷺ  
میں دیکھتا ہوں خود کبھی کبھی پرواز بسوئے بیت نبی ﷺ  
جالی چوتھا ہوں اور جھومتا ہوں یہ آئے نظر مجھے کبھی کبھی، یا نبی ﷺ نبی ﷺ  
جبریلؑ بھی یاں دھراتا ہے ہر بار یہی دھراتا ہے  
قربان تیرے نعلین پہ ہے سب عرش و فرش کو نین سمجھی، یا نبی ﷺ نبی ﷺ  
جو سینے میں نہ ہو عشق نبی ﷺ تو دین بھی ہوتا ہے بوہی  
ہیں دیتے لقاوہ ماہ لقا اٹھے جب دل سے آہ نیم شمی، یا نبی ﷺ نبی ﷺ  
تیری شمع پہ جل کر راکھ ہوا پروانہ تیرا یا سید نعلیٰ ﷺ  
اس راکھ کو بٹھا کی خاک بناتیرے عاشق پاؤں روندے سمجھی، یا نبی ﷺ نبی ﷺ  
کشکول بیرا گن ہاتھ لیے آیا جوگی نصیرؑ گدا گر ہے  
خیرات خدا کے محبوب ﷺ اے قرشی ہاشمی مطہری ﷺ، یا نبی ﷺ نبی ﷺ

۱۹۹۳ اگست ۲۶ ربیع الاول

یا آپ ﷺ کا کرم ہے رحمت برس رہی ہے  
ہر ایک شے جہاں کی کیسے سنورہی ہے  
جب ریل بھی منادی کرتا ہے کوچ کوچ  
شمسم لضھی ﷺ کی لوگو تشریف آوری ہے  
ہے آمنہ کے گھر میں شمس لضھی ﷺ کی آمد  
ذات اپنی بے نیازی قربان کر رہی ہے  
یہ شب ہے دیکھو کیسی ذرے بھی بولتے ہیں  
کہ ثری سے لے دنی تک احمد ﷺ کی برتری ہے  
حیران ہیں فرشتے حیران عرش وحدت  
کتنی بشر کو عزت اللہ نے بخش دی ہے  
سینے میں ہوں محمد ﷺ کس چیز کی کمی ہے  
ان کی نصیر نسبت تخت سکندری ہے

یا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مصطفیٰ میری مدفر ما یئے

آ یئے مسکین کے گھر یا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آ یئے

کر کے نگاہ دھوڈا لیے اب دیرنہ فرمائیے

تیرے سوادل میں میرے کوئی نہیں کوئی نہیں

اصلًا و سهلًا مر جبا احمدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تشریف لا یئے

آ یئے مسکین کے گھر یا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آ یئے

مورخہ ۱۹۹۳ء

یارحمۃ اللعالمین اے نازنین ذی سلم

بے شک توئی خیر الامم خیر الکرم خیر القدم

اے اختتام المرسلین ماہ مبیں شاہِ امیں

بر در تو خوشہ چیں چہ کہیں وچہ مہیں

اے نورِ اول خلقت کامل محمد مصطفیٰ ﷺ

شاہ کاری بے مثل خالق ارض و سما

اے نور مظہر میزی آں بے مثال و پیدل

باعث تکوین عالم سید فخر العمل

اے ہادی بر حق شفیع مجرماں بے کسان

بر در سلطان بطل ﷺ شاہ گردند عاجزان

تو اگر خواہی کہ بنی حسن رب پاک را

تو بیس آں مراد حق صاحب لولاک را

اے پیشوائے انبیاء بر ذات صد صد سلام

صلو علیہ وآلہ اے سید خیر الانام ﷺ

حشیاں را بر مقام قرشیاں فائز کنی

بر سر ظلم و ستم انصاف را جائز کنی

من حقیر و ناتواں و ناقص و ناداں نصیر

تو سمیع تو علیم تو خبیر دشکیر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ

یا سید شاہِ امْمٰٰی عَلَیْہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ صد بار پیش سلام ہو

یا مخزن جود و کرم صد بار پیش سلام ہو

یا سید عالی لقب یا سید عجم و عرب عَلَیْہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ

شق القمر محبوب رب صد بار تجھ پر سلام ہو

اے بلاں جبشی کے پیشواؤں اے اویں قرنی کے دربا

جانان محمد عَلَیْہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ مصطفیٰ صد بار پیش سلام ہو

شم恵 بدر الدین خیر الوری اصل علی

عرش علی تیرے زیر پا صد بار تجھ پر سلام ہو

سر و چمن، عارض سخن، یاقوت لب، رنگین دہن

ماہ بیس شاہِ زمان صد بار پیش سلام ہو

ہادی سُلْطَن خاتم رسول سلطان کلّ شہ بے مش

اے بے نظیر و بے بدل صد بار تجھ پر سلام ہو

مازاغ نین والیا، واللیل گیسوؤں والیا

بلد الامین کے ماکا صد بار تجھ پر سلام ہو

میرا دل بھی اور میری زبان بھی میری آنکھیں بھی میری جان بھی

کریں ورد ہر ہر آن بھی صد بار تجھ پر سلام ہو

یہ سلام عجز و نیاز ہے بحضور شاہِ حجاز ہے

اپنی توبیہ ہی نماز ہے صد بار تجھ پر سلام ہو

شاہا صدقہ اپنے شیر کا غوث اعظم پیران پیر کا

اور صدقہ شاہِ اجمیع کا یہ قبول میرا سلام ہو

یہ سلام ہندی فقیر کا ہو قبول بندے نصیرؒ کا  
بنوں سگ تیرے قطیمیر کا صد بار تجھ پہ سلام ہو

اب ز میں پر بھی مجھے دھوکا ہوا افلاک کا  
آج شب میلاد ہے یہ سید لولاک ﷺ کا  
پا برہنہ جھاڑ و دیتا پھرتا ہے جبریلؑ آج  
کیا موازنہ کر سکے عرش مکے کی خاک کا  
ہے خالق کو نین کی ساری توجہ اس طرف  
آرہا ہے مر جبا سلطان سب آفاق کا  
سید و سرور محمد ﷺ تیرے جلوے بے پناہ  
کیا بنے گا عاشقوں کے سینئے صد چاک کا  
لوغر بیوں فقیروں کو بھی ڈھارس مل گئی  
آگیا غم خوار خواجہ ﷺ بے کس غم ناک کا  
ام احمد ﷺ تیرے در پر عرش حاضر ہو گیا  
عشق کی سر کار میں کیا کام ہے ا دراک کا  
یہ دعا ہے آپ ﷺ کی گلیوں میں گم ہو جاؤں میں  
نام تک باقی نہ ہو اے نصیرؒ اپنی خاک کا

اے وحدت کے داعی اے خل الہی تیرا حکم ناظر ہے تا مہر و ماہی  
فرش سے عرش تک محمد ﷺ کی شاہی تا اکناف عالم تیری عالی جاہی  
کہ جس کو زوال آئے گانہ کبھی بھی      محمد بنی ﷺ جی محمد بنی ﷺ جی  
عطاؤ کر دو آقا محبت کا جینا اور حاصل ہو جینے کا ایسا قرینہ  
تیرے عشق سے ہو درخشاں یہ سینہ نظر آئے سینے میں تیرا مدینہ  
اور اترے نہ دل سے یہ نقشہ کبھی بھی      محمد بنی ﷺ جی محمد بنی ﷺ جی  
میں ہوں دست بستہ تیرے درسوالی نگاہِ کرم ہو مدینے کے والی ﷺ  
گدا کو عطا کر دے عشق بلا ای تیرا عشق ایسا ملے لازوالی  
قبر سے بھی گونج اٹھے پیارے جیسی      محمد بنی ﷺ جی محمد بنی ﷺ جی  
فخر سے سر بینوا پر رکھ کر مدینے کے سلطان کے نعلین اطہر  
زمانے کو آگاہ کر دوں برابر شہنشاہ یثرب ﷺ کا دیکھو گداگر  
مقابل نہ ہو جس کے شاہی کبھی بھی      محمد بنی ﷺ جی محمد بنی ﷺ جی  
درِ مصطفیٰ ﷺ پر سلام علیکم      شہہدِ رب اپر سلام علیکم  
ہے نور خدا پر سلام علیکم      شش اٹھی پر سلام علیکم  
تسلسل نہ ٹوٹے حشر تک کبھی بھی      محمد بنی ﷺ جی محمد بنی ﷺ جی  
تیرے در پر آقا پناہ مانگتا ہوں کریما کرم کی نگاہ مانگتا ہوں  
ہوں بندہ میں گندہ بھی شرمندہ بھی ہوں تا وقت آخر بناہ مانگتا ہوں  
قلب کی سیاہی کا تو ہے طبیبی      محمد بنی ﷺ جی محمد بنی ﷺ جی

دِم سحری دیکھو وہ آئی سواری محمد ﷺ پے قربان سب تاجداری  
خدا نے نجادی محمد ﷺ سے یاری نصیر کمیں کی بھی قسمت سنواری  
محمد ﷺ نبی جی محمد ﷺ نبی جی تیرا کرم جاری ابھی بھی جبھی بھی

عجب وصل خدا تعالیٰ عجب وصل رسول اللہ ﷺ

نبی پڑھتے ہیں یا اللہ خدا پڑھتا ہے صل اللہ

اُدھر وحدت میں شور اٹھا کے سبحان الذی اسری

اُدھر مکے میں گونج اُٹھی کہ الا اللہ الا اللہ

نہ آنا ہے نہ جانا ہے یہ معراج اک بہانہ ہے

وہ ہر دو طرف جانا ہے منور نور نور اللہ

اٹھا کر فاصلے سارے ملے محبوب دوپیارے

احد احمد ﷺ دنی پر ہیں کہاں ہے تیرا غیر اللہ

سمجھ کچھ بھی نہیں آتا کہ کتنا قرب کامل ہے

یہ مخفی راز جانے یا رسول اللہ یا اللہ

وہاں تو ایک ہے مظہر حريم وحدت حق میں

تجالی نور وحدت کی محلی یا رسول اللہ ﷺ

میں گم سُم عشقِ احمد ﷺ میں نصیر ایسے ہوا چاہوں

کہ میری خاک کے ذرے پکاریں یا رسول اللہ ﷺ

فرقاں حکیم کی آیت ہے تعریف محمد ﷺ عربی کی  
صد باعث عزت و حرمت ہے تشریف محمد ﷺ عربی کی  
ہے مرکز نور تجلیوں کا اشراق محمد ﷺ عربی کا  
ہے بہتر حج اکبر سے تقریب محمد ﷺ عربی کی  
سلطان جلال و جمال ہوا وہ بلالؑ محمد ﷺ عربی کا  
وہ عشق اویسؓ سے مظہر ہے تہذیب محمد ﷺ عربی کی  
دیدار خداوند باری ہے دیدار محمد ﷺ عربی کا  
جریلؒ بھی جس کا قاری ہے تو صیف محمد ﷺ عربی کی  
میری روح کے گوشے گوشے میں میرے جسم کے ریشے ریشے میں  
ہر سانس محمد ﷺ عربی کا تر غیب محمد ﷺ عربی کی  
ہر طرف محمد ﷺ عربی ہیں ہر جا پہ محمد ﷺ عربی ہیں  
جس لمحہ پکاریں آجائے تشریف محمد ﷺ عربی کی  
اڑی خاک سگ کوئے اطہر کی بنی ہستی نصیرؒ احرار کی  
کمتر پہ کرم سے وارد ہے ترکیب محمد ﷺ عربی کی

تیرا نام میں جپتا رہوں ہر لحظہ لحظہ تا حشر

تیرا چہرہ میں تکتا رہوں صح و مسا شام و سحر

تیرا چہرہ دیکھتے دنیا کی تہہ تک مل گئی

میرا رجوع تیرا کرم تیرا لقا میری نظر

تیرے سیاہ گیسو کو میں والیل اذای یغشی کہوں

تیرا چہرہ ہے شمسِ اضحیٰ تیرے نین ما ذاغ البصر

مجھے ڈھونڈ نے دو سینے میں سلطانِ الْمُشْرِح کا نور

دل میں ہے وہ جلوہ نما بدر الدجی شاہ بحر و بر

رنگین ہو گیا ہوں میں تصور جمیل میں

حسین ہو گیا ہوں تیرے حسن بے مثیل میں

شمس منیر بن کے وہ دنیا میں جگمگا اٹھا

تحامدت مدید تک وہ نور جو قندیل میں

یہ سب نواز شیں میمِ محمدی ﷺ کی ہیں

ہر لمحہ صوفشاں جو ہیں کلیم میں خلیل میں

ساری صفات کاملہ ہیں آمنہ کے لال میں

جتنی صفات حسنہ ہیں مولاۓ کل جلیل میں

آدم کو سب شرف جو ہے نورِ محمدی ﷺ سے ہے

واضح یہی تو ہے رحیل میں ذلیل میں

شامل ہو میرے حال میں یا صاحب الجمال تو

تصورِ خیال میں میرے فکر میں دلیل میں

مثل گدا صدا کرے تیرے در پہ جبریلؑ بھی

خیر ڈال دے نصیرؑ کی زنبیل میں

یہ تختہ زمین سے وہ عرشہ عظیم تک

ہے سلسلہ پیار کا کریم سے کریم تک

خداۓ ذوالجلال کے انوار لازوال سب

طواف در طواف ہیں حلیمه کے پیغم تک

دنی سے آگے کیا ہوا خدا تھایا کے مصطفیٰ ﷺ

رأی بھی فرق نہ رہا الف سے لے کے میم تک

لُنْرِیہ اپنا الف سے میم مل گیا

کلام کا تھا سلسلہ فقط نبی کلیم تک

عروج اور چیز ہے معراج اور چیز ہے

عروج کی انتہا بس سدرۃ النعیم تک

معراج نہ سمجھ سکی بشرط فکر ناتوان

گم ہو کے رہ گیا بشرط حرم سے لے حطیم تک

معراج ہے نصیرؒ کی دیدار مصطفیٰ ﷺ ملے

مدینے کا ہوا باطھ میرے دل سلیم تک

اجلی ز میں ہوا جلے شہر ہوں اجل اشہر ہوا جلے مکاں ہوں  
مشک ختن ہو سر و سمن ہو دریمِن سب وقف جہاں ہوں  
شمیں و قمر سیار سجاد و طبق زمین کا برق بنادو  
آج زمین کو عرش بنادو جلووں کے جھرمٹ شعلہ زناں ہوں  
بات اہم ہے شاہِ عرب صلی اللہ علیہ وسیلۃ الرحمۃ ہے ماہِ جمُون محظوظ خدا ہے  
وقت سحر ہے پچھلے پھر ہے آمدِ شاہِ لولاک صلی اللہ علیہ وسیلۃ الرحمۃ ہے  
جشنِ ولادت رب فرمائے عشق پہ ہر گز حرف نہ آئے  
لاکھ فلک قربان کروں میں میرا محمد صلی اللہ علیہ وسیلۃ الرحمۃ قدم رکائے  
وجھک نور بالبدری ہے یہ بشر شکل القمری ہے  
شكل بشر میں آیا ہری ہے نیم کا بر قع سر پہ سجائے  
اول مالخلاق اللہ نوری سید عالم شرف حضوری  
قسمت یاور ہوئی زمین کی آمنہ <sup>۲</sup> کا گھر بقعہ نوری  
ظلم کے تختہ تر بتھے سانس نکلتے تھے سہکے سہکے  
ظلم کے چرکوں کی آخری حد تھی کرتے تھے حملہ وہ رہ کے  
عظمتِ آدم خوار ہوئی تھی جینے سے بھی بیزار ہوئی تھی

پنجم کے تھا تنے گھرے غیرت بھی مدار ہوئی تھی

مطلع شمس منور آیا آمنہ کے گھر احمد علی صلی اللہ علیہ وسلم آیا

جاء الحق کا نعرہ لگایا ان الباطل کا نزھوقا

شکل بشر میں نور خدا کا تاج پہن لواک لما کا

رحمت عالم فخر جہان اس لے کے علم ماً ارسلنا ک

سارا جہاں پُر نور ہوا ہے آمنہ کا گھر طور ہوا ہے

روشنی ایسے جگمگ چھائی ظلم ازی کافور ہوا ہے

ستم کے مارے جاگ اٹھے ہیں بت طاغوت کے بھاگ اٹھے ہیں

طلع البدر علینا آیا پیار ملہار کے راگ اٹھے ہیں

آنکھ فقیر نصیر کی تر سے امشب بر کرم کی بر سے

رض کرے میں ریشه ریشه آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر جو ہو وے ادھر سے

میم کے گرد طواف کروں میں میم کو اپنا غلاف کروں میں

جھاڑ و بنا کر جیبھ کو اپنی پائے محمد علی صلی اللہ علیہ وسلم صاف کروں میں

اتنه گناہ تھے رو بسیاہ تھا عصیاں میں ڈوب اسرا تا پا تھا

اتنا کرم امید نہیں تھی جتنا کرم محبوب خدا کا

کس جا بٹھاؤں سیدنا کو والئی کل لواک لما کو

آقا نصیر کے سینے پہ اتر نوری بنا دوازی سیاہ کو

وہ ہستی کیسی ہے جس کی آمدز میں کوارفع بنا گئی  
نگاہِ چشم کریم اٹھی کمیں کو مولا بنا گئی ہے  
حریم قدسی جھکا ہوا ہے وہ دیکھو بیت الحرم کی جانب  
یہ میمِ احمد علیہ السلام کی روشنی ہے جبیں ثریا بنا گئی ہے  
وہ ادنیٰ سارے عظیم ہو گئے گدا تھے پہلے کریم ہو گئے  
ہے انکی نسبت کا شرفِ کامل ہمیں کو خواجہ بنا گئی ہے  
فضا کرم کی اٹھی ہے ایسی کہ سارے سینے حسین ہو گئے  
یہ سارا فیضِ محمد علیہ السلام ہے زمیں مصلے بنا گئی ہے  
خدا کی ہستی سے بے خبر تھے بشر کی صورت میں جانور تھے  
نگاہِ نازِ محمد علیہ السلام ہے جوشان اللہ بتا گئی ہے  
تھا ظالم ایسا وہ گھپ اندھیرا کے ہاتھ تک نہ سمجھائی دیتا  
تجلی میمِ محمد علیہ السلام کی جہاں محلی بنا گئی ہے  
سگِ محمد علیہ السلام کے پاؤں چوڑے تو شیر بن کر نصیر گھوڑے  
ہے صدقہ شانِ قلندری کا بُرے کو بھلا بنا گئی ہے

میں لکھی گئی  
۲۰۱۱-۲۰۱۲ء

جب بارہ ربع الاول کو وہ شمس منیر ظہور ہوا  
تب اول مخلق اللہ کائنات میں نور ہی نور ہوا  
وہ سید کل سلطان زماں ذیشان محمد صل اللہ  
وہ شکل بشر میں نور خدا وہ ظلِ الہ مشہور ہوا  
شب تاریخ میں اجری دنیا میں اصلاح و فلاح کا نام نہ تھا  
وہ رحمت عالم سیدنا جب مثل شمسِ ما مور ہوا  
اللہ رحم کرے اللہ کرم کرے دراقدس نام منظور نہ ہو  
سب بات ہے اس خوش قسمت کی دریار پہ جو منظور ہوا  
وہ شامی محل بھی چمک اٹھے کسری کے قصر بھی کانپ گئے  
یہ گھر ہے آمنہ طاہرہ کا براق مثل طور ہوا  
ان نمازیوں سے کانپیں لات وہبل دونیم ہوئے دریا  
ابلیس کا دل بھی جائے دھل ہر مسلم یوں مخمور ہوا  
میں فقیر نصیر حقیر تیرا میں غلام سگ قطعیمر تیرا  
تا حشر میں زلف اسیر تیرا میں عزیز نظر منظور ہوا

تیر ﷺ تک جو نہیں پہنچے خدا تک بھی نہیں پہنچے  
یہاں جبریلؑ بھی تیری قبا تک بھی نہیں پہنچے  
تیری پرواز اواذن سے آگے تک ہے جا پہنچی  
کہ باقی سب تو سدرہ منتهی تک بھی نہیں پہنچے  
خدا فرمان کرتا ہے کہ سبحان الذی اسری  
کہ محبوب ﷺ کوئی تیری ہوا تک بھی نہیں پہنچے  
بشكلِ مصطفیٰ ﷺ ہے جلوہ گر رب علی امشب  
جو وحدت سے جدا سمجھے لقا تک بھی نہیں پہنچے  
پرشہباز پر بیٹھا مگس بھی عرش ہو آئے  
کہ شاہان جہاں تیرے گدا تک بھی نہیں پہنچے  
اسے کیسے سمجھ آئے کہ شانِ مصطفیٰ ﷺ کیا ہے  
جونا داں اسکے جدشتیؑ کی نگاہ تک بھی نہیں پہنچے  
علیؑ شیر خدا سے جسکی نسبت نہ نصیر ہو وے  
سگانِ مصطفیٰ ﷺ کی خاک پا تک بھی نہیں پہنچے

روئے انور کے جلوے ہوں کیسے بیاں کہ خدا خود کہے جس کو شمسِ اضحتی  
جس کا رنگین ماتھا ہے بدر الدجی اور والیل جس کی ہے زلف دوتا  
وہ بنا کر شبیہہ محمد ﷺ خدا اس طرف دیکھتا دیکھتا رہ گیا  
تھی یہی ابتداء اور یہی انتہا لب پہ جاری ہوا اور صل علی  
غربیوں کے سکھ اور چینا محمد ﷺ وہ طلع البدرو علینا محمد ﷺ  
فترضی سے ظاہر ہوا بر ملا ہے رضاۓ محمد ﷺ رضاۓ خدا  
ہے دنیا کی جانان جان محمد ﷺ خدا جانتا ہے وہ شان محمد ﷺ  
ذکر چاہتے ہو فکر چاہتے ہو اٹھو چوموا حمد ﷺ کے نعلین پا  
تو رے قدموں کے تلووں کو چو ما کروں اور عرش بریں تک میں گھو ما کروں  
جیسا کیسا بھی ہوں میرے سینے میں ہے شمع شمسِ اضحتی نور نور الہدی  
میں تو اسفل سے اسفل گناہ گار ہوں اور سیاہ دل سیاہ رو سیاہ کار ہوں  
کتنے فیاض ہیں احمد بن حنبل اُنکی نسبت کی عظمت نے چمکا دیا  
میری لوح قبریہ پتا چاہیے ہے غلام قلندر رسگِ مصطفیٰ ﷺ  
ہو نصیر اپنی لوح قبر پہ لکھا ہے غلام قلندر رسگِ مصطفیٰ ﷺ

۲۰۰۶-۸-۲۰

وہ سجن الذی اسریٰ کرے ہے صاف غمازی  
کہ محبوب خدا کی کتنی ہے اللہ سے ہمرازی  
سر سدرہ پر لرزے اور کرے اظہار معذوری  
بس امشب ہو گئی ظاہر تیری جبریل شہبازی  
خدا کا عرش سیما بی تیرے آنے کی بیتابی  
سمواۃ علی پر ایسا لمحہ باز نایابی  
تیری خاطر خدا نے قبلہ بھی بدلا 'فترض احصا'  
نبی راضی خداراضی خداراضی نبی راضی  
وہاں پر غیر کا ہر گزگز ممکن نہیں ہوتا  
خدا او مصطفیٰ ﷺ آن جا بیک آواز دمسازی  
یہ عقدہ کھل نہیں سکتا قیامت تک کسی سے بھی  
دنی کا صیغہ جاری ابھی تک وصل مہنازی  
یہی مقطع ہے بالقطع یہ معراج نصیریؒ کا  
کف پائے محمد ﷺ پر میں ہاروں جان کی بازی

۲۰۰۶-۱۵

ہے کتنا اونچا مقام تیرا حبیب ﷺ رب کبیر احمد علیہ السلام

ہے جبرايلٌ غلام تیرا تو عرشیوں کا ہے پیر احمد علیہ السلام

پاپوش تیرے فلک پہ پہنچ کہ اس میں کوئی بھی شک نہیں ہے

ہے جسم نوری پوشک نوری ہے نور کی تنور احمد علیہ السلام

یہ چاند سورج یہ کہکشاں بھی یہ سب سیارے بھی آسمان بھی

یہ سارے نور حضور ﷺ سے ہیں ہے ایسا شمس منیر احمد علیہ السلام

یہ درس ہمکو سکھانا چاہا کہ اقصیٰ فلک مقام سدرہ

یہ زیر پائے محمد ﷺ ہیں ہے سب کا خواجہ امیر احمد علیہ السلام

وہ عرش وحدت پہ کیا ہوا تھا وہاں تو کوئی نہ دوسرا تھا

ہے جنور خداۓ واحد ہے ہو بہو تصویر احمد علیہ السلام

وہ نور سارا سمٹ کے کیجاوہ شک احمد علیہ السلام میں ڈھل گیا تھا

جد اخدا سے نہ مصطفٰ علیہ السلام تھا ہے نور رب قدر احمد علیہ السلام

یہ عقل نیچے ہی رہ گئی ہے یہ سورج سے سب بالاتر ہے

ہے الٰف حم دسب کچھ ہے اسم اعظم نصیر ﷺ احمد علیہ السلام

در بار شریف کا گنبد تعمیر ہوتے وقت

کوئے جاناں میں مجھے دید شہہ بطحہ علیہ السلام ملے

گنبد خضری کا صدقہ گنبد خضری ملے

تیرے در پہنچ کر سمجھوں مدینے آگیا

تیری کملی میں مجھے وہ کملی والا شاہ ملے

پشتیوں کا مخزن انوار در حرم کا

شاہ بنادیتے ہیں پل میں جو کوئی منگتا ملے

میری ذات ہی پرده بن کر آڑے آئی ہے درمیاں

اٹھ جائے پرده خودی کا یار بے پرده ملے

پردے پردے میں عجب یہ بات سمجھائی مجھے

مل جائیں جاناں جسے اس کو رسول اللہ علیہ السلام ملے

پھر صدادیتے ہیں ناداں مانگ لے کچھ اور بھی

تیرے دامن طلب سے بھی سوا اس جا ملے

فخر کافی ہے یہی ہے تیرا جھاڑ و کش نصیر

پاؤں سے ٹھکر ادؤں اپنے شاہی دارا ملے

کیسی آب و تاب کمال سے دیکھو شاہ عرب و محمد ﷺ چلا

پیچھے پیچھے روح الامین تھے آگے آگے فضل و کرم چلا

وہ تو سویا بیت حرم میں تھا جواہاتِ قادری میں آگیا

یا کہ اقصیٰ ہی بصد ادب تھا بسوئے بیت حرم چلا

لامنتھی سے نکل گیا اوادنی کہہ کے میرا صنم

سارے عرش ہو گئے زیر پا جان جاناں جب دو قدم چلا

وہ الف کی شان وحید میں کوئی غیر کیسے سما سکا

در پردہ وحدتِ خاص میں دم میم کیسے بھم چلا

وہ ہے ذات وحدہ لا شریک کوئی اور اسکا نہیں شریک

وہ دنیا میں اوادنی تنک کیسے میم کا وہ قدم چلا

وہ ملے تھے یا کہ رہے جدا وہ خدا تھا یا کہ تھا مصطفیٰ ﷺ

وہ خدا کے نور میں کون تھا جو تخلیٰ بن کے پیغم چلا

تو حقیر سے بھی حقیر ہے اک قطرہ سے بھی صغیر ہے

کہاں تو غلام نصیر ہے کہاں وہ تھا بحر کرم چلا

۵ جون ۲۰۰۰ کیم ربیع الاول

میر امرشد میرے سامنے ایں اج پاک محمد ﷺ آرہے نیں  
اج رات بارات مبارک ہونوری چہرہ پاک دکھار ہے نیں  
گھر آمنہ طاہرہ سیدادا کوہ طور بھی ریس کریندا اے  
مسجد ملائک احمد ﷺ نوں جبریلؑ بھی سیس نوار ہے نیں  
میں عینک لاء کے مرشد دی محبوب ﷺ دا چہرہ تکناہاں  
جھلے لوگ بھلیکا کھا کے تے ایویں بشردار ولہا پار ہے نیں  
اج منظرو یکھ توں مکے دا ادھی رات نوں وی دھپ چڑھائی اے  
بارات محمد ﷺ عربی دی اج نوری فرشتے لار ہے نیں  
تیرا پتھر کلمہ پڑھ دے نیں اشجار بھی سجدے کر دے نیں  
کتے سورج لوٹ کے اوندا اے کتھے چن ٹکڑے فرمار ہے نیں  
پوری فوج ملائکہ آئی اے مل کے میم دی شکل بنائی اے  
کیسی نعت پیاری گائی اے سو ہنے پاک محمد ﷺ آرہے نیں  
سر عرش نصیر منادی اے محبوب ﷺ خدادی شادی اے

اچ میم دا پردہ چک کے تے جانی احمد صلی اللہ علیہ وسیلہ دید کرار ہے نیں

۲۰۰۰ جون ۱۳۲۱ ہجری اول نجاشی

ز میں والسلام تم پر خدا کی رحمت بلا رہی ہے

وہ نوری محمل اتر رہا ہے سواری احمد صلی اللہ علیہ وسیلہ کی آرہی ہے

وہ نور رب علی نے دیکھو بشر کا بر قع پہن لیا ہے

احد نے احمد صلی اللہ علیہ وسیلہ لباس بدلا کہ دنیا دھو کایہ کھارہی ہے

خدا بھی تھا اور خدائی بھی تھی فرشتے بھی تھے یہ شاہی بھی تھی

یہ بات ساری تو میم کی ہے کہ ذات جلوے دکھارہی ہے

وہ میم احمد صلی اللہ علیہ وسیلہ کو بوسہ دینے حرمیم قدسی جھکا ہوا ہے

سلام ربی علی نبی صلی اللہ علیہ وسیلہ خدا کی ذات سنارہی ہے

ادب سے بلیحہ وقت ہے پیارا وہ آرہا ہے خدا کا پیارا

شمس کا شمس عرش کا تارا کہ ذات پر دے اٹھارہی ہے

وہ برکتوں کا خزانہ آیا وہ رحمتوں کا بہانہ آیا

قرآن ایسے عجب سنایا فضاء بھی وجود میں آرہی ہے

اے کاش ہم قطعیمیر ہوتے سگان بظا صلی اللہ علیہ وسیلہ نصیر ہوتے

کہ پھرتے جا گتے اٹھتے سوتے ہو امدینے کی آرہی ہے

وہ حد سے نظریں گزر گئیں جو حضور دل میں وری سے آگے  
صدایہ آئی نہ آگے آنا نہیں ہے کوئی خدا سے آگے  
ٹھنڈک کے دیکھا ادھر ادھر کو میں کس مقام علیٰ پہ آیا  
صدایہ آئی مبارک ہوئے کہ تو درِ مصطفیٰ ﷺ پہ آیا  
مبارک ہوئے معراج تم کو درِ محمد ﷺ پہ آنکھیں ملنا  
اور آگے آگے ہوا کیا ہے یہ اس سے آگے نہ تم نکلنا  
یہی جگہ ہے جہاں سے واقع ہوئیں تھی اسرائیلی کی ابتدائیں  
جناب روح القدس بھی ڈھونڈے یہ کتنی ارفع ہیں انتہائیں  
کمال و صلحبیب ﷺ میں تھا حبیب و صلکمال میں تھا  
مقام قاب قوسین ادنیٰ نہ خواب میں نہ خیال میں تھا  
ہے کتنا اونچا عروج اپنا ہیں ان ﷺ کے تلوے ہمارا ماتھا  
یہی ہیں تلوے نصیر اُن ﷺ کے کہ جن کو جبریلؑ چوتھا تھا  
اس نعمت پاک کے مقطع کی شان نزول یہ ہے  
(شیخ کریمؒ کو دیدار نبی رحمت شافع محدث علیہ السلام جب عطا ہوا تو آپ ﷺ نے اپنے نعلین مبارک  
شیخ کریم کی طرف بڑھائے اور فرمایا ”میرے نعلین میں کوئی خم نہیں ہے“)

حد ہوتی ہے ساری بلندیوں کی معراج کی تو کوئی حد ہی نہیں  
ابھی قرب کا سلسلہ جاری ہے اس وصل کی تو کوئی حد ہی نہیں  
وہ دنیا پر عرشہ وحدت میں ہر طرف ہے گونجِ محمد ﷺ کی  
سب نور ہے نورِ ذات خدا کوئی شکل بجز احمد ﷺ کے نہیں  
وہ جو طور پر شعلے کی شکل میں تھا ہے بشکلِ محمد ﷺ جلوہ نما  
اوادنی سے آگے جو گزر گیا وہ صمد جو نہیں تو عبد بھی نہیں  
اے زاہد اتیری فراست کے سب عقل کے مہرے مات ہوئے  
یہ بشر خدا سے دنیا پر ملا اس بات کا تو کوئی رد ہی نہیں  
جب ابن یعقوبؑ کو کہتی رہیں وہ زنان مصر ماہذا بشر  
جونور کے گھر میں کر گیا گھر ایسے دلبر کی کوئی حد ہی نہیں  
اے کاش نصیرؒ کو مل جائیں کف پائے محمد ﷺ چو منے کو  
میرے جیسے کی یہ معراج رہی میری عزت کی کوئی حد ہی نہیں

جبریلؐ ہیں روح القدس روح الکرم روح الامین

ملکوت کے سردار ہیں اور سیر ہے عرش بریں

معراج کی شب چوم کر کف پائے احمد محب بن عویس<sup>صلی اللہ علیہ و آله و سلم</sup>

باصد ادب جھک کر کہا یا رحمت العالمین عویس<sup>صلی اللہ علیہ و آله و سلم</sup>

دیکھو بشر ہے ملکوت سے حد درجہ آگے بڑھ گیا

ہے عقل پیچھے رہ گئی اور عشق آگے بڑھ گیا

عرش بریں چو مے قدم نعلین چو مے بر ملا

فخر سر عرش بریں کیا درجہ ہے نعلین کا

پوشان دیکھی آپ کی ملکوت کو وجد آگیا

کہنے لگے صد مرحا صل علی صل علی

جبریلؐ سدرہ پر کھڑا تھا دست بستہ با ادب

اصلًا و سھلًا مرحا یا سید عجم و عرب عویس<sup>صلی اللہ علیہ و آله و سلم</sup>

اول فلک دوئم فلک سوم فلک ہفتمن فلک

ملکوت تھے بیتاب سب محبوب کی دیکھیں جھلک

رب علی بھی خود کہے تجھ پر گئے قربان سب

تابہ سماک ساری خلق سارے فلک سارے ملک

جبریل کی حد سدرہ ہے تیری نہیں محبوب عویس<sup>صلی اللہ علیہ و آله و سلم</sup> حمد

کوئی دوسرا کیوں ہو وہاں جس جا پہ ہوں احمد عویس<sup>صلی اللہ علیہ و آله و سلم</sup> احمد

یا اس طرح کا مقام ہے نہ کوئی آقا ہے نہ غلام ہے  
نہ کوئی ساقی ہے نہ ہی جام ہے نہ ہی صبح ہے نہ ہی شام ہے  
یہاں نور سارا صمد کا ہے اور نقشہ سارا عبد کا ہے  
جیسے بحر حباب میں ہوتا ہے جیسے رنگ گل گلفام میں  
وہ دنی سے آگے بڑھے ہی تھے کہ سوال بشرط خدا اٹھا  
بن بن کے شکل محمد ﷺ ہر طرف نور خدا اٹھا  
محبوبیت ہوئی رونما وحدانیت قائم رہی  
نور خدا احمد ﷺ لقا احمد ﷺ لقا نور خدا  
جیسے لاکھ شیشے ہوں جڑے نظر آئے ایک ہر ایک میں  
نظر آئیں احمد ﷺ مجتبی نور ذات واحد ایک میں  
وہ حرمیم قدس کریم میں ہر جا پہ لکھا تھا مصطفیٰ ﷺ  
منظرا کے حرمیم کا ہو بہوتھا نقشہ مصطفیٰ ﷺ  
کرم کی رات عطا ہوئی ہر چیز ماہ لقا ہوئی  
ساری بزم نور فراہوئی مصروف صل علی ہوئی  
یزدان ہو انسان ہو رحمٰن ہو سبحان ہو  
نوری جلووں میں ہے گھرا ہوا ہر چیز نور خدا ہوئی  
اے نصیر تیرے گناہ بھی شب اسرائی میں تارے بنے  
تیری بزم بھی تیرے یار بھی نور احمدی ﷺ سارے بنے

۲۰۰۱-۲۰۱۳ بے جی (اماں حضور) یاد میں

شہادت پر چل آج خبر لوں جگئی ہے بات ہماری

چھوڑ کے ہمکو چل بسری ہے امبری شاہ درجات ہماری

سرور عالم آپ صلی اللہ علیہ وسلم حوالے عالم برزخ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی لمحہ ہے

دختر آدم حوا کی بیٹی اماں ہماری بہت پیاری

مولائے کل علیہ السلام گرتونہ سنجھا لے کون سنجھا لے درد علم کو

شافع محسن علیہ السلام تیرے حوالے کتنی تھی ہے ذات تمہاری

سید عالم علیہ السلام گور کو بھی اب باغ کی اک سوغات بنادو

نور کی ہو برسات یہاں پر اترے یہاں بارات تمہاری

فخر نبیاں آپ کے صلی اللہ علیہ وسلم درستے اتنی عطا خیرات طلب ہے

گور مدر زیر سایہ زہرہ کرم کی ہو برسات تمہاری

ہم کمتر ہیں تو بات ہی کیا ہے نسبت عالی شان عطا ہے

صدقة ولی الہند خواجہ کا پشت پناہ سادات ہماری

واحد حل میرے غم کا شاہا تیرے کرم کی پاک نگاہا

اپنی نگاہ میں نصیر گور کھلے بن جائے بگڑی بات ہماری

تیری معراج کو سمجھے کہاں میری انسانیت  
کہاں تیری قبولیت کہاں میری یہ مادیت  
اسریٰ تک تھی بشریت اور سدرہ تک تھی ملکیت  
اور آگے سب تھی صمدیت خدا جانے بشر جانے

دوئی کا نام تک نہ تھا وصل ایسا بلا کا تھا  
تجالی ذات حق کی اور نقشہ مصطفیٰ ﷺ کا تھا  
تصرف مصطفیٰ ﷺ کا تھا علاقہ سب خدا کا تھا

یہ وہ باریک نقطہ ہے کوئی عالیٰ نظر جانے

قدم چوئے محمد ﷺ کے تروح القدس ٹھہرا یا  
ترے تلوؤں پلے رکھ کرو جی جبریلؑ کہلا یا  
بمعہ نعلین آ جا ہے عرش سے بالا تر پایا  
تیرارتہ کہاں تک ہے خدائے ذوالقدر جانے

تجالیات احمد ﷺ کی شکل میں رونما ہو گئیں  
فضائیں وحدتِ ربی بشکل مصطفیٰ ﷺ ہو گئیں  
نگاہیں عرش وحدت کی بسوئے دل ربا ہو گئیں  
احد احمد ﷺ لقا ہو گئے یہ تو مانیں یا نہ مانیں

ہے کیا جرات نصیر الدین ڈھونڈھے انتہا تیری  
تلخ ختم ہو جاتے ہیں جب ہوا بتدا تیری  
یہ عشق رب اکبر ہے یا ہے باکنی ادا تیری  
کہ سجن الذی اسری کا مطلب تو محمد مصطفیٰ ﷺ جانے

خمد کیھے زلف حبیب ﷺ کے کھلے بھاگ میرے نصیب کے

نظر آئے دور قریب کے میرا آئینہ بجمالہ

بلغ العلیٰ بکمالہ کشف الدجی بجمالہ

حسنۃ جمیع خصالہ صلو علیہ وآلہ

مے عرب کی ہے خمجم کے ہیں مازاغ نین صنم کے ہیں

یہ سارے جلوے کرم کے ہیں آداب چشم کمالہ

بلغ العلیٰ بکمالہ کشف الدجی بجمالہ

حسنۃ جمیع خصالہ صلو علیہ وآلہ

وہ حرم میں محبوب خواب ہیں ملکوتِ مبتی جناب ہیں

لب رنگین مثل گلاب ہیں ہے کتاب حق بجمالہ

بلغ العلیٰ بکمالہ کشف الدجی بجمالہ

حسنۃ جمیع خصالہ صلو علیہ وآلہ

تجھے ہو کھوں ہو بہو کھوں یا کہ آئینہ رو برو کھوں

ورپاک تیرا آسرا کھوں حسنۃ جمیع خصالہ

بلغ العلیٰ بکمالہ کشف الدجی بجمالہ

حسنۃ جمیع خصالہ صلو علیہ وآلہ

کیا بات ہے تیرے جمال کی تیری چال ڈھال کمال کی

کیا شان تیری آل کی صلو علیہ وآلہ

بلغ العُلَىٰ بِكُمَا لَهٗ كَشْفُ الدُّجَىٰ بِجَمَالِهِ

حَسْنَتْ جَمِيعُ خَصَائِصِهِ صَلَوَاتُهُ وَأَلْهُ

امَّتْ پَمْشَكْلَ آپُرْطَىٰ تِيَّرَا وَرَدَ امْتِي امْتِي

نازُكَ گھڑِی سر پر کھڑِی مُحْبُوبُ ربِ جَمَالِهِ

بلغ العُلَىٰ بِكُمَا لَهٗ كَشْفُ الدُّجَىٰ بِجَمَالِهِ

حَسْنَتْ جَمِيعُ خَصَائِصِهِ صَلَوَاتُهُ وَأَلْهُ

مَلَ سَكْتَ مِيرِی زِبَانَ كُورَنْگَ دَے نَصِیرَ کَے بِیَانَ کَو

كَرُوں عَرَضَ رَبِّ رَحْمَنَ کَو بُوسِيلَهِ اَحْمَدُ عَلِيِّ اللَّهِ وَاللهُ

بلغ العُلَىٰ بِكُمَا لَهٗ كَشْفُ الدُّجَىٰ بِجَمَالِهِ

حَسْنَتْ جَمِيعُ خَصَائِصِهِ صَلَوَاتُهُ وَأَلْهُ

گو میں ہوں گنہ گار امیدوں میں کھڑا ہوں  
اپنی ہمت پہ نہیں ان کی نویدوں میں کھڑا ہوں  
مجھے امید ہے رحمت کی بالآخر ان سے  
کہ خدا اور ﷺ دو سعیدوں میں کھڑا ہوں  
میرے جیسا نہیں دنیا میں کوئی شخص بھی ہرگز  
مجھے دیکھو میں گنہ گار حبیبوں میں کھڑا ہوں  
میرے دائیں میرے بائیں دیکھو بارانِ کرم ہے  
دونین سعیدین دو عبیدوں میں کھڑا ہوں  
دورستے ہیں قسمت سے فقیروں کے نزالے  
یا غازی ملت یا شہیدوں میں کھڑا ہوں  
ہر وقت میری نظرلوں میں رہتا ہے مدینہ  
کہ میں چھپ کر سگِ بطحاء ﷺ کے مریدوں میں کھڑا ہوں  
اپنی تو پناہ گاہ ہے نصیر ان کی نگاہ میں  
خوش بخت ہوں محبوب کے دیدوں میں گھرا ہوں

بنا ایسا میرا بذرًا کہ بنائے نہ بنے

کالی کملی میں سجا ایسا سجائے نہ بنے

خود خدا ہو گیا قربان بنَا کر خود ہی

کشتنے عشق عجب ہے کہ دکھائے نہ بنے

آتش عشق محمد ﷺ نے جگر پھونک دیا ہے

کہ لگائے نہ لگے اور بجھائے نہ بنے

قدرت سے بنا میم کا نقشہ ایسا

ایسا قدرت بھی اگر چاہے بنائے نہ بنے

فخر لولاک لما رحمت عالم محمد ﷺ

لاکھ پردوں میں چھپے لیکن چھپائے نہ بنے

عشق احمد ﷺ سے چمکدار ہوا قلب نصیر

لاکھ سورج بھی اتر آئیں بنائے نہ بنے

آج کی رات نور کرم ہر جگہ ہے بفیضان احمد ﷺ برستار ہا

اب منور ہوا سینہ ہر سیاہ ہر ذرہ ذرہ بھی گویا کوہ طور تھا

ہوئی برگشته قسمت کی قسمت ہری

اب میری بارکیوں دیراٽنی کری

مہروہ ماہ و شجر جھک گئے آج رات

شمس و ماہ و قمر جھک گئے آج رات عرش و کرسی فلک جھک گئے آج رات

تونے اچھے برے کی ہے جھولی بھری

اب میری بارکیوں دیراٽنی کری

آج جبریلؑ بھی شہرت پھیلائے ہوئے

بزم نورانی لیکر ہیں آئے ہوئے

نور حسن ازل میم کے ادب میں مصطفیٰ ﷺ بن کے محفل میں آئے ہوئے

تاجدارِ حرم کی ہے جلوہ گری

اب میری بارکیوں دیراٽنی کری

دید ہوتی رہے سید الانبیاء ورد کرتا رہوں مصطفیٰ ﷺ مصطفیٰ ﷺ

شب قدر کی قدر ہے اس بات میں سامنے دیکھ لوں احمد مجتبی ﷺ

آج ہر شخص کی ہو گئی قسمت کھری

اب میری بارکیوں دیراٽنی کری

اہل کب ہے نصیرؒ آپ کی ﷺ دید کے کاش میرے بھی آجائیں دن عید کے

شاہ عجم و عرب طاپیسین سب سارے القاب ہیں حق کی توحید کے

مظہر نور نے کتنی رحمت کری

اب میری بارکیوں دیراٽنی کری

۳۰ صفر المظفر ۱۴۲۱ ہجری بمقابلہ ۳۰۰۳ - ۵ - ۳ بروز ہفتہ

جس کا وجود تھا روز ازل سے آج وہ شان شہود میں آیا

جلوہ نما ہوا اشیٰ بن کر زلزلہ ملک یہود میں آیا

آمنہؓ کا گھر دونوں جہاں میں افضل و اشرف و اطہر ٹھہرا

چمک اٹھے ہیں شامی محل بھی احمد علیؑ جبکہ نمود میں آیا

لرز گیا ابلیس کا شر بھی کانپ گئے کسریٰ کے قصر بھی

اتنی بڑھی ہے شان بشر کی سر جبریلؓ سجدہ میں آیا

بول اٹھا تھا یہود کا عامل طلع ال نجم احمد علیؑ کامل

ختم نبوت کا ہوا حامل نجم محمد علیؑ صعود میں آیا

بہنے لگا اک بحر کرم کا آگیا والی بیت حرم کا

شاہ معظم عرب و عجم کا نور احمد محمود میں آیا

عشق کا غلبہ جلوہ فکن ہے نادلیٰ ہے صحن چمن ہے

خاک کو بھی تعظیم سکھائی فلک بھی رنگ کبود میں آیا

فضل و کرم کا مہینہ اتر ارحمت کا یہ خزینہ اترا

سینے نصیر مدینہ اتر اسید کل جب بود میں آیا

معراج میں شمس الحضیؑ علیؑ ارفع سے ارفع جائیں گے

اسریٰ کی شب شاہ عرب علیؑ بالا سے بالا جائیں گے

پہلے وحدہ پھر عبدہ پھر عبدہ پھر وحدہ

اے زاہد اتیری سمجھ میں وہ کس طرح آ جائیں گے

پاپوش بھی پوشک بھی اور ان کا جسم پاک بھی

نور علی ہو جائیں گے شرف لقا پا جائیں گے

سد رہ سے آگے جب چلے تو عشق حاضر ہو گیا

اب میں چلوں گا یا حضور اب یہ ملک کیا جائیں گے

میرا مُنہ نہیں میں بتاسکوں شہہ دوسرے صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو

تلوے شہہ لوالا صلی اللہ علیہ وسلم کے جبریل مُنہ سے لگائیں گے

شہسوارے عرش کو بے حد پیارے ہیں غلام

گھبرا نہیں وہ تیرے گھر بھی ایک دن آ جائیں

غیر اللہ کیسے جا سکے دربار وحدت میں نصیر

یا خود خدا ہو جائے گا یا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہو جائیں گے

نبی دو جہاں احمد صلی اللہ علیہ وسلم تو شایئی نگاہ کر دے

من عاصی کو امشب جلوہ آرائی عطا کر دے

میں دیکھوں اپنی نظروں سے نزول رحمت ربی

کرم کر دے خدا یا مجھکو بینائی عطا کر دے

سُننا ہے آج سینے میں مدینے کا لقا ہو گا

تو لعلہ آج کی شب میرا بند سیدنا بھی واکر دے

رہائی مل جائے عقل و خرد سے فی سبیل اللہ

مجھے امشب شہہ بطلحاء علیہ السلام کا سودائی خدا کر دے

مٹا کر میری ہستی کو اٹھادے عارضی پر دے

ڈبو کر عشق کے خم میں مجھے ساغر نما کر دے

مجھے اپنی نگاہ میں رکھ ہے باقی سب رضا تیری

مجھے دعویٰ نہیں مجھ کو تو کیا کر دے یا کیا کر دے

بڑی مدت ہوئی اس جا پہ رہتا تھا نصیر الدین

تو اس جا کو تجلیات کا مرکز بننا کر دے

بھگت بنوں اور ٹھمری گاؤں

وادی بٹھا کے بل بل جاؤں

پیتا پڑی ہے کس کو سناؤں

گندب خضری کے سلطان علیہ السلام

پیر تجھے جبریل نے مانا

باقی تو سب کچھ ہے افسانہ گندب خضری کے سلطان علیہ السلام

دید تھاری عید ہماری

حشر تلک رہے سلسلہ جاری

نین مقدس نین بھیتر

مشعل نور کی آ کے جلانا

سید و سرور جان جہان انا

گنبد خضری کے سلطان صلی اللہ علیہ وسلم

بن کے کرم اس بن میں آؤ

شاہ زمین کٹیں میں آؤ

کیسے بسر ہو آج کی رینا

ورد ہو طلع البد ر علینا

آج ہوں آمنے سامنے جانا

گنبد خضری کے سلطان صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے ماہی انج و یکھ کے جانا

آج تو پردے اٹھا کے آ جا

آج تو وقٹے مٹا کے آ جا

جل بھن خاک ہوا ہے سینہ

کس بد دیکھوں تیر امدینہ

نص نص گائے تیر اڑانہ

گنبد خضری کے سلطان صلی اللہ علیہ وسلم آج کی شب دیدار کرنا

آنکھ فقیر نصیرؒ کی تر سے

کاش ہو تیرا گز را دھر سے

صد قے میں سو سو بار ہوں جاناں

دیکھ کے تیرا روپ شہانہ

اُجڑی بسانہ بگڑی بنانا

گنبد خضری کے سلطان علیؑ

میرے شیخ معظم ہو نظر کرم بحضور محمد علیؒ حضوری ملے  
جہاں جبریلؐ جھک جھک کے سجدے کرے کرے میرے جیسے کو شرف صدوری ملے  
جب در مصطفیؒ پر گنہگار کو آج کی رات شرف گدائی ملا  
کوئے جاناں میں الحمد للہ مجھے کئی حمیری بو صیری ظہوری ملے  
وہ خدا کا رواف الرحیم آگیا اور وہ تسکین قلب سلیم آگیا  
وہ تیمیوں کا دریتیم آگیا اس کے قدموں سے تجھ کونہ دوری ملے

اور میں محو خیال محمد علیؒ رہوں اور میں وقف جمال محمد علیؒ رہوں

اور میں غرق وصال محمد علیؒ رہوں زندگی کا وقت جو عبوری ملے

اے نصیر ہم کو مل جائے قطب میر تیرابنے باعث ظل تو قیر میرا

کہاں میں کہاں وہ مدینے کا باسی جسے رزق بلطھا سے نوری ملے

کرتا رہا محبوب کو خوش وہ شب قدر بنا کر پر دے اٹھا کر  
کرم کما کر حسن دکھا کر سینے لگا کر پر دہ اٹھا کر  
عشق کا ظالم مرض ہے کیسا یار منانے کا طرز ہے کیسا  
جشن سجا کر رو جیں بلا کر ملک بھی لا کر جلوہ دکھا کر  
آپ ﷺ کی نسبت شرف کمالی تریسٹھ سال کی رات بنادی  
دید کرا کر عید بنا کر عرش سجا کر بگڑی بنا کر  
تیری طفیل حبیب پیارے عرش بھی سارے تجھ پر وارے  
سب کائنات ہے تیری خاطر اقصیٰ بھی طور بھی سدرہ بنا کر  
قدر معراج کا پیار سہانا یار کا جانا یار کا آنا  
حسن منور عشق مکرر گھر سب بلا کر گھر میں آ کر  
احمد مدینی ﷺ پیر کا صدقہ مسلم ناداں آ جا آ جا  
ماں گ لے ناداں جھولی پھیلا کر دیتا ہے خود وہ آپ بلا کر  
کتنا کرم ہے نصیر سیاہ پر پیر قلندر پاک نظر کا  
کا لے سیاہ کونوری بنا کر تاج پہنا کر شاہ بنا کر

۱۱۔ ۵ بروز جمعۃ المبارک

قد ردان ہوتا شب قدر آئی وہ شب بھرنہ سوتا حضوری میں ہوتا

مبارک وقت تھا خبردار ہوتا وہ رورو کے اپنے گناہوں کو دھوتا

مگر یہ نصیر ایسا نادان نکلا

بشرطہا مگر سفلہ حیوان نکلا

وہ چھم پھم برستار ہا نور باری وہ سلطان بطل علی اللہ کی اتری سواری

خدا نے یوں رحمت کی آواز ماری کہ امشب تو نادان سویانہ ہوتا

مگر یہ نصیر ایسا نادان نکلا

بشرطہا مگر سفلہ حیوان نکلا

آج پتوں پہ ایمان لکھا گیا آج قطروں پہ سبحان لکھا گیا

آج ذروں پہ رحمٰن لکھا گیا تیرے سوتے میں قرآن لکھا گیا

مگر یہ نصیر ایسا نادان نکلا

بشرطہا مگر سفلہ حیوان نکلا

یہ اس وقت امشب مبارک ہے تو کھول آنکھ آدیکھ چلیے مدینے

برستے ہیں برسات بن کر مدینے کہ ہر سینے سینے میں اترے مدینے

مگر یہ نصیر ایسا نادان نکلا

بشرطہا مگر سفلہ حیوان نکلا

قسمت کا مارا جو سویا ہوا ہے یہ رحمت سے محروم ہو یا ہوا ہے

رحمٰن ہے پھر بھی رحمٰن ہے تو یہ غفلت میں ہے ظل سبحان ہے تو

ہے عمل پھر بھی یہ ذیشان نکلا

قلندر کاسگ پر رحمٰن نکلا

چمک اتری تو ہے شایدی یہی شب شب قدر ہو وے

بشرط ہو وے خدا ہو وے خدا ہو وے بشرط ہو وے

صفائی نور سے آگے وہ ذاتی نور دکھلائے

اتحاد تاریکی شب میں بھی شاید اب سحر ہو وے

سر اپا نور بن جائے یہ میرا جسائے خا کی بھی

یہ سب کچھ عین ممکن ہے اگر تیری نظر ہو وے

وہ سب سر بسجد ہو ویں حجر ہو ویں شجر ہو ویں

میرے اس کو چہ دیراں میں جب تیرا گز رہو وے

مبارک رات کا صدقہ عطا کر عشق سیما بی

تیرے جلووں کے جمگھٹ میں سدا میری قبر ہو وے

یہ لیلتہ القدر ہے خیر من الف شهر ہو وے

کہ دلب راضی کرنے میں ہر عاشق بے صبر ہو وے

یہ ہے وقت قبولیت نصیر آب مانگ لے ناداں

کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ گزر جائے پھر خبر ہو وے

۶ ربیع الاول ۱۴۳۵ پر میل

کئی صدیاں صدیاں گزر گئیں میں تو میم سے نہ نکل سکا  
مجھے اور سے نہیں واسطہ میں کریم سے نہ نکل سکا  
تیری چشم نور کی روشنی ایسے جگم گائے ہے تا حشر  
چڑھ چڑھ کے آئیں تاریکیاں میں حریم سے نہ نکل سکا  
تو جدتؤں کا پچاری ہے تجھے عشق دور جدید کا  
میں تو دیکھتا ہوں وہی سماں میں قدیم سے نہ نکل سکا  
میرے سینے پر ہے لکھا ہوا صل علی صل علی  
ہے یہ صدقہ شان راؤف کا میں میم سے نہ نکل سکا  
سر عرش جانے کا راستہ در مصطفیٰ ﷺ در مصطفیٰ ﷺ  
تو طواف میں ہی گھر ارہا میں حطیم سے نہ نکل سکا  
گم کر گئے یوں اویںؐ کو نقش وزگار احمدی ﷺ  
زلف حبیب دو جہاں ﷺ کی شیم سے نہ نکل سکا  
میرے سر سے او پچ گناہ نصیر سب دھل گئے بحر نور میں  
میں تو چشم کرم کے دائرہ نعیم سے نہ نکل سکا

## ۲۶۔ رجب المربج ۵۰۰۹ - ابروز جمارات

معراج کی شب ہے رنگ عجب میری بزم کا میرے سینے کا  
ہر چیز پہ عکس نمایاں ہے شہہ بطحہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نوری مدینے کا  
ملاقات تو عرش عظیم پتھی وہ کریم کی اپنے کریم سے تھی  
یہ زمین کا رنگ بدل ڈالا دھوکا لگتا ہے نوری خزینے کا  
ملکوت اُترتے آتے ہیں وہ صل علی گن گاتے ہیں  
ہر چیز بشر کی زد میں ہے کیا شان ہے شہر مدینے کی  
ہے صعود محمد صلی اللہ علیہ وسلم اطہر کا یا شہود ہے رب اکبر کا  
آج وصل کی حد بھی ٹوٹ گئی فرق اٹھ گیا بحر سفینے کا  
قوسین سے آگے کون گیا وہ کون تھا کس سے جا کے ملا  
وہاں ایک کی ذات مسلم ہے بنا جلوہ ان کے نگینے کا  
اوادنی سے ظاہر ہے اب تک یہ وصل کا سلسلہ جاری ہے  
صیغہ جاری سے ظاہر ہے کہ عرش سار انقشہ ہے شہر مدینے کا  
معراج محمد صلی اللہ علیہ وسلم بالا تر وہاں پہنچے نہ ملکوت بشر  
معراج نصیرگی ہو وے مگر سگ چوموں جو شہر مدینے کا

شب بارات بدل اپنی بھی بارات مہاراج

کر صدقے میں حسینیں کے برسات مہاراج

چودھار گئیں گھیر یہ آفات کریماں

کب بد لے گی میری بھی سیاہ رات مہاراج

کشتنی تو گئی ڈوب ہے گرداب بلا میں

نیچ جائے تو ہے غیبی کرامات مہاراج

یہ بند قفل سینے کے کب جا کے گھلیں گے

کر کرم بدل میرے یہ حالات مہاراج

دیدار مجھے خاص حضوری کے وقت ہو

کمتر کی ہے کب اتنی یہ اوقات مہاراج

یہ تیرا کرم ہے کہ ابھی در پہ پڑا ہوں

ہوں تلافی میں گناہ گار کی مافات مہاراج

یہ درجہ غلامی کا نصیر آن سے ملا ہے

ہے خاک نجف شرفِ کمالات مہاراج

یہ کیا مشکل ہے بدل دیں میری بارات بھی امشب

وہ ہٹا دیں میرے سینے سے جوابات بھی امشب

گیسووا لیل ہٹا کر رُخ والشمس دکھا کر

عین ممکن ہے کہ ہو شرف ملاقات بھی امشب

ز ہے قسمت کہ ہو کافور یہ کٹیں کا اندھیرا

ہو کرم تیرا مل عشق کی سوغات بھی امشب

اک قطرہ عطا کرو می و جامی کا تصدق

اور بدل دے میں گنہ گار کی اوقات بھی امشب

کیا کر دیا تم نے جاناں آ کر میرے گھر میں

کہ درخشاں ہوئی واللہ یہ سیاہ رات بھی امشب

لا ج رکھ لینا گدا کی شب بارات کا صدقہ

ہوے دیدار عطا سید سادات کا امشب

اے نصیر اپنی فقیری ہے قدم چومنا ان کے

وہ جو آئیں تو بدل جائیں گے حالات بھی امشب

سوموار مورخہ ۲۶ رمضان المبارک ۱۹۹۵

جب ملے وہ قدر والا شب قدر رہو جاتی ہے  
کام بن جاتا ہے جب تیری نظر ہو جاتی ہے  
میری قسمت میں خدا یا کاش آئے وہ گھڑی  
ہستیٰ موہوم جب حسن نذر ہو جاتی ہے  
آج کی شب ہے پزیرائی بشر کی ذات تک  
ذات بھی اس رات کو مثل بشر ہو جاتی ہے  
میں بھی امید کرم پر منتظر ہوں یار کا  
آہ نکلے دل سے جب انکو خبر ہو جاتی ہے  
آج پردے سب اٹھا کر سامنے آ جاؤ تم  
تم جو آؤ سیاہ شب میں بھی سحر ہو جاتی ہے  
تیرے وعدے پر جیئے اور رات بھر تڑپا کیے  
عشق میں روح پختہ ہو کر پُراثر ہو جاتی ہے  
ڈوب جا بھر محبت میں سراسراے نصیر  
زندگی وہ ہے کہ جوانگی نذر ہو جاتی ہے

تو گھڑی کی گھڑی آج کی رات کو میری کٹیا کورنگیں ادا کرتا جا  
ہو وے تیری نظر میرے وقف نظر میری تاریکیوں میں جلا کرتا جا  
رکھ لے پردے میں عاجز گنہگار کے آج سجدے عطا ہو دریار کے  
کنج رحمت لٹیں رب غفار کے آج بندے کو بندہ خدا کرتا جا  
آج ساقی تیرا جام چلتا رہے مست گرتا رہے اور سنجلتا رہے  
برق گرتی رہے دل مچلتا رہے اور تحلی میں مجھکو فنا کرتا جا  
آج ہستی میں دوئی کی بُوتک نہ ہوا اور فراق وصل جستجو تک نہ ہو  
خوب رو خوب رو تک نہ ہوا ج یوں مجھکو وقف نگاہ کرتا جا  
آج کچھ بھی نہیں چاہیے دلربا تیری نورانی برق نظر کے سوا  
آج رحمت کی اٹھی ہے کالی گھٹا میری میت پہ بھیاک نگاہ کرتا جا  
میرے دل کو یہ غبی خبراً گئی تیری صورت پیاری نظر آگئی  
تو نظر آیا تو شب قدر آگئی میرا سینہ درِ مصطفیٰ ﷺ کرتا جا  
وقت کی کشمکش سے چھڑا آج تو سرخنی سے پرداہ اٹھا آج تو  
اپنا نورانی چہرہ دکھا آج تو میرے سینے کے بندھن کشا کرتا جا  
تیری ہستی نصیر آب کدھر کھو گئی تیری سیاہی نصیر آب کدھر کوئی  
یہ مشیدت سے آواز ہے آرہی یہ کرم کی گھڑی ہے لقا کرتا جا

شب بارات ۱۹۹۸

شب بارات عاصی نوں گناہاں توں بری کر دے  
کرم کر کے گناہگاراں دی قسمت بھی کھری کر دے  
میرے سینے دے وچ تیرے سوانہ کوئی ہور آوے  
کرم کر کے میرے سینے نوں وقف دلبری کر دے  
میں متاں تر لے کر دی نوں تے مدتاں ہو گیاں بڑیاں  
میں ہن بھی زندہ ہو جاواں نگاہ سرسری کر دے  
تیرے درتے رہاں پلٹھی تے روز حشر ہو جاوے  
میں تیری ہو کے رہ جاواں تو انج کار گیری کر دے  
چھپا لے اپنی کملی وچ نہ کوئی پاسکے مینوں  
کہ توں ایں توں نظر آویں بس ایسی ساحری کر دے  
میری ویران دنیا نوں وسادیویں تے کیہ ہو یا  
امیداں دی میری ٹھنڈی ایہہ سک گئی اے ہری کر دے  
نصیر آپنی فقیری اے فقط ماہی دے قدمات تک  
مقامات ولطائے توں فکر میری بری کر دے

کہتے ہیں آج کی رات شب برات ہے

میری بدلو جو بارات کیا بات ہے

ہوگی اوروں کی تقدیر مبرم کہیں

میری تقدیر جاناں تیرے ہاتھ ہے

تجھ کو آئے نظر یانہ آئے مگر

میرا جاناں ہمیشہ میرے ساتھ ہے

میرے جیسا سیاہ دل جھکا تیرے در

میرے جاناں یہ تیری کرامات ہے

تو قدم رنجہ فرماغریبوں کے گھر

تیری خدمت میں منت سماجات ہے

میں رہوں یار کے قدموں میں تاحشر

رب اکبر سے میری مناجات ہے

میں حقیر اور دلبر کا در واہ واہ

تیرا سگ بھی بڑا عالی درجات ہے

تاحشر نہ چھٹے اے نصیر ان کا در

میرا سران کا در میری بارات ہے

۱۰-۲۰۰۷ اے رمضان المبارک

سخنی دروازہ ماہی دا کدے کھلدا انصیباں نال

گھڑی ہے برکتاں والی جہڑی گزرے جپیاں نال

جحر جھکدے شجر جھکدے ملک جھکدے فلک جھکدے

بڑی ہے شب قدر والی ماہی ملد اغیریاں نال

بمع جبر میل ملکوتاں دے جھر مٹ وچ ماہی آیا

مینیوں تلوے تے چم لین دے بڑیساں رقیباں نال

مینیوں تے شب قدر آؤندی نظر ماہی دی نظر اوچ

تے زاہد مشورے کردا پھرے جا کے طپیاں نال

میں چھپ چھپ کے کئی واری ہے تکیا درکر بیماں دا

اوہ جھر مٹ وچ سگان کوئے بظحادے نجپیاں نال

نہیں دسدی نہیں دسدی ایہہ لکھ پڑھئے نہیں دسدی

ایہہ دسدی شب قدر دسدی قلندر دے قریباں نال

غلامی وچ محمد ﷺ دی بڑا مینیوں سواد آیا

نصیر از خود رقص کردا ہاں میں اپنے نصیباں نال

